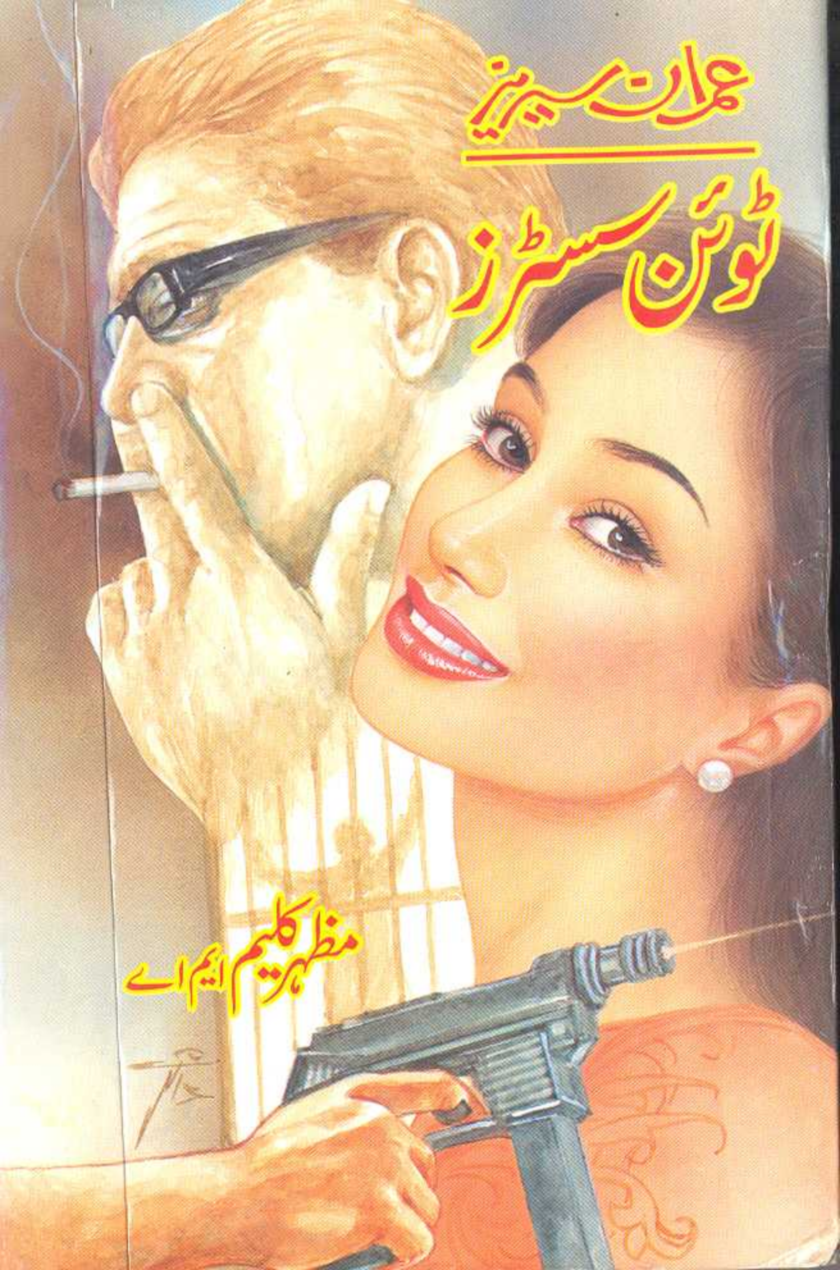
عمران سیریز
ٹوئن سسٹرز
مظہر کلیم ایم اے

Uploaded By Muhammad Nadeem

عمران سیریز

ٹوئن سسٹرز

حصہ دوم

ندیم

مظہر کلیم ایم اے

ندیم

خان برادرز گارڈن ٹاؤن ملتان

Uploaded By Muhammad Nadeem

Uploaded By Muhammad Nadeem

جملہ حقوق بحق مصنف محفوظ ہیں

اس ناول کے تمام نام، مقام، کردار، واقعات اور پیش کردہ سچویشنز قطعی فرضی ہیں۔ کسی قسم کی جزوی یا کلی مطابقت محض اتفاقیہ ہوگی۔ جس کے لئے پبلشرز، مصنف، پرنٹر قطعی ذمہ دار نہیں ہوں گے۔

ناشر ---------- مظہر کلیم ایم اے
اہتمام ---------- محمد ارسلان قریشی
تزئین ---------- محمد علی قریشی
طابع ---------- سلامت اقبال پرنٹنگ پریس ملتان

کتب منگوانے کا پتہ

ارسلان پبلی کیشنز اوقاف بلڈنگ پاک گیٹ ملتان
Mob 0333-6106573
0336-3644440
0336-3644441
Ph 061-4018666
EMail.Address
arsalan.publications@gmail.com

ندیم

بڑے سائز اور طاقتور انجن کی حامل مضبوط جیپ خاصی تیز رفتاری سے سڑک پر دوڑتی ہوئی آگے بڑھی چلی جا رہی تھی۔ جیپ کی ڈرائیونگ سیٹ پر عمران، سائیڈ سیٹ پر جولیا اور صالحہ اور عقبی سیٹ پر صفدر، کیپٹن شکیل اور تنویر بیٹھے ہوئے تھے۔ سوائے جولیا کے باقی سب نے یورپی میک اپ کر رکھا تھا۔

"عمران صاحب۔ یورپ میں انتہائی جدید ترین مشینری استعمال کرنے کا بے حد رواج ہے۔ ہم سیر کر رہے تھے تو ہمیں بار بار احساس ہوا تھا کہ ہماری گفتگو کہیں سنی جا رہی ہے اس لئے ہم پاکیشیائی زبان میں بات کرتے رہے۔ اب بھی گریٹاس پہاڑی علاقے کو چیک کرنے کے لئے انہوں نے جدید ترین مشینری استعمال کر رکھی ہوگی"...... صفدر نے کہا۔

"تم کہنا کیا چاہتے ہو۔ وہ بات کرو"...... عمران نے مسکراتے

Uploaded By Muhammad Nadeem

Uploaded By Muhammad Nadeem

ہوئے کہا۔

"میں یہ کہنا چاہتا ہوں کہ آپ ان ایئر چیک پوسٹوں کو عام چیک پوسٹیں نہ سمجھیں کہ وہاں عام سی دوربینیں اور عام سی گنیں ہوں گی۔ وہ لوگ ہمیں جدید ترین مشینری سے اس انداز میں چیک کر سکتے ہیں کہ ہمارا میک اپ بھی غائب ہو جائے اور ہمارے اصل چہرے بھی سامنے آ جائیں اور ہمارے خلاف میزائل بھی استعمال ہو سکتے ہیں"...... صفدر نے تفصیل سے بات کرتے ہوئے کہا۔

"تو تمہارا مطلب ہے کہ ہم خوفزدہ ہو کر منہ چھپا کر بیٹھ جائیں۔ کیوں"...... تنویر نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"میں نے یہ کب کہا ہے کہ ہم منہ چھپا کر بیٹھ جائیں۔ میں تو یہ کہہ رہا ہوں کہ ہمیں خوش فہمی میں نہیں رہنا چاہئے۔ مزید الرٹ رہنا چاہئے"...... صفدر نے کہا۔

"اس کی تم فکر مت کرو۔ عمران جس شخص کا نام ہے یہ سو سال آگے کی سوچتا ہے۔ جو بات تم آج سوچ رہے ہو یہ بات یہ برسوں پہلے ہی سوچ چکا ہو گا"...... تنویر نے کہا تو سب بے اختیار ہنس پڑے۔

"تم سو سالوں کی بات کر کے جولیا کو بتا رہے ہو کہ میں اصل میں بوڑھا ہوں"...... عمران نے کہا تو سب بے اختیار قہقہہ مار کر ہنس پڑے۔

"اندر سے تم واقعی بوڑھے ہو۔ بوڑھے ہی اس طرح سوچتے ہیں اور اسے تجربہ کہتے ہیں"...... تنویر نے جواب دیا۔

"ویسے صفدر کی بات درست ہے۔ ہمیں زیادہ محتاط رہنا چاہئے"۔ صالحہ نے کہا تو سب اس طرح چونک کر صالحہ کو دیکھنے لگے جیسے صالحہ نے کوئی انہونی بات کر دی ہو۔ صفدر بے اختیار مسکرا دیا جبکہ صالحہ کا چہرہ ساتھیوں کا ردعمل دیکھ کر گلنار ہو گیا۔

"صالحہ۔ یہ سب لوگ عمران کی وجہ سے صفدر کے ساتھ تمہیں اپنے ذہنوں میں منسلک کر چکے ہیں اس لئے تم جب بھی صفدر کی تعریف کرتی ہو تو یہ سب اسی وجہ سے معنی خیز انداز میں مسکرا دیتے ہیں"...... جولیا نے صالحہ کو سمجھاتے ہوئے کہا۔

"میں نے کوئی غلط بات کی ہے اور مجھے صفدر کے ساتھ کیوں جوڑا گیا ہے۔ میں اس پر شدید احتجاج کرتی ہوں"...... صالحہ نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"تم کس کے ساتھ جڑنا چاہتی ہو۔ اس کا نام بتا دو"...... عمران نے ایک موڑ سے بائیں طرف کو جیپ موڑتے ہوئے کہا۔

"میں کیوں کسی کے ساتھ جڑنا چاہوں گی۔ کیا یہ زبردستی ہے"...... صالحہ نے احتجاج بھرے لہجے میں کہا۔

"تو پھر جولیا کی تعریف کیا کرو تاکہ کم از کم تنویر خوش رہے گا"...... عمران نے جواب دیا تو جیپ میں موجود سب ساتھی بے اختیار ہنس پڑے۔

ندیم
ندیم
Uploaded By Muhammad Nadeem

Uploaded By Muhammad Nadeem

''عمران صاحب۔ آپ کے ذہن میں جو اصل پلاننگ ہے اُ سے ہمارا واقف ہونا انتہائی ضروری ہے ورنہ کاسبا پہنچنے تک ہم مز سے کئی ساتھی ہلاک ہو سکتے ہیں''..... اچانک خاموش بیٹھے ہو کیپٹن شکیل نے کہا تو سب چونک پڑے۔

''تمہارا مطلب ہے کہ میں نے اصل پلاننگ تم سے چھپا رکھ ہے تاکہ تم میں سے کئی ہلاک۔ اوہ سوری۔ شہید ہو جائیں۔ ویسے شہادت تو اعلیٰ و ارفع رتبہ ہے''..... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''عمران صاحب۔ آپ کے اصل بات نہ بتانے کی وجہ ہی صفدر نے یہ بات کی ہے جس کو آپ نے مذاق میں ٹال د ہے۔ کیا آپ کا خیال ہے کہ اس جیپ میں بھی جدید آلات نص ہیں جن کے ذریعے آپ کی اصل پلاننگ دشمنوں تک پہنچ جا گی''..... کیپٹن شکیل نے کہا تو سب کے چہروں پر یکلخت سنجیدگی ابھر آئی۔

''بات تو سمجھ میں آتی ہے۔ ہماری کاروشا میں نگرانی ہوتی ر ہے اور یہ بھی بتایا گیا ہے کہ کاسبا اور کاروشا دونوں اطراف ا اونچی چوکیوں سے باقاعدہ فضائی نگرانی کی جاتی ہے اور نہ صر ہماری جیپ چیک ہو جائے گی بلکہ اگر ہم پیدل اسے کراس کر کی کوشش کریں تو بھی ان سنسان اور بنجر پہاڑیوں پر معمولی س و حرکت بھی مارک ہو جایا کرتی ہے جبکہ ہم نے اسے کراس کر کے لئے دن کے وقت کا انتخاب کیا ہے اس لئے ساتھیوں کا ...

...درست ہے کہ تم اصل پلاننگ نہیں بتا رہے کیونکہ ایسے تو ہو ہی نہیں سکتا کہ اس بارے میں ہم سوچ لیں اور تم نہ سوچو اس لئے اصل بات بتاؤ ورنہ جیپ روک دو۔ ہم خود کاسبا پہنچنے کی پلاننگ کر لیں گے''..... جولیا نے تیز تیز انداز میں بولتے ہوئے کہا۔

''یہ تم سب نے مل کر مجھے سازشی کیوں سمجھ لیا ہے۔ تمہارا مطلب ہے کہ میں اصل پلاننگ نہ بتا کر تمہارے خلاف سازش کر رہا ہوں۔ اصل پلاننگ یہی ہے کہ ہم جب تک جیپ میں آگے بڑھ سکیں گے بڑھیں گے اور پھر پیدل آگے بڑھیں گے۔ ہم نے بہرحال کاسبا پہنچنا ہے اور ہمیں اس وقت فارمولے سے دلچسپی ہے دشمن سرز سے نہیں''..... عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''پھر تو ہم زندہ نہیں پہنچ سکتے۔ ہمیں کوئی اور روٹ اختیار کرنا چاہئے تھا''..... جولیا نے فیصلہ کن لہجے میں کہا۔

''بس جولیا۔ عمران صاحب نے واقعی اصل پلاننگ بتا دی ہے ''یہ بہترین پلاننگ ہے''..... کیپٹن شکیل نے کہا تو سب ایسی نظروں سے کیپٹن شکیل کو دیکھنے لگے جیسے کیپٹن شکیل نے کوئی انہونی بات کر دی ہو۔

''...ون کی پلاننگ۔ ہمیں تو سمجھ نہیں آئی۔ تم بتا دو''..... صفدر نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''عمران صاحب۔ کیا آپ کے پاس ڈبل زیرو فون نمبر نہیں ہے''..... کیپٹن شکیل نے عمران سے مخاطب ہو کر کہا۔

Uploaded By Muhammad Nadeem

Uploaded By Muhammad Nadeem

"ہے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"تو آپ نے ہم سب کو کیوں امتحان میں ڈال رکھا ہے"۔ کیپٹن شکیل نے کہا۔

"مجبوری ہے۔ ڈبل زیرو فون آن ہوتے ہی ہمارے بارے میں سگنل نشاندہی کرنا شروع کر دیں گے۔ ابھی ہمارے آگے ایک اور جیپ جا رہی ہے۔ جب وہ واپس چلی جائے گی تو پھر بات ہو گی"...... عمران نے بڑے سنجیدہ لہجے میں جواب دیا۔

"اوہ۔ تو یہ مسئلہ ہے۔ ٹھیک ہے۔ ہم انتظار کر لیں گے"۔ کیپٹن شکیل نے چونک کر کہا تو باقی ساتھیوں نے اس انداز میں ہونٹ بھینچ لئے جیسے انہیں کسی بات کی سمجھ نہ آئی ہو لیکن وہ کوئی بات مزید نہ کرنا چاہتے ہوں۔ اب دور سے پہاڑی علاقہ نظر آنے لگ گیا تھا حالانکہ ابھی سورج طلوع نہیں ہوا تھا لیکن صبح صادق کی ہلکی روشنی ہر طرف پھیلی ہوئی تھی۔ تقریباً آدھے گھنٹے بعد وہ پہاڑیوں کے دامن میں پہنچ گئے تو عمران نے جیپ ایک طرف کر کے روک دی اور نیچے اتر آیا۔ اس کے باقی ساتھی بھی نیچے اتر آئے۔ ایک چھوٹی چٹان کی اوٹ میں ایک کار موجود تھی۔ سامنے ایک پہاڑی پر کاسبا کا جھنڈا لہراتا اب صاف دکھائی دینے لگا تھا۔ عمران اور اس کے ساتھیوں کے نیچے اترتے ہی چٹان کی اوٹ سے ریونڈ باہر آ گیا۔ اس کے ساتھ ایک فوجی تھا جو کیپٹن کی یونیفارم میں تھا۔

"پرنس۔ یہ اس چوکی کے انچارج ہیں کیپٹن جافر، اور کیپٹن

ندیم

جافر یہ پرنس ہیں اور یہ ان کے ساتھی اور جیسا میں نے پہلے آپ کو بتایا ہے کہ یہ کاروشا کے مفاد میں کاسبا میں اس انداز میں داخل ہونا چاہتے ہیں کہ وہاں کی کسی سرکاری ایجنسی کو اس کا علم نہ ہو سکے۔ اس سلسلے میں آپ کیا مدد کر سکتے ہیں"...... ریونڈ نے تفصیل سے بات کرتے ہوئے کہا۔

"اوہ۔ تو پرنس اور ان کے ساتھیوں کی وجہ سے اس وقت کاسبا چیک پوسٹ پر ٹوئن سسٹرز موجود ہیں اور ان کے ساتھی چیک پوسٹ سے نیچے مختلف چٹانوں کی آڑ میں میزائل گنیں لئے موجود ہیں"...... کیپٹن جافر نے کہا۔

"آپ کو کیسے ان کی وہاں اس انداز میں موجودگی کی اطلاع ملی ہے"...... عمران نے کہا۔

"وہاں چیک پوسٹ پر ہمارا ایک مخبر موجود ہے جو بھاری رقم کے عوض ایسی باتیں ہمیں ایک خاص ٹرانسمیٹر پر منتقل کرتا رہتا ہے جسے چیک نہیں کیا جا سکتا۔ اس آدمی نے ہمیں تھوڑی دیر پہلے یہ اطلاع دی ہے"...... کیپٹن جافر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"ایسی صورت میں تو آپ کی چیک پوسٹ پر ان کا بھی مخبر ہو سکتا ہے"...... عمران نے کہا۔

"یس سر۔ اسی لئے تو میں ریونڈ صاحب کے ساتھ یہاں علیحدہ آیا ہوں"...... کیپٹن جافر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اب آپ بتائیں کہ ہم کس طرح ٹوئن سسٹرز اور اس کے

ندیم
Uploaded By Muhammad Nadeem

Uploaded By Muhammad Nadeem

آدمیوں کی نظروں میں آئے بغیر کاسبا میں داخل ہو سکتے ہیں''۔ عمران نے کہا۔

''انتہائی مشکل اور پیچیدہ راستہ ہے۔ میں ایک بار وہاں سے گزرا ہوں۔ بس مرنے سے بال بال بچ گیا تھا لیکن ہماری خصوصی ٹریننگ کا یہ حصہ تھا اس لئے مجبوری تھی۔ راستے کی تفصیل تو میں آپ کو بتا دیتا ہوں لیکن رسک آپ کا ہو گا''۔۔۔۔ کیپٹن جافر نے کہا۔

''آپ تفصیل بتائیں باقی سب کچھ ہم پر چھوڑ دیں''۔۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو کیپٹن جافر نے جیب سے ایک تہہ شدہ نقشہ نکالا۔ یہ بڑا کاغذ نہ تھا۔ اس نے اسے چٹان پر رکھ کر کھولا۔

''یہ گریٹاس علاقے کا تفصیلی نقشہ ہے۔ یہ یہاں ہماری چیک پوسٹ ہے اور یہ یہاں کاسبا کی چیک پوسٹ ہے اور جیپ کا راستہ ہے لیکن اس راستے پر سفر کرتے ہوئے آپ کاسبا چیک پوسٹ والوں کی نظروں سے مسلسل اوجھل اس لئے رہیں گے کہ درمیان میں پہاڑیاں آ جاتی ہیں لیکن جب آپ یہاں پہنچیں گے تو دوسری طرف کاسبا کا علاقہ شروع ہو جاتا ہے لیکن یہاں ایک بڑا قدرتی کریک ہے۔ کریک خاصا بڑا ہے لیکن اس میں جیپ سفر نہیں کر سکتی اس لئے آپ کو پیدل اس کریک کو کراس کرنا ہو گا۔ اس کے بعد آپ نے چٹانوں کی اوٹ میں آگے بڑھنا ہے۔ امید ہے کہ آپ کو چیک اس لئے نہیں کیا جا سکے گا کہ وہ آگے دیکھ رہے ہوں

ندیم

گے جبکہ آپ ان کے عقب میں ہوں گے''۔۔۔۔ کیپٹن جافر نے نقشے کی مدد سے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

''جہاں سے ہم کریک سے باہر جائیں گے وہاں سے کاسبا چیک پوسٹ کتنے فاصلے پر ہے اور وہاں سے آگے سڑک کتنے فاصلے پر ہے''۔۔۔۔ عمران نے پوچھا۔

''وہاں سے کاسبا چیک پوسٹ تقریباً چند سو میٹر ہو گی لیکن سڑک وہاں سے تقریباً چار کلومیٹر کے فاصلے پر ہے۔ سڑک پر پہنچ کر آپ دائیں طرف کو بڑھ جائیں گے۔ وہاں ایک چھوٹا سا تجارتی ٹاؤن ہے جہاں ماربل کی کانیں اور فیکٹریاں ہیں۔ اس کا نام بھی ماربل ٹاؤن ہے۔ وہاں سے آپ کو گائٹ کے لئے ہر طرح کی سواری مل سکتی ہے''۔۔۔۔ کیپٹن جافر نے کہا تو عمران نے نقشے میں مختلف راستوں کے بارے میں مزید معلومات حاصل کر کے کیپٹن جافر اور ریونڈ دونوں کا شکریہ ادا کیا۔

''آپ نے خیال رکھنا ہے۔ واپس جا کر آپ نے اس راستے کے بارے میں کوئی ذکر نہیں کرنا''۔۔۔۔ عمران نے جیپ کی طرف مڑتے ہوئے کیپٹن جافر سے کہا۔

''میں سمجھتا ہوں''۔۔۔۔ کیپٹن جافر نے جواب دیا اور پھر عمران اور اس کے ساتھی واپس آ کر جیپ میں سوار ہو گئے۔ عمران پہلے کی طرح ڈرائیونگ سیٹ پر بیٹھ گیا جبکہ جولیا اور صالحہ سائیڈ سیٹ پر اور باقی ساتھی عقبی سیٹ پر موجود تھے۔ عقبی طرف سیاہ رنگ کے دو

Uploaded By Muhammad Nadeem

Uploaded By Muhammad Nadeem

بڑے بڑے تھیلے موجود تھے جن میں ضروری اسلحہ تھا۔ عمران نے کیپٹن جافر کا دیا ہوا نقشہ اسٹیئرنگ پر رکھا اور کچھ دیر تک اسے غور سے دیکھتا رہا۔ پھر اس نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے نقشہ تہہ کر کے جیب میں رکھا اور جیپ سٹارٹ کر کے آگے بڑھا دی۔ چند لمحوں بعد جیپ پہاڑی سڑک پر چڑھ گئی۔ گو سڑک تقریباً نہ ہونے کے برابر تھی لیکن چونکہ اسٹیئرنگ عمران کے ہاتھوں میں تھا اس لئے سب مطمئن بیٹھے تھے۔ اونچے نیچے راستوں پر دوڑتی ہوئی جیپ اونچی پہاڑیوں میں بچوں کا کھلونا دکھائی دے رہی تھی۔ عمران نے کئی جگہوں پر جیپ روک کر نقشہ نکال کر اسے چیک کیا اور پھر جیپ آگے بڑھا دی۔ ایک دو جگہوں پر تو صرف چند لمحوں کا فرق پڑا اور جیپ چند لمحے پہلے جہاں سے گزری تھی وہاں اس قدر خوفناک لینڈ سلائیڈنگ ہوئی کہ جیسے پوری کی پوری پہاڑی نیچے گری ہو۔ چند پتھر اڑتے ہوئے جیپ سے بھی ٹکرائے اور جیپ اپنی جگہ سے اس طرح کھسکی کہ عمران کی بجائے کوئی عام سا ڈرائیور ہوتا تو وہ اسے کسی صورت نہ سنبھال سکتا۔

''یہ تو انتہائی خطرناک علاقہ ہے''...... جولیا نے کہا۔

''ہاں۔ یہاں لینڈ سلائیڈنگ ہی سب سے بڑا خطرہ ہے اس لئے یہاں سڑکیں کامیاب نہیں ہو پاتیں''...... عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا اور پھر تھوڑا آگے جانے کے بعد عمران کو جیپ روکنا پڑی کیونکہ سامنے لینڈ سلائیڈنگ جاری تھی جو جیپ سے

تقریباً پچیس تیس فٹ کے فاصلے پر ہو رہی تھی۔ یہ تو شکر ہے کہ وہاں ایسی جگہ موجود تھی کہ جیپ کو روک کر پارک کر لیا گیا تھا۔

''اب اس لینڈ سلائیڈنگ والی جگہ سے جیپ کیسے گزرے گی''۔ صفدر نے کہا۔

''یہاں سے تو جیپ کسی صورت نہیں گزر سکتی۔ اب کوئی اور راستہ دیکھنا ہو گا''...... عمران نے کہا اور پھر جیپ سے نیچے اتر کر وہ دائیں بائیں گھوم کر راستے دیکھتا رہا۔

''اوہ۔ ادھر لینڈ سلائیڈنگ کی وجہ سے ہی نیا راستہ بنا ہے جو میرے خیال میں شارٹ کٹ ہو گا اور ہم اس کریک تک جلد پہنچ جائیں گے''...... عمران نے کہا اور ایک بار پھر وہ سب جیپ میں سوار ہوئے اور عمران نے جیپ سٹارٹ کرتے ہوئے اسے دائیں طرف گھمایا اور پھر آگے بڑھا لے گیا۔ دو پہاڑیوں کے درمیان یہ ایک پتلا راستہ تھا جہاں سے شاید لینڈ سلائیڈنگ کی وجہ سے راستہ بن گیا تھا۔ عمران نے سانس روکا ہوا تھا اور جیپ چیونٹی کی رفتار سے چل رہی تھی۔ باقی سب ساتھیوں کو بھی راستے کی نوعیت دیکھ کر اندازہ ہو گیا تھا کہ اس وقت وہ ایک طرح سے پل صراط جیسے راستے سے گزر رہے ہیں اور اگر انہوں نے حرکت کی تو جیپ الٹ کر سینکڑوں فٹ نیچے گہرائی میں جا گرے گی۔ راستہ بھی صاف نہ تھا۔ جگہ جگہ پتھر پڑے ہوئے تھے لیکن ان کی خوش قسمتی تھی کہ یہ پتھر سائز میں بڑے نہ تھے اس لئے جیپ آہستہ آہستہ چلتی ہوئی

ندیم

ندیم

Uploaded By Muhammad Nadeem

Uploaded By Muhammad Nadeem

آگے بڑھتی رہی اور کبھی کبھی اسے جھٹکے بھی لگتے تھے۔ شاید ٹائروں کے نیچے پتھر آ جاتے تھے لیکن مضبوط کنٹرول کی وجہ سے جیپ نیچے نہ گری۔ تھوڑی دیر بعد جیپ ایک بڑے سے کریک کے دہانے پر پہنچ گئی۔

''ہمیں پیدل آگے جانا ہوگا۔ اس کریک میں تو جیپ نہیں چل سکے گی۔ وہ کیپٹن جافر بھی ایسا ہی کہہ رہا تھا''..... صفدر نے کہا۔

''نہیں۔ اس کریک کے ختم ہونے پر ہم کاسبا میں داخل ہو جائیں گے اور ہمیں وہاں سے تیزی سے نکلنا ہے۔ کریک کا دہانہ بتا رہا ہے کہ کریک خاصا چوڑا ہے اس لئے اگر یہ تپلی سی پٹی پر جیپ اللہ تعالیٰ کی رحمت سے صحیح سلامت سفر کرتی آ رہی ہے تو اس کریک کو بھی کراس کر جائے گی''..... عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے ایک بار پھر جیپ آگے بڑھا دی۔ کریک کے اندر داخل ہوتے ہی اس نے جیپ کی ہیڈ لائٹس آن کر دیں اور کریک میں تیز روشنی پھیل گئی۔ کریک میں پتھروں کے ساتھ ساتھ جانوروں کے ڈھانچے پڑے نظر آ رہے تھے۔ گو کریک کا فرش خاصا اونچا نیچا بھی تھا لیکن طاقتور اور مضبوط جیپ تیزی سے آگے بڑھی چلی جا رہی تھی۔ کریک خاصا طویل تھا لیکن پھر دوسری طرف سے روشنی نظر آنے لگ گئی اور جیپ آہستہ آہستہ دوسرے دہانے کی طرف بڑھتی چلی گئی۔ پھر دہانے کے قریب پہنچ کر عمران نے جیپ کو کریک کے اندر ہی روک لیا۔

ندیم

''اب ہم نے نکل کر اس چیک پوسٹ کو مارک کرنا ہے کہ اس کی کیا پوزیشن ہے اور آگے سڑک تک راستہ کس انداز کا ہے''۔ عمران نے کہا اور اچھل کر جیپ سے نیچے اتر آیا۔

''میرا تو خیال ہے کہ رکنے کی بجائے تیزی سے جیپ نکالو اور جس قدر تیزی سے اسے سڑک کی طرف لے جاؤ اتنا ہی ہم بچ جائیں گے ورنہ جیپ کی حرکت کے ساتھ ساتھ اس کی آواز ان پہاڑیوں میں گونج اٹھے گی اور پھر ہم پر میزائلوں کی فائرنگ بھی ہو سکتی ہے''..... تنویر نے کہا۔

''تمہاری تجویز اچھی ہے لیکن اس کے باوجود ہمیں بہرحال چیکنگ کرنا ہو گی اور اندھا دھند اقدام سے ہم ہلاک بھی ہو سکتے ہیں۔ یہ پہاڑی علاقہ واقعی دنیا کا خطرناک ترین علاقہ ہے''۔ عمران نے کہا اور دہانے کی طرف بڑھنے لگا۔

''آپ اکیلے باہر جائیں گے''..... صفدر نے کہا۔

''ہاں۔ چونکہ جیپ میں نے ڈرائیو کی ہے اس لئے صورت حال کو میں بہتر انداز میں چیک کر سکتا ہوں اور ویسے بھی اکیلا آدمی آسانی سے چھپ سکتا ہے''..... عمران نے کہا اور آگے بڑھ گیا۔ اور دہانے کے پاس جھک کر وہ ایک چٹان کے پیچھے ہو گیا۔ عمران کے ساتھی جیپ سے اتر کر اب دہانے کے اندرونی طرف کھڑے تھے اور عمران چٹانوں کی آڑ لیتا ہوا ان کی نظروں سے غائب ہو چکا تھا۔ وہ سب خاموش کھڑے تھے۔ دہانے کے سامنے پہاڑی

Uploaded By Muhammad Nadeem

Uploaded By Muhammad Nadeem

ڈھلانیں تھیں لیکن یہ ڈھلانیں ہموار نہیں تھیں۔ ان میں کریک، نالے اور شگاف جگہ جگہ نظر آ رہے تھے جن کی وجہ سے جیپ الٹ سکتی تھی۔ پھر تقریباً دس پندرہ منٹ بعد عمران سائیڈ سے اچھل کر دوڑتا ہوا دہانے میں داخل ہوا۔

"کیا نظر آیا"..... صفدر نے بے چین لہجے میں پوچھا۔

"خدا کی قدرت"..... عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا تو سب بے اختیار ہنس پڑے۔

"عمران صاحب۔ ہم کمنٹری سننے کے لئے بے چین ہیں"۔ صفدر نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"صورت حال بہت خراب ہے۔ جیپ کو یہاں سے اندھا دھند انداز میں نہیں دوڑایا جا سکتا اور جیپ کی نقل و حرکت اور آواز بہرحال ان تک پہنچ جائے گی۔ چیک پوسٹ یہاں سے دو سو میٹر کے فاصلے پر ہے لیکن چیک پوسٹ خاصی بلندی پر بنائی گئی ہے اور چیک پوسٹ تک جانے کے لئے پہاڑیوں کو کاٹ کر باقاعدہ سیڑھیاں بنائی گئی ہیں۔ چیک پوسٹ پر میزائل لانچر بھی موجود ہیں اور انتہائی طاقتور دوربینیں بھی۔ تقریباً چھ افراد بھی وہاں نظر آئے ہیں۔ ان میں میرا خیال ہے کہ ایک عورت ہے۔ ہو سکتا ہے یہ ٹوئن سسٹرز میں سے کوئی ایک ہو یا پھر ویسے ہی کسی عورت کی یہاں ڈیوٹی لگائی گئی ہے اور چیک پوسٹ سے نیچے ایک چٹان کی اوٹ میں بھی مجھے کوئی چھپا ہوا نظر آیا ہے جس کے پاس میزائل گن ہے

اس لئے میرا خیال ہے کہ ہمیں پہلے چیک پوسٹ پر قبضہ کرنا چاہئے۔ وہاں موجود افراد کو ہلاک کیا جائے اور پھر اطمینان سے ہم اس جیپ کے ذریعے کاسبا کے دارالحکومت گائٹ پہنچ سکتے ہیں"۔ عمران نے تفصیل سے بات کرتے ہوئے کہا۔

"کیوں نا اس چیک پوسٹ کو ہی میزائلوں سے اڑا دیا جائے"۔ تنویر نے کہا۔

"نہیں۔ پھر نیچے موجود افراد سے باقاعدہ لڑائی لڑنا پڑے گی۔ وہ یہاں کے لوگ ہیں اس لئے انہیں یہاں کے بارے میں سب کچھ معلوم ہے جبکہ ہم اجنبی ہیں اس لئے میرا خیال ہے کہ ہم پہلے چیک پوسٹ پر بے ہوش کر دینے والی گیس فائر کریں اور پھر اس چیک پوسٹ کے چاروں طرف گیس فائر کر دیں۔ اس طرح جو بے ہوش نہیں ہو گا وہ لازماً اپنی اوٹ سے باہر آئے گا اور اسے آسانی سے ختم کیا جا سکتا ہے۔ اس طرح معاملات کو آسانی سے ڈیل کیا جا سکتا ہے"..... عمران نے کہا۔

"کیا ایسی گیس موجود ہے جو کھلے علاقے میں اثر کر سکے"۔ جولیا نے پوچھا۔

"ہاں۔ میں نے اسے خصوصی طور پر ایسے ہی حالات کے پیش نظر ریونڈ کے ذریعے منگوا لی تھی"..... عمران نے کہا۔

"جس عورت کے بارے میں تم کہہ رہے ہو اگر وہ ٹوئن سسٹرز میں سے ایک ہوئی تو اس سے مزید معلومات بھی حاصل کی جا سکتی

Uploaded By Muhammad Nadeem

Uploaded By Muhammad Nadeem

ہیں''...... صالحہ نے کہا۔

''ہاں دیکھو۔ فی الحال تو ہمیں اپنا مشن مکمل کرنا ہے''...... عمران نے کہا اور پھر جیپ کی طرف مڑ گیا۔ جیپ کے عقب میں جا کر اس نے جیپ کا عقبی دروازہ کھولا اور چھوٹے بیگ کو اپنی طرف گھسیٹ کر اس نے اسے کھولا اور اس میں موجود دو گیس پسٹل نکال کر اپنی جیب میں ڈال لئے اور پھر پیچھے ہٹ گیا۔

''تم سب مشین پسٹلز لے لو۔ ہو سکتا ہے کہ ہمیں کوئی خوفناک جنگ لڑنی پڑے''...... عمران نے کہا تو سب نے اثبات میں سر ہلائے اور پھر آگے بڑھ کر انہوں نے مشین پسٹلز نکالے اور ان کے میگزین چیک کئے اور پھر انہیں جیبوں میں ڈال لیا۔

''عمران صاحب۔ آپ نے گیس پسٹلز لئے ہیں۔ کیا آپ اکیلے ان پر گیس فائر کریں گے''...... صفدر نے پوچھا۔

''ہاں۔ تم سب یہاں رکو گے۔ میں چیک پوسٹ پر اور پھر نیچے گیس فائر کروں گا۔ اس کے بعد تم نے آنا ہے تاکہ سب جگہوں کو اچھی طرح چیک کیا جا سکے''...... عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''لیکن میرا خیال ہے کہ زیادہ نہیں تو کم از کم دو افراد گیس فائر کریں تاکہ بیک وقت یہ کام ہو سکے ورنہ ایسا بھی ہو سکتا ہے کہ اوپر یا نیچے سے آپ کو ہٹ کر دیا جائے''...... صفدر نے کہا۔

''نہیں۔ اصل مسئلہ نقل و حرکت کا ہے۔ معمولی سی نقل و حرکت

محسوس ہو جاتی ہے اس لئے جس قدر کم آدمی ہوں گے اتنے ہی معاملات سیف رہیں گے''...... عمران نے کہا اور پھر آگے بڑھ گیا اور پھر وہ پہلے کی طرح کریک کی اوٹ سے نکل کر چٹانوں کی اوٹ لیتا ہوا ان کی نظروں سے غائب ہو گیا لیکن چند منٹ بعد یکلخت میزائلوں کی فائرنگ کا خوفناک دھماکہ سنائی دیا اور ساتھ ہی انتہائی کربناک چیخ سنائی دی اور یہ چیخ سنتے ہی سب بے اختیار اچھل پڑے کیونکہ سب پہچان گئے تھے کہ یہ چیخ عمران کی ہے اور چیخ سنتے ہی جولیا پاگلوں کی طرح دوڑتی ہوئی باہر کو لپکی۔ اس کا انداز ایسا تھا جیسے وہ ان سب پہاڑیوں کو ایک ہی دھماکے سے اڑا دے گی۔ اسی لمحے عمران کی دوبارہ چیخ سنائی دی لیکن اس چیخ کا انداز ایسا تھا جیسے عمران کسی کنوئیں کی گہرائی میں گرتا چلا جا رہا ہو اور یہ دوسری چیخ سنتے ہی جولیا کے پیچھے سب ساتھی اسی کے انداز میں دوڑتے ہوئے بھاگ پڑے۔ انہیں یقین ہو گیا تھا کہ عمران ہٹ ہو گیا ہے۔

ندیم

Uploaded By Muhammad Nadeem

Uploaded By Muhammad Nadeem

یورپی ملک کاسبا اپنی صنعتی ترقی کے لئے تمام یورپ میں بے حد مشہور تھا۔ گزشتہ ایک سو سالوں میں کاسبا کے حکمرانوں نے کاسبا میں صنعتی ترقی میں پوری دنیا میں اپنی صنعتوں کی مارکیٹیں تلاش کرنے پر بے حد محنت کی تھی اور یہ اسی محنت کا نتیجہ تھا کہ اس وقت یورپ کے تمام ممالک میں صنعتی ترقی کے لحاظ سے کاسبا دنیا کے صف اول کے ملکوں میں شمار ہوتا تھا اور یہی وجہ تھی کہ دفاعی لحاظ سے کاسبا باقی ملکوں خصوصاً اپنے ہمسایہ ملک کاروشا سے بہت پیچھے رہ گیا تھا۔ البتہ گزشتہ دس بارہ سالوں سے کاسبا کو دفاعی لحاظ سے ترقی دینے کے لئے بڑی سنجیدگی سے کام کیا جا رہا تھا اور پوری دنیا میں پھیلے ہوئے کاسبا کے سائنس دانوں کو کاسبا واپس بلانے کے لئے کاسبا میں انتہائی جدید لیبارٹریاں قائم کی جا رہی تھیں۔

اسی پالیسی کی وجہ سے اب کاسبا دفاعی طور پر خاصی تیز رفتاری

سے آگے بڑھ رہا تھا اور یہاں بیس کے قریب انتہائی جدید اور وسیع لیبارٹریاں قائم ہو چکی تھیں جہاں دفاعی ہتھیار بنانے اور دفاع کے لئے نت نئی ایجادات میں سائنس دان مصروف رہتے تھے۔ کاروشا چونکہ میزائل ٹیکنالوجی میں کافی ایڈوانس جا رہا تھا اس لئے کاسبا کے حکمرانوں کی ساری توجہ بھی میزائل ٹیکنالوجی کو جدید سے جدید بنانے اور کاروشا میزائلوں کے سسٹم کو ختم کرنے پر مرکوز تھی اور میزائل ٹیکنالوجی پر جدید ترین ریسرچ کے لئے کاسبا کے علاقے بیکس میں ایک جدید ترین لیبارٹری قائم کی گئی تھی۔ بیکس کا علاقہ کاسبا کی صنعتی ترقی کا مرکز تھا۔ یہاں اس قدر صنعتیں تھیں کہ کہا جاتا تھا کہ اگر بیکس کو کاسبا سے نکال دیا جائے تو کاسبا صنعتی ترقی کے میدان میں یورپ کے تمام ممالک سے پیچھے رہ جائے گا۔

بیکس علاقے کا مشہور ترین اور بڑا شہر بھی بیکس ہی تھا۔ یہ شہر وسیع ایریے میں پھیلا ہوا تھا۔ چونکہ اس شہر پر حکومت کی مسلسل اور بھرپور توجہ رہتی تھی اس لئے یہ شہر ہر لحاظ سے صاف ستھرا تھا۔ سڑکیں کشادہ اور جدید ترین انداز میں بنائی گئی تھیں اور ان کی مسلسل دیکھ بھال بھی پوری ذمہ داری سے کی جاتی تھی۔ بیکس کے ایسٹ وڈ ایریا میں انرجی سیور بلب بنانے والی بہت بڑی فیکٹری تھی جس کے نیچے ایک خفیہ لیبارٹری بنائی گئی تھی لیکن اس لیبارٹری کا راستہ فیکٹری کے اندر سے نہ تھا بلکہ فیکٹری کی عقبی سڑک کے دوسری طرف ہیڈ ورکس ڈیپارٹمنٹ سے ملحقہ ایک کافی بڑے چرچ کی

ندیم

Uploaded By Muhammad Nadeem

بلڈنگ تھی اور یہ راستہ اس چرچ سے نکلتا تھا اور چرچ کے گیٹ سے ہی کاروں کی آمد و رفت رہتی تھی۔ یہ کاریں چرچ میں ہی پارک کی جاتی تھیں اور وہاں سے آنے جانے والے پیدل خفیہ زیر زمین راستے سے گزر کر لیبارٹری کے اندر آتے جاتے رہتے تھے لیکن اس پورے راستے میں انتہائی جدید ترین آلات نصب تھے اور لیبارٹری میں آنے جانے والے صرف وہ لوگ تھے جو وہاں کام کرتے تھے۔ ان سب لوگوں کے جسموں میں خصوصی آلات جنہیں چپس کہا جاتا تھا، لگا دی جاتی تھیں جن کی وجہ سے یہ آلات ان کی چیکنگ نہ کرتے تھے۔ البتہ جو لوگ اس لیبارٹری میں کام نہ کرتے تھے وہ چرچ میں بنے ہوئے ایک خصوصی شعبے تک ہی محدود رہتے تھے۔

اس لیبارٹری کے انچارج سائنس دان ڈاکٹر شیفر تھے جو ادھیڑ عمر آدمی تھے لیکن میزائل ٹیکنالوجی میں پوری دنیا کے معروف سائنس دانوں میں سے ایک سمجھے جاتے تھے۔ ڈاکٹر شیفر کاسابا میں آنے سے پہلے کارمن کی میزائل لیبارٹری میں کام کرتے تھے لیکن جب کاسابا میں میزائل ٹیکنالوجی پر کام کا آغاز کیا گیا تو ڈاکٹر شیفر کو خصوصی طور پر درخواست کی گئی اور ڈاکٹر شیفر نے اس درخواست کو تسلیم کرتے ہوئے وہاں سب کچھ چھوڑ کر کاسابا شفٹ ہو گئے۔ تب سے وہ بیکس لیبارٹری کے انچارج تھے اور یہ لیبارٹری ان کی نگرانی میں بنائی گئی تھی۔ ڈاکٹر شیفر نے اس کی بناوٹ اور اس کے حفاظتی

انتظامات بالکل ویسے ہی کرائے تھے جیسے کارمن لیبارٹری کے تھے جس میں وہ کام کرتے رہے تھے اور جسے کارمن کی سب سے محفوظ لیبارٹری سمجھا اور کہا جاتا تھا۔

پاکیشیا سے میزائل گن کا فارمولا اسی لیبارٹری میں بھجوایا گیا تھا اور اس کو خفیہ رکھنے کے لئے خصوصی انتظامات اس انداز میں کیے گئے تھے کہ فارمولا ٹوئن سسٹرز نے پاکیشیا سے لا کر اپنے باس کرنل ماریو کو دیا تھا اور کرنل ماریو نے یہ فارمولا ڈیفنس سیکرٹری سر نیلسن کے حوالے کیا۔ سر نیلسن نے اسے پرائم منسٹر صاحب کے حوالے کر دیا اور پرائم منسٹر نے ڈاکٹر شیفر کو اپنے آفس بلا کر فارمولا انہیں دے دیا۔ اس طرح صرف پرائم منسٹر کو ہی یہ معلوم تھا کہ یہ فارمولا کاسابا میں کس لیبارٹری میں موجود ہے۔ ڈاکٹر شیفر اس وقت اپنے آفس میں بیٹھے ایک فائل کے مطالعہ میں مصروف تھے کہ پاس پڑے ہوئے فون کی گھنٹی بج اٹھی۔ یہ فون بھی خصوصی سیارے سے منسلک تھا اور حکومت کے اعلیٰ ترین عہدوں پر فائز افراد کو ہی اس خصوصی سیارے سے فون کنکشن دیے گئے تھے اس لئے اس فون کو کسی بھی چیک نہ کیا جا سکتا تھا اور نہ ہی معلوم کیا جا سکتا کہ یہ فون کہاں نصب ہے اس لئے اس فون کو کوڈ میں ہاٹ لائن فون کہا جاتا تھا۔ ہاٹ لائن فون کی گھنٹی بجتے ہی ڈاکٹر شیفر نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"یس۔ ڈاکٹر شیفر بول رہا ہوں"...... ڈاکٹر شیفر نے کہا۔

Uploaded By Muhammad Nadeem
ندیم
ندیم
Uploaded By Muhammad Nadeem

Uploaded By Muhammad Nadeem

"پرائم منسٹر صاحب سے بات کریں جناب"..... دوسری طرف سے مؤدبانہ لہجے میں کہا گیا۔

"ہیلو"..... چند لمحوں بعد ایک بھاری سی آواز سنائی دی۔

"یس سر۔ میں ڈاکٹر شیفر بول رہا ہوں بیکس لیبارٹری سے"۔ ڈاکٹر شیفر نے انتہائی مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"ڈاکٹر شیفر۔ جو فارمولا آپ کو دیا گیا ہے اسے واپس حاصل کرنے کے لئے پاکیشیا سیکرٹ سروس حرکت میں آ چکی ہے۔ مجھے اس سلسلے میں جو اطلاعات ملی ہیں ان کے مطابق پاکیشیا سیکرٹ سروس دنیا بھر میں خطرناک سروس سمجھی جاتی ہے۔ گو یہاں ہمارے سپر ایجنٹس ان کے خاتمے کے لئے کام کر رہے ہیں لیکن میں نے مناسب سمجھا کہ آپ کو بھی الرٹ کر دیا جائے۔ آپ لیبارٹری میں ریڈ الرٹ کر دیں۔ جب یہ لوگ ختم ہو جائیں گے تو آپ کو مطلع کر دیا جائے گا"..... پرائم منسٹر نے کہا۔

"سر۔ آپ کے حکم کی تعمیل ہو گی۔ ویسے ہمارے حفاظتی انتظامات ایسے ہیں کہ یہاں ہوا بھی اجازت کے بغیر داخل نہیں ہو سکتی"..... ڈاکٹر شیفر نے مؤدبانہ لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"مجھے معلوم ہے لیکن پھر بھی آپ ہوشیار رہیں۔ گڈ بائی"۔ دوسری طرف سے قدرے سخت لہجے میں کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو ڈاکٹر شیفر نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے رسیور رکھ دیا اور ساتھ پڑے ہوئے انٹرکام کا رسیور اٹھا کر اس

ندیم

کے بعد دیگرے تین نمبر پریس کر دیئے۔

"ڈاکٹر رچرڈ کو میرے پاس بھیجو"..... ڈاکٹر شیفر نے سرد لہجے میں کہا اور رسیور رکھ دیا۔ تھوڑی دیر بعد آفس کا دروازہ کھلا اور ایک ادھیڑ عمر آدمی اندر داخل ہوا۔ اس نے ڈاکٹر شیفر کو سلام کیا۔

"ویل کم ڈاکٹر رچرڈ۔ بیٹھیں"..... ڈاکٹر شیفر نے کہا۔

"تھینک یو سر"..... ڈاکٹر رچرڈ نے کہا اور میز کی دوسری طرف موجود کرسی پر بیٹھ گیا۔

"ڈاکٹر رچرڈ۔ آپ لیبارٹری کے سیفٹی اور دیگر تمام معاملات کے انچارج ہیں۔ میں نے آپ کو اس لئے کال کیا ہے کہ پرائم منسٹر صاحب نے ابھی فون کر کے حکم دیا ہے کہ ہم لیبارٹری میں ریڈ الرٹ کرا دیں کیونکہ پاکیشیا جہاں سے میزائل گن کا فارمولا لایا گیا ہے، کی سیکرٹ سروس جسے دنیا کی انتہائی خطرناک سروس سمجھا جاتا ہے، حرکت میں آ چکی ہے اور وہ اس لیبارٹری پر کسی بھی انداز میں حملہ کر سکتی ہے۔ گو ہماری ایجنسیاں ان لوگوں کے خاتمے کے لئے کام کر رہی ہیں لیکن اس کے باوجود پرائم منسٹر صاحب نے انتہائی سختی سے لیبارٹری کی حفاظت کا حکم دیا ہے"..... ڈاکٹر شیفر نے تیز تیز لہجے میں بات کرتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے سر۔ حکم کی تعمیل ہو گی سر۔ لیکن۔ ریڈ الرٹ کے بعد لیبارٹری کو کلوز کرنا پڑے گا۔ نہ کوئی باہر جائے گا اور نہ ہی باہر سے اندر آ سکے گا۔ خوراک کا بھی ذخیرہ کرنا پڑے گا اور دیگر تمام

ندیم

Uploaded By Muhammad Nadeem

Uploaded By Muhammad Nadeem

سائنسی ضروریات ذخیرہ کرنا ہوں گی اور جناب آپ کی ہاٹ لائن کے علاوہ باقی سب رابطے بھی ختم کرنا ہوں گے''۔۔۔۔۔ ڈاکٹر رچرڈ نے کہا۔

''مجھے معلوم ہے ڈاکٹر رچرڈ۔ حالانکہ میرے خیال میں اس کی ضرورت نہیں ہے کیونکہ لیبارٹری تک کوئی بھی نہیں پہنچ سکتا اور کسی کو بھی معلوم نہیں ہے کہ پاکیشیائی فارمولا یہاں پہنچایا گیا ہے اس لئے اس طرف کسی کا خیال ہی نہیں جا سکتا لیکن اس کے باوجود پرائم منسٹر صاحب کے حکم کی تعمیل ہمارے فرائض میں شامل ہے اور حفظ ماتقدم کے طور پر ایسا ہو جائے تو اس میں کوئی حرج نہیں ہے''۔۔۔۔۔ ڈاکٹر شیفر نے کہا۔

''یس سر۔ ریڈ الرٹ کم از کم تین ماہ کے لئے ہوتا ہے اور آپ جیسے حکم دیں''۔۔۔۔۔ ڈاکٹر رچرڈ نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

''ہاں۔ تین ماہ کے لئے ریڈ الرٹ کر دو۔ پھر بعد میں دیکھیں گے''۔۔۔۔۔ ڈاکٹر شیفر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''سر۔ سائنسی ضروریات کے لئے مجھے خود بیکس جانا ہو گا''۔ ڈاکٹر رچرڈ نے کہا۔

''ٹھیک ہے۔ جو کام جس انداز میں ہوتا ہے اسی انداز میں کریں لیکن جس قدر جلد ممکن ہو سکے ریڈ الرٹ کر دیں تاکہ اگر پرائم منسٹر صاحب کا دوبارہ فون آئے تو انہیں بتایا جا سکے کہ ان کے حکم کی تعمیل کر دی گئی ہے''۔۔۔۔۔ ڈاکٹر شیفر نے کہا۔

ندیم

''یس سر۔ زیادہ سے زیادہ دو روز میں تمام معاملات سیٹ ہو جائیں گے''۔۔۔۔۔ ڈاکٹر شیفر نے کہا۔

''اوکے۔ جب ریڈ الرٹ ہو جائے تو مجھے اطلاع دیں۔ اب آپ جا سکتے ہیں''۔۔۔۔۔ ڈاکٹر شیفر نے کہا۔

''تھینک یو سر''۔۔۔۔۔ ڈاکٹر رچرڈ نے اٹھ کر سلام کیا اور واپس مڑ کر کمرے سے باہر چلا گیا تو ڈاکٹر شیفر ایک طویل سانس لیتے ہوئے دوبارہ سامنے موجود فائل پر جھک گئے۔

ندیم

Uploaded By Muhammad Nadeem

Uploaded By Muhammad Nadeem

ندیم

جدید ماڈل کی سپورٹس کار تیزی سے سڑک پر دوڑتی ہوئی آگے بڑھی چلی جا رہی تھی جبکہ اس کے پیچھے دو بڑی جیپیں تھیں۔ کار کی ڈرائیونگ سیٹ پر جولین اور سائیڈ سیٹ پر موگی موجود تھی جبکہ عقبی دونوں جیپوں میں ان کے سیکشن کے دس افراد موجود تھے۔ کار اور جیپیں گریٹاس پہاڑی سلسلے کی طرف بڑھی چلی جا رہی تھیں۔

"تم پہلے یہاں کا چکر لگا چکی ہو"..... موگی نے جولین سے مخاطب ہو کر کہا۔

"نہیں۔ کیوں"..... جولین نے چونک کر کہا۔

"تم ایسے ڈرائیو کر رہی ہو جیسے رہنے والی یہیں کی ہو"۔ موگی نے کہا تو جولین بے اختیار ہنس پڑی۔

"تم سوچے سمجھے بغیر بات کیوں کر دیتی ہو۔ مجھے لگتا ہے کہ تمہارے ذہن میں کوئی مینوفیکچرنگ ڈیفیکٹ ہے۔ تمہیں معلوم ہے

کہ ہم ٹوئن سسٹرز ہیں اور جب سے ہم نے ہوش سنبھالا ہے ہم اکٹھی ہی رہی ہیں۔ ہم نے تربیت بھی اکٹھے لی ہے اور فارٹون میں بھی اکٹھی ہی رہی ہیں۔ پھر تم نے کیسے سوچ لیا کہ میں یہیں کی رہنے والی ہوں"..... جولین نے بڑے طنزیہ انداز میں کہا۔

"تم ساری ساری رات کلبوں میں گھوم کر واپس آتی ہو۔ اب مجھے کیا معلوم کہ تم نے یہ رات کسی کلب میں گزاری ہے یا کسی پہاڑی پر"..... موگی نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"تم میرے کردار پر شک کر رہی ہو۔ کیوں"..... جولین نے آنکھیں نکالتے ہوئے کہا۔ اس کی آنکھوں سے شعلے نکلنے لگے تھے۔

"کردار انسان کی روح کا عکاس ہوتا ہے۔ تم جیسے سوچتی ہو ویسا ہی تمہارا کردار ہے۔ تم جانتی ہو کہ میں ہمیشہ مثبت سوچتی ہوں اس لئے میرا کردار مثبت ہے اور تم منفی سوچتی ہو اس لئے تمہارا کردار منفی ہے"..... موگی نے اور زیادہ آگ لگانے والی باتیں کرتے ہوئے کہا۔

"تم کبھی نہیں سدھر سکتی۔ کبھی نہیں۔ ہمیشہ الٹا ہی بولو گی۔ بہرحال چپ رہو۔ ہم انتہائی اہم مشن پر جا رہی ہیں اور تمہاری زبان کالی ہے"..... جولین نے انتہائی جھلائے ہوئے لہجے میں کہا۔

"اہم مشن کیسے ہو گیا۔ یہ ایک مسخرے سے آدمی کو پکڑنا ہے اور ہلاک کر دینا ہے اس کے ساتھ تین مرد اور دو عورتیں ہیں۔ فوج

Uploaded By Muhammad Nadeem

Uploaded By Muhammad Nadeem

تو نہیں ہے اس کے ساتھ اس لئے ان کا خاتمہ بھی کوئی مشکل کام نہیں ہے۔ پھر کیسا اہم مشن"...... موگی نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"یہ تو جب عمران اور اس کے ساتھیوں سے ٹکراؤ ہوگا تب پتہ چلے گا"...... جولین نے کہا۔

"ارے۔ ارے۔ کہیں تم عمران پر دل تو نہیں وار بیٹھی۔ سنا ہے کہ وہ بے حد وجیہہ مرد ہے اور تمہارا کیا ہے۔ تم ویسے ہی دل پھینک مشہور ہو"...... موگی نے کہا تو جولین بے اختیار ہنس پڑی۔

"کہا تو یہی جاتا ہے کہ عمران کسی سوئس لڑکی جولیانا کے لئے اپنے دل میں بڑا نرم گوشہ رکھتا ہے اور میرا نام بھی جولین ہے اور سوئٹزرلینڈ بھی یورپ میں ہے اور کاسبا بھی یورپ میں ہے"...... جولین نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"اوہ۔ تو نوبت یہاں تک پہنچ چکی ہے۔ پھر تو مجھے ہر حالت میں اسے گولی مارنی ہوگی تاکہ میں اپنی ٹوئن سسٹر کو اس کے چنگل سے بچا سکوں"...... موگی نے ہاتھ پر ہاتھ مارتے ہوئے کہا۔ اس کا انداز ایسا تھا جیسے اس طرح ہاتھ پر ہاتھ مار کر اس نے باقاعدہ حلف لیا ہو۔

"جبکہ مجھے خدشہ ہے کہ اس مشن میں موگی کہیں مجھ سے ہمیشہ کے لئے بچھڑ نہ جائے۔ اگر ایسا ہو گیا تو موگی، میں تمہیں بہت مس کروں گی"...... جولین نے بڑے غمگین لہجے میں کہا۔

"ارے۔ ارے۔ اتنی اداکاری کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔

مجھے معلوم ہے کہ تم دن رات میرے خلاف دعائیں مانگتی رہتی ہو تاکہ تم اکیلی ہو کر کھل کھیلو، لیکن دانشوروں کا قول ہے کہ کسی کی دعائیں مانگنے سے کوئی مرا نہیں کرتا"...... موگی نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"تم مجھے کہتی ہو کہ میری سوچ منفی ہے جبکہ اصل میں تمہاری سوچ منفی ہے۔ بہرحال اب ہم ماربل ٹاؤن پہنچنے والی ہیں۔ اس کے بعد گریٹاس کے خوفناک پہاڑی سلسلے کا آغاز ہو جائے گا اور پھر وہ ایئر چیک پوسٹ ہے جہاں سے ہم نے عمران اور اس کے ساتھیوں کی چیکنگ کرنی ہے۔ تم یہ بتاؤ کہ تم میرے ساتھ چیک پوسٹ پر رہو گی یا نیچے کارروائی کرو گی"...... جولین نے کہا۔

"اصل کارروائی تو نیچے والوں نے ہی کرنی ہے۔ اوپر والے تو صرف چیک کر کے رپورٹ ہی دے سکتے ہیں اس لئے میں نیچے ہی رہوں گی"...... موگی نے فیصلہ کن لہجے میں کہا۔

"تو پھر خیال رکھنا کہ عمران اور اس کے ساتھیوں کا براہ راست تم سے ٹکراؤ ہوگا"...... جولین نے کہا۔

"یہی تو میں چاہتی ہوں کہ ایسا ہو تاکہ میں اپنی ٹوئن سسٹر کو اس کے چنگل سے نکال سکوں"...... موگی نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"ابھی نہ میں نے اسے دیکھا ہے اور نہ ہی تم نے۔ جب دیکھیں گے تو پھر دیکھا جائے گا۔ فی الحال خاموش رہو"...... جولین نے کہا۔

ندیم

ندیم

Uploaded By Muhammad Nadeem

Uploaded By Muhammad Nadeem

''چلو ایسے ہی سہی۔ لیکن ایک بات یہ بتا دوں کہ ایسے لوگوں پر رحم کھانا اپنے آپ کے ساتھ ظلم کرنا ہے اس لئے ہم نے انہیں ہر صورت میں ہلاک کرنا ہے''..... موگی نے کہا۔

''ایسے ہی ہو گا''..... جولین نے جواب دیا اور پھر ان کی کار کے پیچھے آنے والی دونوں جیپیں ماربل ٹاؤن سے گزر کر پہاڑی سلسلے میں داخل ہو گئیں اور اس کے ساتھ ہی گاڑیوں کی رفتار اس قدر سست کر دی گئی جیسے وہ سرے سے چل ہی نہ رہی ہوں کیونکہ راستہ بے حد خراب اور خطرناک تھا لیکن پھر آہستہ آہستہ وہ اس پہاڑی تک پہنچ جانے میں کامیاب ہو گئے جہاں چوٹی پر کاسبا کا جھنڈا لہراتا دکھائی دے رہا تھا اور وہاں باقاعدہ چیک پوسٹ بنی ہوئی تھی جہاں پہنچنے کے لئے باقاعدہ پہاڑی کو کاٹ کر سیڑھیاں بنائی گئی تھیں۔ کار اور جیپیں رکتے ہی ٹوئن سسٹرز اور ان کے ساتھی سب کار اور جیپوں سے باہر آ گئے۔

''ان لوگوں نے کدھر سے آنا ہے''..... موگی نے آگے بڑھ کر جولین سے پوچھا۔

''ادھر سامنے کے رخ سے۔ ان پہاڑیوں کے درمیان سے''۔ جولین نے ہاتھ کے اشارے سے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''اوکے۔ پھر میں اور ہمارے آدمی ان راستوں پر پہرہ دیں گے۔ تم اوپر چیک پوسٹ پر رہو گی۔ ہم سب کے پاس زیرو فائیو ٹرانسمیٹر موجود ہیں اس لئے جیسے ہی وہ لوگ نظر آئیں تم نے مجھے

ٹرانسمیٹر پر اطلاع دینی ہے اور میں اسی لحاظ سے اپنے آدمیوں کو فوری ایڈجسٹ کر دوں گی''..... موگی نے سپہ سالار کے انداز میں بات کرتے ہوئے کہا۔ یہ اس کی فطرت تھی کہ جب کوئی ایکشن سامنے آتا تو وہ بے حد الرٹ اور پھرتیلی بن جایا کرتی تھی۔ جولین اپنے ساتھیوں اور موگی کو وہیں وادی میں ہی چھوڑ کر خود پہاڑی پر بنی ہوئی سیڑھیوں پر چڑھ کر اوپر چیک پوسٹ پر پہنچ گئی جبکہ موگی نے باقاعدہ ایک ایک کو علیحدہ بلا کر انہیں ہدایات دیں اور پھر ان کے چھپنے کی جگہوں کی بھی خود ہی نشاندہی کر دی۔ جب اس کے سب ساتھی اس راستے کی سائیڈوں میں موگی کی بتائی ہوئی جگہوں پر چھپ گئے تو موگی خود ایک اونچی چٹان پر چڑھ کر اس کے پیچھے اس انداز میں بیٹھ گئی کہ اس سارے راستے پر بیک وقت نظر رکھ سکے جہاں سے عمران اور اس کے ساتھیوں کی آمد کا بتایا گیا تھا۔ چٹان کے پیچھے بیٹھتے ہی اس کے ٹرانسمیٹر کی سیٹی بج اٹھی تو اس نے جیکٹ کی جیب سے زیرو فائیو ٹرانسمیٹر نکالا اور اس کا بٹن دبا دیا تو سکرین پر جولین کی فریکونسی ڈسپلے ہو گئی۔ موگی سمجھ گئی کہ جولین کی کال ہے اور اسے معلوم تھا کہ جولین اکیلی بے چین ہو گی کیونکہ جولین کی یہ عادت تھی کہ وہ موگی کے ساتھ لڑتی تو رہتی تھی لیکن اس سے علیحدہ ہوتے ہی وہ بری طرح سے بے چین ہو جاتی تھی۔

''ہیلو۔ ہیلو۔ جولین بول رہی ہوں۔ اوور''..... موگی کے بٹن

ندیم
Uploaded By Muhammad Nadeem

Uploaded By Muhammad Nadeem

پریس کرتے ہی جولین کی آواز سنائی دی۔

''یس۔ موگی بول رہی ہوں۔ کیا ہوا ہے۔ کیا اتنی جلدی دشمن نظر آنے لگ گئے ہیں۔ اوور''..... موگی نے کہا۔

''ارے نہیں۔ میں نے پوچھنا تھا کہ تم نے اپنے افراد کی ڈیوٹیاں کہاں کہاں لگائی ہیں اور خود کہاں ہو۔ اوور''..... جولین نے کہا تو موگی نے اسے تفصیل بتا دی۔

''چلو ٹھیک ہے۔ میں نے تو اس سے بھی زیادہ بہتر سکیم سوچی تھی لیکن چلو ٹھیک ہے۔ یہ بھی غنیمت ہے۔ اوور اینڈ آل''۔ جولین نے کہا۔

''نانسنس۔ اپنے سے زیادہ عقل مند کسی کو سمجھتی ہی نہیں حالانکہ قطعی نانسنس ہے یہ جولین۔ ایک دم نانسنس''..... موگی نے غصے کی شدت سے چیختے ہوئے کہا اور ساتھ ہی ٹرانسمیٹر آف کر کے اسے واپس جیکٹ کی جیب میں ڈال لیا۔

''نانسنس۔ ہونہہ۔ نانسنس''..... موگی نے بار بار غصیلے لہجے میں کہا۔ جولین نے چونکہ اچانک ٹرانسمیٹر آف کر دیا تھا اس لئے اسے اپنا غصہ پوری طرح نکالنے کا موقع نہ مل سکا تھا اس لئے وہ مسلسل غصے کا اظہار کر رہی تھی۔ پھر تقریباً پانچ چھ گھنٹے مزید گزر گئے لیکن نہ پاکیشیائی ایجنٹ نظر آئے اور نہ ہی ان کے بارے میں کوئی اطلاع موصول ہوئی تو موگی بھی بیزار ہو گئی۔ اس نے ٹرانسمیٹر آن کر کے اس پر جولین کی فریکونسی ایڈجسٹ کی اور پھر بٹن آن کر

ندیم

دیا۔

''ہیلو۔ ہیلو۔ موگی کالنگ۔ اوور''..... موگی نے بار بار کال دیتے ہوئے کہا۔

''یس۔ جولین بول رہی ہوں۔ اوور''..... چند لمحوں بعد دوسری طرف سے جولین کی آواز سنائی دی۔

''یہ کیا ہو رہا ہے۔ چھ گھنٹے گزر گئے ہیں۔ عمران اور اس کے ساتھی تو کیا، کوئی چڑیا کا بچہ بھی سامنے نہیں آیا۔ کیا تمہیں معلوم ہے کہ وہ اسی راستے سے آ رہے ہیں۔ اوور''..... موگی نے غصے سے چیختے ہوئے کہا۔

''ہمیں کاروشا سے اطلاع مل چکی ہے کہ کاروشا سیکرٹ سروس کا ایجنٹ ریونڈ علیحدہ کار میں عمران اور اس کے ساتھیوں کے ساتھ جو جیپ میں ہیں گریٹاس تک گیا ہے اور پھر وہاں سے واپس آ گیا ہے جبکہ عمران اور اس کے ساتھی جن میں دو عورتیں بھی شامل ہیں جیپ پر سوار ہو کر ریڈ وے پر سفر کرتے ہوئے آگے بڑھ رہے ہیں۔ اوور''..... جولین نے وضاحت کرتے ہوئے کہا۔

''یہ آگے کی طرف سفر کر رہے ہیں یا پیچھے کی طرف کہ چھ گھنٹے گزر گئے اور وہ ابھی تک کہیں بھی نمودار نہیں ہوئے۔ اوور''۔ موگی نے اسی طرح غصیلے لہجے میں کہا۔

''وہ بے حد تیز اور شاطر لوگ ہیں۔ ہو سکتا ہے کہ وہ یہ سوچ کر کہیں رک گئے ہوں کہ ہم تنگ آ کر واپس چلے جائیں تو وہ

ندیم
Uploaded By Muhammad Nadeem

Uploaded By Muhammad Nadeem

آگے بڑھیں اس لئے صبر سے کام لو۔ ایسے کاموں میں ایسے ہی ہوتا ہے۔ اوور اینڈ آل''...... دوسری طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا۔

''کہتی تو ٹھیک ہے لیکن کب تک کوئی صبر کرے''..... موگی نے بڑبڑاتے ہوئے کہا اور پھر ابھی دس پندرہ منٹ ہی گزرے ہوں گے کہ ٹرانسمیٹر کی سیٹی پھر سنائی دی تو موگی نے چونک کر جیب سے ٹرانسمیٹر نکالا۔ اس کا بٹن آن کر کے جب اس نے سکرین پر فریکونسی دیکھی جہاں سے کال کی جا رہی تھی تو وہ بے اختیار اچھل پڑی کیونکہ یہ کال جولین کی طرف سے نہیں تھی بلکہ اس کے ساتھی رابرٹ کی طرف سے تھی۔ اسے معلوم تھا کہ رابرٹ اس پہاڑی کی سائیڈ پر موجود ہے جس پر ایک بہت بڑا اور طویل قدرتی کریک موجود ہے۔ اس نے ٹرانسمیٹر آن کر دیا۔

''یس۔ کوئی خاص بات۔ اوور''..... موگی نے کہا۔

''ایک آدمی کریک میں داخل ہوتا نظر آیا ہے۔ اوور''۔ دوسری طرف سے کہا گیا تو موگی بے اختیار اچھل پڑی۔

''کس کریک کی بات کر رہے ہو۔ اوور''..... موگی نے تیز لہجے میں کہا۔

''وہی میڈم۔ جو بڑا اور طویل کریک ہے اور جس کا ایک دہانہ ہمارے عقب میں ہے۔ میں ویسے ہی ادھر ادھر کا منظر دیکھ رہا تھا کہ اچانک میں نے ایک آدمی کو ایک چٹان کی اوٹ سے نکل کر

اس کریک کے دہانے میں داخل ہوتے دیکھا۔ اس کا انداز ایسا تھا جیسے وہ چھپنے کے لئے اس کریک کو استعمال کر رہا ہو۔ اوور''۔ رابرٹ نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''تمہاری آنکھیں تو ٹھیک ہیں نا۔ دور کی نظر ٹھیک ہے نا۔ اوور''۔ موگی نے کہا۔

''یس میڈم۔ میں نے درست کہا ہے۔ اوور''..... رابرٹ نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''اوکے۔ پھر تم نے اچھی خبر دی ہے ورنہ میں تو انتظار کر کر کے تنگ آ چکی تھی۔ تم اس سے کتنے فاصلے پر ہو۔ اوور''..... موگی نے اس بار خاصے پرجوش لہجے میں کہا۔

''میرا اس کریک سے فاصلہ بائیں طرف ڈیڑھ سو میٹر کے قریب ہے۔ مجھے یہ خیال ہی نہ تھا کہ ہمارے عقب میں بھی کوئی ہو سکتا ہے۔ میں نے ویسے ہی گھوم کر عقبی منظر دیکھنے کے لئے گردن گھمائی تو مجھے اس آدمی کی حرکت نظر آ گئی اور پھر میں پوری طرح اس کی طرف متوجہ ہو گیا اور میں نے واضح طور پر اسے کریک میں داخل ہوتے دیکھا ہے۔ اوور''..... رابرٹ نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''تم اپنے ساتھ جیمز کو لے کر کریک کی طرف جاؤ لیکن خیال رکھنا۔ تم نے ان کی نظروں میں نہیں آنا۔ پھر کریک سے جیسے ہی یہ لوگ باہر نکلیں تم نے ان پر میزائل فائر کر دینا ہے۔ اوور''.....موگی

Uploaded By Muhammad Nadeem

Uploaded By Muhammad Nadeem

نے کہا۔

''میڈم۔ پہلے انہیں چیک کر لیں۔ پھر ہی ان پر میزائل فائر کیا جائے ورنہ یہ بھی تو ہو سکتا ہے کہ چند افراد تو ہلاک ہو جائیں اور چند چھپ جائیں۔ پھر انہیں پکڑنا بے حد مشکل ہو جائے گا۔ اوور''۔ رابرٹ نے کہا۔

''سنو۔ یہ دنیا کے خطرناک ترین ایجنٹ ہیں۔ اب دیکھو ہم گزشتہ چھ گھنٹوں سے ان کی راہ دیکھ رہے ہیں لیکن وہ نجانے کہاں سے ہمارے عقب میں پہنچ گئے۔ ایسے افراد کو ایک لمحے کی بھی مہلت دینا اپنے ساتھ ظلم ہے اس لئے جو بھی مر سکتا ہے اسے تو مار دیا جائے۔ باقی اب کہاں بھاگ سکیں گے۔ ہم انہیں چن چن کر مار دیں گے۔ یہاں ہمارا ہولڈ ہے اور یہاں ہمارا ہی ہولڈ رہے گا۔ اوور''..... موگی نے بڑے پرجوش لہجے میں بات کرتے ہوئے کہا۔

''اوکے میڈم۔ اوور''..... دوسری طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو موگی نے کال ختم کر کے جنرل فریکونسی آن کر دی تا کہ سب ساتھیوں کو اس بارے میں ہدایات دے سکے۔

''ہیلو۔ ہیلو۔ موگی کالنگ۔ اوور''..... موگی نے کہا اور پھر باری باری اس کے سب ساتھیوں نے اس کی کال کا جواب دیا تو موگی نے سب کو بتایا کہ ایک آدمی کو بڑے کریک میں عقبی طرف سے

داخل ہوتے دیکھا گیا ہے اور اس نے رابرٹ کو حکم دے دیا ہے کہ جیسے ہی یہ آدمی واپس آئے تو اسے میزائل سے ہٹ کر دیا جائے اور دوسرے تمام ساتھی بھی الرٹ رہیں کیونکہ اگر یہ آدمی یا اس کے ساتھی کریک کی دوسری طرف سے نکلنے کی کوشش کریں تو وہاں انہیں ہٹ کر دیا جائے۔ اوور''..... موگی نے کہا اور ٹرانسمیٹر آف کیا ہی تھا کہ سیٹی کی آواز دوبارہ سنائی دی۔ اس نے سکرین پر دیکھا تو اس بار کال جولین کی تھی حالانکہ اس نے جنرل کال سن لی ہو گی لیکن شاید اس نے جان بوجھ کر جنرل کال پر بات نہیں کی اور اب خصوصی طور پر کال کر کے بات کر رہی تھی۔

''ہیلو۔ ہیلو۔ جولین بول رہی ہوں۔ اوور''..... ٹرانسمیٹر آن ہوتے ہی جولین کی آواز سنائی دی۔

''میں تمہاری آواز پہچانتی ہوں۔ پھر بار بار اپنا نام لینے کی کیا ضرورت ہے۔ اوور''..... موگی نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

''یہ جنرل کال تم نے کی ہے۔ کون سے آدمی کی بات کر رہی ہو تم۔ کہاں ہے وہ آدمی۔ ایک ہے یا بہت سے ہیں۔ اوور''۔ جولین نے اس کی بات کو شاید دانستہ نظرانداز کرتے ہوئے کہا۔

''وہ ہمارے عقب میں پہنچ چکے ہیں۔ ہم آگے کی طرف نظریں جمائے بیٹھے ہیں جبکہ وہ کسی پراسرار راستے سے ہمارے عقب میں پہنچ چکے ہیں۔ رابرٹ نے ویسے ہی عقبی منظر دیکھنے کی کوشش کی تو اسے ایک آدمی بڑے پہاڑی کریک میں گھستا نظر آیا۔ رابرٹ نے

ندیم
ندیم
Uploaded By Muhammad Nadeem

Uploaded By Muhammad Nadeem

مجھے کال کر کے بتایا اور میں نے جنرل کال کر کے سب کو الرٹ کر دیا ہے۔ اوور''...... موگی نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

''ایک آدمی ہی تھا یا زیادہ تھے۔ اوور''...... جولین نے کہا۔

''کان کھول کر سنا کرو۔ میں ایک کہہ رہی ہوں تو مطلب ہے ایک۔ اب تم خود بتاؤ کہ ایک دو یا زیادہ کیسے ہو سکتے ہیں۔ اوور''۔ موگی نے کہا۔

''تم نے یقیناً کوئی نشہ آور گولی کھا لی ہے نانسنس۔ جب وہ چھ سات ہیں تو ایک آدمی کیا وہاں تفریح کرتا پھر رہا ہے۔ سب کو کہو کہ اس کریک کو گھیر لیں اور میں خود آ رہی ہوں۔ اب مجھے اپنے آدمیوں کو کمانڈ کرنا ہو گا۔ تم سے کچھ نہیں ہو سکے گا اور نہ ہو سکتا ہے سوائے جھلاہٹ کے۔ نانسنس۔ اس لئے میں خود آ رہی ہوں۔ اوور اینڈ آل''...... اس بار جولین کا شاید صبر جواب دے گیا تھا اس لئے اس نے حلق کے بل چیختے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا۔

''ہونہہ۔ عقل اپنی ماری گئی ہے لیکن لیتی میرا نام ہے''...... موگی نے غصیلے لہجے میں بڑبڑاتے ہوئے کہا اور ٹرانسمیٹر جیب میں ڈالا ہی تھا کہ یکلخت خوفناک دھماکے کے ساتھ ایک لرزا دینے والی چیخ گونج اٹھی۔ یہ دھماکہ میزائل کا تھا اور اس کا شعلہ دیکھ کر ایک لمحے میں موگی سمجھ گئی کہ یہ میزائل رابرٹ کی طرف سے فائر کیا گیا ہے اور ابھی اس انسانی چیخ کی بازگشت ختم نہ ہوئی تھی کہ رابرٹ کے

ندیم

دائیں طرف سے یکے بعد دیگرے دو میزائل فائر ہوئے اور اس بار انتہائی خوفناک دھماکوں کے ساتھ ہی ایک انسانی چیخ اس انداز میں سنائی دی جیسے کوئی آدمی چیختا ہوا کسی کنوئیں کی اتھاہ گہرائی میں گرتا چلا جا رہا ہو اور اس کے ساتھ ہی جیسے موگی کو ہوش آ گیا اور اسی لمحے اس نے اپنے تمام ساتھیوں کو چٹانوں کی اوٹ سے نکل کر اس طرف دوڑتے دیکھا جس طرف سے انسانی چیخ گہرائی میں ڈوبتی سنائی دی تھی اور جس طرف پہلے اور یکے بعد دیگرے دو میزائل فائر ہوئے تھے۔ موگی بھی چٹان کے پیچھے سے نکل کر اس طرف کو دوڑ پڑی کیونکہ گہرائی میں گرتے ہوئے آدمی کی چیخ سنتے ہی وہ سمجھ گئی تھی کہ یہ آدمی ہٹ ہو گیا ہے اور ظاہر ہے پہلا میزائل رابرٹ کی طرف سے فائر ہوا تھا اس لئے لازماً یہ وہی آدمی ہو گا جسے رابرٹ نے کریک میں جاتے دیکھا تھا اور چیخ بھی ایک ہی آدمی کی تھی اس لئے وہ فوراً سمجھ گئی تھی کہ رابرٹ نے اس آدمی کو باہر نکلتے ہی ہٹ کیا ہو گا اور شاید وہ صرف زخمی ہوا ہو گا اس لئے دوسرے ساتھیوں نے اسے دیکھ کر دو میزائل فائر کئے اور وہ فائرنگ کے دھماکوں کے زور پر کسی گہرے کریک میں جا گرا لیکن وہ ابھی اس طرف کو دوڑنے ہی لگی تھی کہ یکلخت فضا میں اسے سیاہ رنگ کے چھوٹے چھوٹے کیپسول اڑتے دکھائی دیئے۔ یہ کیپسول ایک اونچی چٹان سے نکل کر فضا میں اڑ رہے تھے۔ اس سے پہلے کہ وہ کچھ سمجھتی یکلخت چیخ چیخ کی آوازیں سنائی دیں اور اس کے ساتھ ہی

ندیم

Uploaded By Muhammad Nadeem

Uploaded By Muhammad Nadeem

اسے یوں محسوس ہوا جیسے اس کا سانس اس کے گلے میں کسی بھاری پتھر کی طرح جم گیا ہو۔ اس نے سانس لینے کی کوشش کی لیکن اس کے ذہن پر گہری تاریکی کی چادر پھیلتی چلی گئی۔ اس کے ذہن میں آخری احساس یہی آیا تھا کہ وہ بھی اس آدمی کی طرح ہٹ ہو چکا ہے۔

ندیم

ندیم

عمران دونوں ہاتھوں میں گیس پسٹل اٹھائے بڑے ماہرانہ انداز میں چٹانوں کی اوٹ لے کر اس طرف کو بڑھ رہا تھا جہاں سے وہ چیک پوسٹ پر فائرنگ کر سکے لیکن اسے سب سے زیادہ فکر چیک پوسٹ کے نیچے ادھر ادھر چھپے ہوئے افراد کی تھی جن میں سے صرف ایک آدمی کو وہ چیک کر سکا تھا۔ وہ بھی اسے اس وقت نظر آیا تھا جب وہ کریک سے نکل کر چٹان کی اوٹ لے رہا تھا لیکن عمران کو اس لئے ان افراد کی فکر نہ تھی کہ گیس فائر کرتے ہی وہ سب پلک جھپکنے میں بے ہوش ہو جائیں گے اور اسی لئے اس کے دونوں ہاتھوں میں گیس پسٹلز پکڑے ہوئے تھے کہ وہ بیک وقت بلندی پر موجود چیک پوسٹ اور نیچے گیس فائر کر سکے کہ اچانک اس نے دور ایک چٹان سے شعلہ سا لپکتے دیکھا تو وہ اچھل کر سائیڈ چٹان کے پیچھے جا پڑا۔ اس چھلانگ نے اسے بال بال بچا لیا تھا

Uploaded By Muhammad Nadeem

Uploaded By Muhammad Nadeem

کیونکہ میزائل پلک جھپکنے میں اسی چٹان سے ٹکرایا تھا جس کے پیچھے پہلے عمران تھا۔ اس کے ساتھ ہی عمران کے حلق سے ایک انتہائی کربناک چیخ نکلی اور اس کے ساتھ ہی اس نے یکلخت مزید آگے ایک اور اونچی چٹان کی طرف چھلانگ لگا دی۔ اسی لمحے یکے بعد دیگرے دو خوفناک دھماکے ہوئے اور میزائل عین اس بہت بڑی چٹان سے آٹکرائے جہاں عمران نے پہلے کربناک چیخ ماری تھی اور پھر لمبی چھلانگ لگا دی تھی۔

دونوں میزائلوں کے دھماکوں کے ساتھ ہی عمران کے حلق سے ایک بار پھر چیخ بلند ہوئی لیکن اس بار اس نے وہاں سے چھلانگ نہیں لگائی کیونکہ اس نے اپنی اس چیخ سے دشمنوں کو یہ تاثر دینے کی کوشش کی تھی کہ وہ کسی گہرائی میں گرتا چلا جا رہا ہے تاکہ وہ ارد گرد کی چٹانوں پر مزید میزائل فائرنگ نہ کریں۔ چیخ کی بازگشت ختم ہوتے ہی اس کی چیخوں کے رزلٹ سامنے آنے لگ گئے جب اس نے چیک پوسٹ سے ہیولوں کو دوڑتے بھاگتے دیکھا اور نیچے مختلف چٹانوں کے پیچھے سے بھی مختلف لوگوں کو نکل کر اس طرف آتے دیکھا جہاں وہ موجود تھا۔ عمران نے اسی لمحے دونوں ہاتھوں میں موجود گیس پسٹلز کے ٹریگر بار بار اور تیزی سے پریس کرنے شروع کر دیئے اور اس کے گیس پسٹلز سے کیپسول نکل نکل کر ہوا میں اڑتے ہوئے مختلف چٹانوں سے ٹکرا کر پھٹتے چلے گئے جبکہ چند کیپسول سیدھے اڑتے ہوئے چیک پوسٹ پر جا گرے تھے۔

عمران نے اپنے ہاتھ روک لئے تھے۔ پھر جب اس نے چیک پوسٹ پر اور نیچے چٹانوں کے درمیان دوڑتے ہوئے افراد کو گرتے دیکھا تو وہ سمجھ گیا کہ گیس کے اثرات ہر طرف پھیل چکے ہیں۔ وہ خود بھی سانس روکے ہوئے تھا لیکن وہ اس وقت تک اس چٹان کے پیچھے رہنا چاہتا تھا جب تک کہ وہ دوبارہ سانس لینے کے قابل نہ ہو جاتا کیونکہ پہاڑیوں، پتھروں اور چٹانوں کو پھلانگ کر چلنا اور دوڑتے ہوئے میدانی علاقے سے کہیں زیادہ لمبے سانس لینے پڑتے تھے اور گیس کے اثرات فضا میں ہوئے تو وہ خود بھی طویل عرصے کے لئے بے ہوش ہو سکتا تھا۔ وہ بار بار کلائی پر بندھی گھڑی میں وقت دیکھ رہا تھا لیکن اسے یوں محسوس ہو رہا تھا کہ گھڑی کی سوئیاں جیسے حرکت کرنا ہی بھول گئی ہوں۔ گو اسے خاصے طویل وقت تک سانس روکنے میں مہارت حاصل تھی لیکن بہرحال سانس روکنے کے اثرات جسم اور ذہن پر آہستہ آہستہ نمودار ہونے شروع ہو جاتے تھے اس لئے وہ بار بار گھڑی دیکھ رہا تھا۔ پھر اس نے آہستہ سے سانس لی اور جب اسے گیس کے اثرات محسوس نہ ہوئے تو اس نے قدرے طویل سانس لیا اور پھر بے اختیار اس نے لمبے لمبے سانس لینا شروع کر دیئے کیونکہ فضا میں اب گیس کے معمولی سے اثرات بھی موجود نہ تھے۔ چنانچہ وہ اب تیزی سے دوڑتا ہوا واپس کریک کی طرف بڑھنے لگا تاکہ اپنے ساتھیوں کو ساتھ لے کر یہاں سے نکل سکے لیکن ابھی وہ کریک سے چند قدم

ندیم
ندیم
Uploaded By Muhammad Nadeem

Uploaded By Muhammad Nadeem

دور ہی تھا کہ ایک چٹان کے ساتھ بے ہوش پڑی ہوئی جولیا کو دیکھ کر وہ بے اختیار اچھل پڑا۔

"اوہ۔ اوہ۔ یہ باہر کیوں آ گئی اور بے ہوش ہو گئی۔ اوہ۔ ویری بیڈ"..... عمران نے کہا اور ایک بار پھر تیزی سے کریک کی طرف بڑھا تا کہ باقی ساتھیوں کو باہر لا کر جولیا کو ہوش میں لے آنے کا بندوبست کرے لیکن جیسے ہی وہ کریک کے قریب پہنچا اس کے ذہن میں یکلخت دھماکے سے ہونے لگے کیونکہ وہاں صفدر، کیپٹن شکیل، تنویر اور صالحہ چاروں بے ہوش اوندھے منہ پڑے ہوئے تھے۔

"یہ کیسے ہو گیا۔ اس قدر غیر ذمہ دار نہیں ہیں یہ لوگ"۔ عمران نے حیرت بھرے انداز میں بڑبڑاتے ہوئے کہا لیکن اسی لمحے اس کے ذہن میں اپنے چیخنے کا خیال آیا تو اس نے بے اختیار ایک طویل سانس لیا۔ اب بات اس کی سمجھ میں آ گئی تھی کہ اس کی اداکارانہ چیخوں نے اس کے ساتھیوں کو فوری طور پر باہر نکلنے پر مجبور کر دیا۔ جولیا اس لئے سب سے آگے پڑی ملی تھی کہ وہ چیخ سن کر جذباتی ہو کر بے تحاشا باہر بھاگی ہو گی اور باقی ساتھی بھی ظاہر ہے اس کی چیخیں سن کر باہر کی طرف لپکے ہوں گے۔ اس وقت تو اسے اس بات کا خیال نہ آیا تھا کہ اس کی مصنوعی چیخیں اس کے ساتھیوں کو بھی باہر کھینچ لیں گی اور وہ مارے بھی جا سکتے تھے۔

اب وہ سوچ رہا تھا کہ اسے کیا کرنا چاہئے۔ وہ تیزی سے کریک کے اندر گیا اور اس نے جیپ کے عقبی دروازے کو کھول کر اندر موجود تھیلے میں سے اینٹی گیس تلاش کرنا شروع کر دی لیکن سب تھیلے چیک کرنے کے باوجود جب اینٹی گیس کی بوتل اسے نہ ملی تو اس کا ذہن بھک سے اڑ گیا کیونکہ وہ اینٹی گیس کی بوتل بیگ میں رکھنا بھول گیا تھا۔

اب اس کے سوا اور کیا ہو سکتا تھا کہ وہ اپنے ساتھیوں کو بغیر کسی اینٹی گیس کے ہوش میں لائے۔ اس کی دو ہی صورتیں تھیں۔ ایک تو یہ کہ وہ خنجر کی مدد سے سب ساتھیوں کی گردنوں کے عقبی حصے میں کٹ لگا کر خون نکالے اور اس طرح گیس کا سرکٹ ٹوٹ جائے۔ اس طرح اس کے ساتھی ہوش میں آ سکتے تھے۔ دوسری صورت یہ تھی کہ وہ سب ساتھیوں کو اچھی خاصی مقدار میں پانی پلائے لیکن یہاں نہ اس کے پاس تیز دھار خنجر تھا اور نہ ہی یہاں قریب ہی کہیں پانی تھا۔ چنانچہ اس نے فوری طور پر ایک اور فیصلہ کیا کہ وہ دوڑتا ہوا باہر جائے اور کریک کے دہانے سے باہر کچھ فاصلے پر پڑے ہوئے اپنے ساتھیوں کو اٹھا اٹھا کر جیپ میں ڈالے اور فوری طور پر یہاں سے نکل جائے کیونکہ میزائلوں کی فائرنگ کے دھماکے انتہائی دور دور تک سنے گئے ہوں گے اور کسی بھی لمحے یہاں فوجی یا دوسرے لوگ پہنچ سکتے تھے اور ظاہر ہے پھر وہ اکیلا فوج کے دستے کا مقابلہ نہیں کر سکتا تھا۔

چنانچہ سب سے پہلے اس نے جیپ کی ڈرائیونگ سیٹ پر بیٹھ کر

ندیم
ندیم
Uploaded By Muhammad Nadeem

Uploaded By Muhammad Nadeem

اسے سٹارٹ کیا اور پھر وہ جیپ کو دبانے سے نکال کر وہاں لے آیا جہاں اس کے ساتھی بے ہوش پڑے ہوئے تھے۔ پھر وہ جیپ سے نیچے اترا اور اس نے ایک ایک کر کے سب ساتھیوں کو جیپ میں ڈالا اور آخر میں اس نے اور آگے جا کر بے ہوش پڑی جولیا کو اٹھایا اور کاندھے پر لاد کر وہ تیزی سے مڑا اور اس نے اسے بھی لا کر جیپ کے اندر باقی ساتھیوں کے ساتھ لٹا دیا۔ پھر اس نے ابھی جیپ کا عقبی دروازہ بند کیا ہی تھا کہ اسے دور سے آدمیوں کے دوڑنے کی آوازیں سنائی دینے لگیں۔ یہ آوازیں اس طرف سے آ رہی تھیں جہاں اس کے اندازے کے مطابق ماربل ٹاؤن تھا اور اسے احساس ہو گیا تھا کہ اس کا خدشہ درست ثابت ہو رہا ہے اور اسے کسی بھی وقت گھیرا جا سکتا ہے اس لئے وہ اچھل کر ڈرائیونگ سیٹ پر بیٹھا اور اس نے جیپ کو تیزی سے سڑک کی طرف بڑھا دیا۔

گو یہاں انتہائی ڈھلوان تھی اور ڈھلوان میں جگہ جگہ گہرے اور چوڑے کریک تھے لیکن عمران کے سر پر چونکہ اپنے ساتھیوں کی زندگیاں بچانے کی ذمہ داری آن پڑی تھی اس لئے وہ کسی چیز کی پرواہ کیے بغیر جیپ کو تیزی سے آگے دوڑاتا چلا گیا اور بھاری اور مضبوط جیپ کسی چھوٹے سے کھلونے کی طرح اچھلتی ہوئی آگے بڑھتی چلی گئی۔ عمران کو پوری طرح احساس تھا کہ جیپ کے عقبی حصے میں بے ہوش پڑے ساتھیوں کا جیپ کے اس طرح اچھلنے سے خطرہ ہو رہا ہوگا لیکن اس وقت چونکہ حالات ہی ایسے تھے اس لئے اس نے بریک پر پیر ہی نہیں رکھا اور پھر وہ جیسے ہی سڑک پر پہنچا اس نے بیس کے قریب مسلح فوجی سپاہیوں کو پہاڑیوں پر دوڑ کر چیک پوسٹ کی طرف جاتے ہوئے دیکھا۔ یقیناً ماربل ٹاؤن میں کوئی فوجی یونٹ موجود تھا جو میزائل فائرنگ کی آوازیں سن کر یہاں آیا تھا اور چونکہ یہ فائرنگ اچانک ہوئی تھی اور ظاہر ہے ان کے انچارج کو انہیں بھیجنے یا نہ بھیجنے کا فیصلہ کرنے میں کچھ وقت لگا ہوگا اور پھر فاصلہ ہونے اور ان کے پیدل یہاں آنے کی وجہ سے عمران کو یہ موقع مل گیا تھا کہ وہ جیپ میں اپنے ساتھیوں کو لاد کر وہاں سے سڑک تک پہنچنے میں کامیاب ہو گیا۔

فوجیوں نے اس کی جانب شاید اس لئے توجہ نہ دی تھی کہ وہ اسے گزرنے والی عام جیپ سمجھے ہوں گے کیونکہ جب وہ پہاڑی علاقے میں پہنچے تھے تو جیپ اس وقت سڑک پر پہنچ چکی تھی۔ عمران تیزی سے جیپ کو آگے لیتا چلا گیا۔ اسے معلوم تھا کہ اب وہ ساتھیوں سمیت کاسا میں داخل ہونے میں کامیاب ہو گیا ہے۔ اسے یہ بھی معلوم تھا کہ چیک پوسٹ پر یا نیچے کہیں چٹانوں میں وہ فون سسٹرز بھی لازماً بے ہوش پڑی ہوئی ہوں گی۔ اگر اسے وقت مل جاتا تو وہ لازماً انہیں تلاش بھی کر لیتا لیکن اسے موقع ہی نہ مل سکا تھا۔ اسے اپنے ساتھیوں کی جانیں بچانے کے لئے فوری طور پر وہاں سے نکلنا پڑا تھا اس لئے وہ ان کی طرف توجہ ہی نہ دے سکا

ندیم
ندیم
Uploaded By Muhammad Nadeem

Uploaded By Muhammad Nadeem

تھا۔

ویسے جو پلاننگ اس کے ذہن میں تھی اگر یہ میزائل فائرنگ نہ ہوتی اور اسے پہلے گیس پسٹلز چلانے کا موقع مل جاتا تو پھر سب کچھ اطمینان اور خاموشی سے وقوع پذیر ہو جاتا۔ ویسے اسے اس کا افسوس اس لئے بھی نہ تھا کہ اسے معلوم تھا کہ ٹوئن سسٹرز سے بھی لیبارٹری کو سیکرٹ رکھا گیا ہو گا اس لئے سوائے اس کے کہ ٹوئن سسٹرز کو ہلاک کر دیا جاتا اور ان سے کچھ حاصل نہ ہو پاتا۔ جیپ تیزی سے آگے بڑھی چلی جا رہی تھی۔ ماربل ٹاؤن کو اب وہ پیچھے چھوڑ چکا تھا۔ اس کے ذہن میں چونکہ یہاں کے ارد گرد کے علاقے کا نقشہ محفوظ تھا اس لئے وہ جیپ کو تیزی سے دوڑاتا ہوا آگے بڑھا چلا جا رہا تھا۔ اس کی تیز نظریں پانی کی تلاش میں تھیں تاکہ وہ اپنے ساتھیوں کو پانی پلا کر ہوش میں لا سکے لیکن اسے سڑک کی سائیڈوں پر کہیں کوئی ایسا سپاٹ نظر نہیں آ رہا تھا جہاں سے وہ پانی حاصل کر سکے اور پھر اچانک اس کے ذہن میں ایک خیال آیا تو وہ بے اختیار اچھل پڑا۔ جیپ میں میڈیکل باکس بھی موجود تھا اور اس میڈیکل باکس میں چار پانی کی بوتلیں موجود تھیں۔ وہاں کریک میں اسے میڈیکل باکس کا خیال نہ آیا تھا۔ اب وہ دل ہی دل میں اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کر رہا تھا کہ اسے وہاں ان بوتلوں کا خیال نہیں آیا تھا ورنہ ظاہر ہے وہ انہیں ہوش دلانے میں لگ جاتا اور مسلح فوجیوں کا دستہ ان کے سروں پر پہنچ جاتا۔

اسے معلوم تھا کہ یہ سب کچھ اللہ تعالیٰ کی رحمت کے سبب ہے ورنہ یہ کیسے ہو سکتا تھا کہ عمران کے ذہن میں میڈیکل باکس میں موجود پانی کی بوتلوں کا خیال ہی محو ہو جاتا۔ اس نے جیپ کو ایک سائیڈ پر کر کے درختوں کے ایک چھوٹے سے ذخیرے میں لے جا کر روک دیا اور پھر نیچے اتر کر وہ جیپ کے عقب میں آیا اور اس نے عقبی دروازہ کھولا اور جیپ میں عقبی طرف سے داخل ہو گیا۔ اس کے ساتھی ٹیڑھے میڑھے انداز میں پڑے ہوئے تھے۔ عمران نے ایک سیٹ کے نیچے فلسڈ کیا گیا میڈیکل باکس نکالا اور اسے کھول کر اس میں سے پانی کی بوتل نکالی اور اس کا ڈھکن کھول کر وہ قریب ہی بے ہوش پڑے ہوئے صفدر کی طرف مڑا۔ اس نے ایک ہاتھ سے صفدر کے دونوں جبڑے دبا کر اس کا منہ کھولا اور پانی کی بوتل کا دہانہ اس کے منہ سے لگا دیا۔ چند لمحوں تک پانی اندر نہ گیا اور وہیں صفدر کے منہ میں ہی اکٹھا ہو گیا لیکن عمران نے بوتل جیپ کے فرش پر رکھ کر اس ہاتھ سے صفدر کی ناک کے دونوں نتھنوں کو چٹکی کے انداز میں بند کر دیا تو دوسرے لمحے ہلکی سی غرغراہٹ کے ساتھ پانی صفدر کے حلق سے نیچے اتر گیا اور عمران نے صفدر کی ناک چھوڑ کر پانی کی بوتل اٹھائی اور دوبارہ صفدر کے منہ سے لگا دی۔ اس بار صفدر غٹاغٹ پانی پی گیا۔ آدھی بوتل جب صفدر کے حلق سے نیچے اتر گئی تو عمران اٹھ کر صالحہ کے قریب گیا جہاں جولیا بھی موجود تھی اور عمران نے صالحہ کے ساتھ بھی وہی

ندیم
ندیم

Uploaded By Muhammad Nadeem

Uploaded By Muhammad Nadeem

کارروائی دوہرائی جو وہ پہلے صفدر کے ساتھ کر چکا تھا۔ بوتل خالی ہونے پر وہ اٹھا اور ایک خالی سیٹ پر بیٹھ گیا۔ چند لمحوں بعد اسے صفدر کے کراہنے کی آواز سنائی دی تو اس نے سیٹ سے اٹھ کر صفدر کے جسم کو دونوں ہاتھوں سے جھنجھوڑ دیا۔

''خطرہ ہے صفدر۔ جلدی ہوش میں آؤ''...... عمران نے کہا تو صفدر کے جسم نے یکلخت جھٹکا کھایا اور عمران کے سہارا دینے پر وہ اٹھ کر بیٹھ گیا اور حیرت بھری نظروں سے ادھر ادھر دیکھنے لگا۔ اسی لمحے صالحہ کے کراہنے کی آواز سنائی دی تو عمران نے اس کا کاندھا پکڑ کر اسے جھنجھوڑ دیا اور صالحہ بھی ہلکی سی چیخ مار کر ایک جھٹکے سے اٹھ کر بیٹھ گئی۔

''ہوش میں آؤ صالحہ۔ ہم سب خطرے میں ہیں''...... عمران نے تیز لہجے میں کہا۔

''عمران صاحب۔ ہم کہاں ہیں اور یہ کیا ہے''...... صفدر کی آواز سنائی دی۔

''ہم اپنی جیپ میں ہیں اور پہاڑی علاقے کو کراس کر کے اب کاسبا میں داخل ہو چکے ہیں۔ ہم انتہائی خطرے کی زد سے نکل آئے ہیں لیکن کسی بھی وقت خطرہ ہمارے سروں پر پہنچ سکتا ہے اس لئے تم دونوں کو ہوش دلایا ہے۔ اب صالحہ، جولیا کو اور صفدر باقی ساتھیوں کو ہوش میں لے آئے۔ میں جیپ چلاؤں گا تاکہ جتنا جلد ممکن ہو سکے ہم جلد از جلد کاسبا کے دارالحکومت گاٹ میں

داخل ہو سکیں۔ پانی کی مزید تین بوتلیں میڈیکل باکس میں موجود ہیں''...... عمران نے تیز لہجے میں کہا اور پھر وہ چھلانگ لگا کر عقبی دروازے سے نیچے اترا۔ اس نے دروازہ بند کیا اور پھر ڈرائیونگ سیٹ پر بیٹھ کر اس نے جیپ سٹارٹ کر کے دوبارہ سڑک کی طرف موڑ دی۔ اب اس کے انداز میں اطمینان کا تاثر نمایاں تھا۔

ندیم

ندیم

Uploaded By Muhammad Nadeem

موگی کے تاریک ذہن پر روشنی کی لہریں اچانک اس طرح نمودار ہونے لگ گئیں جیسے گہرے سیاہ بادلوں میں بجلی کی لہریں کوندتی ہیں اور پھر آہستہ آہستہ اس کا شعور جاگ اٹھا اور اس نے لاشعوری طور پر اٹھنے کی کوشش کی۔

"لیٹی رہیں مس۔ لیٹی رہیں"...... اس کے کان میں ایک نسوانی آواز پڑی اور اس کے ساتھ ہی اسے کسی نسوانی ہاتھ کا نرم دباؤ اپنے کاندھے پر محسوس ہوا تو اس کی نہ صرف آنکھیں کھل گئیں بلکہ وہ پوری طرح ہوش میں آ گئی۔ اس نے حیرت بھرے انداز میں ادھر ادھر دیکھا اور اس کے ساتھ ہی اس کے ذہن میں بے ہوش ہونے سے پہلے کے واقعات فلمی مناظر کی طرح نمودار ہو گئے۔ اسے یاد آ گیا کہ رابرٹ کی طرف سے ٹرانسمیٹر کال کہ اس نے ایک آدمی کو کریک کے دہانے میں داخل ہوتے دیکھا تو موگی نے

یہ کال سن کر جنرل کال کر کے اپنے سب ساتھیوں کو فوری میزائل فائر کرنے کا حکم دے دیا تھا اور پھر جولین سے بھی اس کی ٹرانسمیٹر پر بات ہوئی تھی۔ اس کے بعد اس نے رابرٹ کی طرف سے میزائل فائر ہوتا دیکھا تھا۔ پھر یکے بعد دیگرے دو میزائل اور فائر ہوئے۔ اس دوران اس نے انسانی چیخیں بھی سنی تھیں اور اس کے بعد اچانک اسے نامانوس سی بو محسوس ہوئی اور اس کے ذہن پر اندھیرے چھا گئے تھے۔ پھر اب اسے یہاں ہوش آیا تھا۔ یہ ہسپتال کا کمرہ تھا۔ وہ بیڈ پر لیٹی ہوئی تھی اور اس کے جسم پر ہسپتال کا مخصوص لباس اور سرخ رنگ کا کمبل تھا۔ اس کے گرد دو ڈاکٹرز اور تین نرسیں موجود تھیں۔

"یہ سب کیا ہے۔ میں کہاں ہوں"...... موگی نے ایک بار پھر اٹھنے کی کوشش کرتے ہوئے کہا۔

"لیٹی رہیں۔ آپ ہسپتال میں ہیں اور طویل وقت کے بعد اب آپ کو ہوش آیا ہے"...... ایک ڈاکٹر نے کہا۔

"یہ کون سا ہسپتال ہے اور مجھے یہاں کون لایا ہے"...... موگی نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"یہ دارالحکومت کا ملٹری ہسپتال ہے اور ماربل ٹاؤن کے ملٹری یونٹ کے انچارج میجر آرنلڈ نے ہسپتال انتظامیہ کو فون کیا کہ چیک پوسٹ کے نیچے اور اوپر بہت سے مرد اور عورتیں بے ہوش پڑے ہیں انہیں ہسپتال لے جانے کے لئے ایمبولینسز بھیجی جائیں۔

Uploaded By Muhammad Nadeem
Uploaded By Muhammad Nadeem
ندیم
ندیم

Uploaded By Muhammad Nadeem

چنانچہ یہاں سے دس ایمبولینسیں وہاں بھجوائی گئیں۔ دو عورتیں اور پچیس مردوں کو بے ہوشی کے عالم میں یہاں لایا گیا اور ان کا علاج کیا جا رہا ہے۔ کسی ایسی جدید گیس سے آپ سب کو بے ہوش کیا گیا تھا کہ اس کا اینٹی کسی طرح بھی سامنے نہ آ رہا تھا۔ بہرحال آٹھ گھنٹے بعد آپ کو خودبخود ہوش آ گیا ہے''..... ڈاکٹر نے تفصیل سے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''میری بہن کہاں ہے۔ اس کی کیا حالت ہے''..... یکلخت موگی نے تڑپ کر پوچھا۔

''وہ بے ہوش ہو کر وہیں اوپر سے پتھروں پر گری ہیں اس لئے خاصی زخمی ہیں لیکن اب ان کی حالت خطرے سے باہر ہے۔ انہیں بھی ہوش آ گیا ہے اور ان کو میڈیکل ایڈ بھی دے دی گئی ہے۔ اب وہ آپ کے ساتھ جا سکتی ہیں لیکن اس وقت جب میجر آرنلڈ اجازت دیں گے''..... ڈاکٹر نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

''کون ہے میجر آرنلڈ۔ بلاؤ اسے اور ہمارا اپنا لباس کہاں ہے۔ ہم نے ابھی جانا ہے''..... موگی نے اس بار جھٹکے سے اٹھ بیٹھتے ہوئے کہا۔ جولین کے زخمی ہونے کا سن کر اسے شدید بےچینی سی محسوس ہو رہی تھی۔

''پہلے آپ اپنے بارے میں بتائیں کہ آپ کون ہیں کیونکہ آپ کے پاس سے کوئی ایسی دستاویز نہیں ملی ہیں جس سے آپ کی شناخت ہو سکے۔ البتہ یہ تو ہمیں دیکھ کر ہی معلوم ہو گیا تھا کہ

دوسری خاتون آپ کی ٹوئن سسٹر ہے اس لئے ہم نے آپ کو بتا بھی دیا''..... ایک ڈاکٹر نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''میرا نام موگی ہے اور میری بہن کا نام ہے جولین۔ ہم فارٹون سرکاری ایجنسی کی سپر ایجنٹس ہیں۔ جو مرد آپ کے پاس ہیں ان کا تعلق بھی فارٹون سے ہے۔ فون لے آؤ۔ میں چیف سے بات کرتی ہوں''..... موگی نے کہا۔

''فارٹون۔ اوہ۔ اوہ۔ اچھا۔ اچھا۔ اسی لئے کوئی مرد اپنے بارے میں نہ بتا رہا تھا۔ میں ابھی فون بھی بھجواتا ہوں اور میجر آرنلڈ کو بھی کال کرتا ہوں''..... ڈاکٹر نے خاصے بوکھلائے ہوئے لہجے میں کہا۔ چونکہ وہ ملٹری ہسپتال کا ڈاکٹر تھا اس لئے اسے فارٹون کے بارے میں خاصی معلومات حاصل تھیں۔

''جولین کہاں ہے۔ میں نے اس کے پاس جانا ہے''..... موگی نے کہا۔

''پہلے آپ لباس تبدیل کر لیں۔ میں لباس بھجواتا ہوں''۔ ڈاکٹر نے کہا اور پھر ڈاکٹر اور نرسیں سب اس کمرے سے باہر چلی گئیں اور موگی کمرے میں اکیلی رہ گئی۔

''یہ سب کیسے ہوا۔ کیا ہوا۔ وہ چیخنے والا آدمی کون تھا اور کیا وہ آدمی بھی یہاں ہے۔ یہ بے ہوش کر دینے والی گیس کس نے فائر کی۔ وہ آدمی تو ہٹ ہو کر کسی گہرائی میں جا گرا تھا۔ پھر یہ سب کیسے ہوا۔ کس نے کیا''..... موگی انتہائی الجھے ہوئے انداز میں

ندیم
ندیم
Uploaded By Muhammad Nadeem

Uploaded By Muhammad Nadeem

بڑبڑائے چلی جارہی تھی کہ کمرے کا دروازہ کھلا اور ایک نرس ٹرالی دھکیلتی ہوئی اندر داخل ہوئی۔ اس نے ٹرالی بیڈ کے ساتھ کھڑی کی۔ ٹرالی کی اوپر والی سطح پر ایک کارڈلیس فون رکھا ہوا تھا جبکہ نچلے خانے میں ایک بیگ رکھا ہوا تھا۔

"بیگ میں آپ کا لباس ہے میڈم اور آپ کے لئے فون بھی ٹرالی میں موجود ہے۔ جب آپ فارغ ہو جائیں تو بیڈ کے ساتھ موجود بیل دے دیں ہم حاضر ہو جائیں گی"...... نرس نے انتہائی مؤدبانہ لہجے میں کہا اور موگی کے اثبات میں سر ہلانے پر وہ مڑی اور تیز تیز قدم اٹھاتی ہوئی کمرے سے باہر چلی گئی۔ جب سے موگی نے اپنا تعارف کرایا تھا ان سب کا رویہ یکسر بدل گیا تھا۔ دروازہ بند ہونے پر موگی بیڈ سے اتر کر پہلے سیدھی دروازے کی طرف بڑھ گئی۔ اس نے دروازے کو اندر سے لاک کیا اور پھر واپس بیڈ کی طرف آ گئی۔ اس کے جسم پر ہسپتال کا مخصوص لباس تھا۔ اس نے ٹرالی کے نچلے خانے میں موجود بیگ کو اٹھا کر بیڈ پر رکھا اور اسے کھولا تو اس میں اس کا اپنا لباس کلین کرا کر اوراستری شدہ رکھا ہوا تھا۔ اس نے اپنا لباس پہنا اور بیگ کے اندر موجود اپنے جوتے نکال کر پہن لئے اور ہسپتال والا لباس اس نے بیگ میں رکھا اور بیگ کو واپس ٹرالی کے نچلے خانے میں رکھ دیا اور پھر ٹرالی کے ساتھ موجود کرسی پر بیٹھ کر اس نے ٹیلی فون کا رسیور اٹھایا تو ٹون موجود تھی اس لئے اس نے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

"یس"...... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک نسوانی آواز سنائی دی اور وہ آواز پہچان گئی جو چیف کی فون سیکرٹری کی آواز تھی۔

"ٹوئن سسٹرز کی موگی بول رہی ہوں۔ چیف سے بات کراؤ"...... موگی نے کہا۔

"یس میڈم۔ ہولڈ کریں"...... دوسری طرف سے مؤدبانہ لہجے میں کہا گیا۔

"یس۔ کرنل ماریو بول رہا ہوں"...... چند لمحوں بعد چیف کی آواز سنائی دی۔

"موگی بول رہی ہوں چیف۔ ملٹری ہسپتال سے"...... موگی نے کہا۔

"ہسپتال سے۔ کیا مطلب۔ تم ہسپتال کیسے پہنچ گئی۔ کیا ہوا ہے"...... دوسری طرف سے چونک کر اور انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا گیا تو موگی نے مختصر طور پر سارے گزشتہ واقعات دوہرا دیئے۔

"اس کا مطلب ہے کہ وہ لوگ نکل گئے ہیں اور تم ٹوئن سسٹرز ناکام رہی ہو"...... کرنل ماریو نے غصیلے لہجے میں کہا۔

"سوری چیف۔ آپ فوراً نتیجے پر چھلانگ لگا دیتے ہیں۔ وہ بے نکل گئے۔ رابرٹ کو ایک آدمی نظر آیا اور پھر اسے میزائل فائر کر کے ہٹ کیا گیا۔ البتہ وہ شاید پہلے سے ہی کوئی زود اثر گیس پھیلانے میں کامیاب ہو گیا تھا جس کی وجہ سے سب بے ہوش ہو

Uploaded By Muhammad Nadeem

Uploaded By Muhammad Nadeem

گئے۔ پھر میزائل فائرنگ کی آوازیں سن کر مارپل ٹاؤن ملٹری یونٹ کے میجر آرنلڈ نے اپنے فوجی سپاہی وہاں بھیجے۔ انہوں نے وہاں کی رپورٹ میجر آرنلڈ کو دی اور میجر آرنلڈ نے ہسپتال فون کر کے ایمبولینسز منگوائیں اور ہمیں ہسپتال پہنچایا۔ اگر وہاں پاکیشیائی ایجنٹ موجود ہوتے تو زندہ یا مردہ تو لازماً انہیں بھی مارک کر لیا جاتا یا ان کی لاشیں اٹھا لی جاتیں۔ ایک آدمی کی لاش اس لئے مارک نہ ہو سکی کہ اول تو وہ کسی گہرائی میں گرا تھا اور پھر اسے میزائل سے ہٹ کیا گیا تھا اس لئے اس کی لاش کے بھی پرخچے اڑ گئے ہوں گے اور لاش بھی کسی گہرائی میں ہو گی جہاں سے اسے مارک ہی نہ کیا جا سکا ہو گا''...... موگی نے اس بار قدرے غصیلے لہجے میں کہا۔

''تم میرے ساتھ اس لہجے میں بات نہ کیا کرو جس لہجے میں جولین سے کرتی ہو ورنہ کسی روز تمہاری کٹی پھٹی لاش کسی ویرانے میں پڑی نظر آئے گی۔ سنا تم نے کہ نہیں''...... کرنل ماریو نے شعلہ بار لہجے میں کہا۔

''سوری چیف۔ میرا مطلب وہ نہیں جو آپ نے سمجھا ہے۔ آپ برائے مہربانی میجر آرنلڈ سے کہیں کہ وہ ہمیں ہسپتال سے جانے کی اجازت بھی دیں اور ہمارے لئے کوئی جیپ بھی تیار کر دیں تاکہ ہم خود وہاں جا کر حالات کا جائزہ لے سکیں''...... موگی نے اس بار مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

''تم پوری طرح ٹھیک ہو اور جولین کی کیا پوزیشن ہے''۔ چیف

نے بھی اس بار نرم لہجے میں کہا۔

''ڈاکٹروں کے مطابق وہ زخمی ہوئی ہے لیکن اب اس کی حالت خطرے سے باہر ہے''...... موگی نے جواب دیا۔

''اوکے۔ تم اپنے صحت مند چار ساتھیوں کو بھی ساتھ لے جاؤ۔ وہاں سے پاکیشیائی ایجنٹوں کی لاشیں تلاش کرو۔ اگر لاشیں نہ ملیں تو پھر ان شواہد کو چیک کرو کہ یہ سب واقعہ کیسے پیش آیا اور وہ آدمی کون تھا جسے رابرٹ نے چیک کیا تھا اور پاکیشیائی ایجنٹ کہاں گئے ہیں''...... چیف نے تفصیل سے اسے حکم دیتے ہوئے کہا۔

''یس چیف''...... موگی نے جواب دیا۔

''میں ہسپتال کے ڈاکٹر کو کہہ دیتا ہوں۔ وہ تمہیں اور تمہارے ساتھیوں کو ہسپتال سے فارغ کر دے گا بلکہ ٹیکسی منگوا کر تمہیں دے گا تاکہ تم اپنے سیکشن ہیڈکوارٹر سے جیپ لے سکو''...... کرنل ماریو نے کہا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو موگی نے بے اختیار ایک طویل سانس لیا اور رسیور واپس کریڈل پر رکھ دیا۔ تھوڑی دیر بعد کمرے کا دروازہ کھلا اور ایک ادھیڑ عمر ڈاکٹر اور اس کے پیچھے وہ نرس اندر داخل ہوئی جو پہلے ٹرالی لے کر آئی تھی۔

''آپ کو اور آپ کے سب ساتھیوں کو ہسپتال سے فارغ کر دیا گیا ہے۔ آپ دونوں خواتین کے لئے ٹیکسی منگوا دی گئی ہے جبکہ آپ کے ساتھی ازخود ٹیکسیاں لے کر جا سکتے ہیں''...... ڈاکٹر نے انتہائی مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

ندیم

Uploaded By Muhammad Nadeem

Uploaded By Muhammad Nadeem

''تھینک یو ڈاکٹر''...... موگی نے کہا اور اٹھ کر دروازے کی طرف بڑھ گئی۔ جب وہ ڈاکٹر کے آفس پہنچی تو وہاں جولین پہلے سے موجود تھی۔ اس کے سر پر اور جسم پر پٹیاں بندھی ہوئی تھیں اور وہ خاصی نڈھال سی نظر آ رہی تھی۔

''اوہ۔ تمہیں نئی زندگی ملی ہے جولین۔ مجھے ڈاکٹر نے بتایا تھا۔ تم کہاں سے گری تھی''...... موگی نے قریب بیٹھ کر محبت بھرے انداز میں جولین کے گلے میں بازو ڈالتے ہوئے کہا۔

''میں میزائل فائرنگ سے ہی سمجھ گئی تھی کہ پاکیشیائی ایجنٹ نیچے موجود ہیں اس لئے میں تیزی سے پہاڑیوں پر بنی ہوئی سیڑھیاں اترتی ہوئی نیچے آ رہی تھی کہ اچانک میرا ذہن تاریک ہو گیا اور میں اوپر سے نیچے آ گری اور پھر میری آنکھ ہسپتال میں کھلی''...... جولین نے محبت بھرے انداز میں موگی کے بازو پر ہاتھ پھیرتے ہوئے کہا۔

''جب نیچے میں موجود تھی تو تمہیں نیچے آنے کی کیا ضرورت تھی۔ خواہ مخواہ زخمی کرا لیا خود کو''...... موگی نے کہا۔

''ارے۔ تمہارے ہونے کی وجہ سے تو یہ سب ہوا ہے۔ اگر تمہاری جگہ میں نیچے ہوتی تو کسی کی جرأت تھی کہ یوں بے ہوشی کی گیس پھیلاتا''...... جولین نے منہ بناتے ہوئے جواب دیا۔

''دیکھو۔ میں تمہارے زخمی ہونے کی وجہ سے تمہارا لحاظ کر رہی ہوں اور سنو۔ یہ تم تھی کہ صبح سے چیک پوسٹ پر دوربین آنکھوں سے لگائے بیٹھی تھی اور پاکیشیائی ایجنٹ عقب میں پہنچ بھی گئے اور تم شاید دوربین کے ذریعے رنگ برنگ پتھر گنتی رہی۔ یہ سب تمہاری وجہ سے ہوا ہے''...... موگی نے اچھل کر دور ہٹتے ہوئے خاصے غصیلے لہجے میں کہا۔

''تم سے ایک آدمی نہیں مارا جا سکا اور بنتی سپر ایجنٹ ہو۔ ہونہہ''۔ جولین نے ہنکارہ بھرتے ہوئے کہا لیکن اس سے پہلے کہ موگی کوئی جواب دیتی آفس کا دروازہ کھلا اور انچارج ڈاکٹر اندر داخل ہوا۔

''آیئے۔ آپ کے لئے ٹیکسی آ گئی ہے۔ آیئے''...... ڈاکٹر نے ان دونوں سے کہا۔

''تھینکس ڈاکٹر۔ آپ تشریف رکھیں۔ ہم ٹیکسی تک پہنچ جائیں گی''...... موگی نے کہا۔

''نہیں۔ یہ میری ڈیوٹی ہے کہ ملک و قوم کے دشمنوں سے لڑنے والوں کی خدمت کروں۔ آیئے''...... ڈاکٹر نے مسکراتے ہوئے کہا اور پھر وہ ان دونوں کو ٹیکسی تک پہنچا کر واپس چلا گیا اور تھوڑی دیر بعد وہ دونوں اپنے سیکشن ہیڈکوارٹر تک پہنچ گئیں۔ ان کے ساتھی بھی ان سے پہلے وہاں پہنچ چکے تھے۔

''تم تو ساتھ نہیں جاؤ گی۔ یہاں آرام کرو گی''...... موگی نے کہا۔

''ارے نہیں۔ میں ساتھ جاؤں گی تو کچھ رزلٹ نکلے گا ورنہ تم تو خالی ہاتھ لٹکاتی واپس آ جاؤ گی''...... جولین نے جواب دیتے

Uploaded By Muhammad Nadeem

Uploaded By Muhammad Nadeem

ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ چلو۔ خود ہی بھگتو گی۔ مجھے کیا"..... موگی نے کہا اور کمرے سے باہر نکل گئی۔

"نجانے اپنے آپ کو سمجھتی کیا ہے حالانکہ آتا جاتا کچھ بھی نہیں"..... جولین نے بڑبڑاتے ہوئے کہا اور پھر تھوڑی دیر بعد ایک مسلح آدمی اندر داخل ہوا۔

"میڈم آپ کو بلا رہی ہیں میڈم"..... آنے والے نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"تمہارا نام رابرٹ ہے اور تم نے ہی ٹرانسمیٹر پر موگی کو کسی آدمی کے بارے میں اطلاع دی تھی اور پھر پہلا میزائل بھی تم نے ہی فائر کیا تھا"..... جولین نے کرسی سے اٹھتے ہوئے کہا۔

"یس میڈم"..... رابرٹ نے جواب دیا اور پھر اس نے تفصیل سے جولین کے سوال کا جواب دیا۔

"اس کے علاوہ اور کوئی مرد یا عورت نہیں نظر آئی"..... جولین نے کمرے سے باہر نکلتے ہوئے کہا۔ رابرٹ اس کے عقب میں چل رہا تھا۔

"نہیں میڈم"..... رابرٹ نے جواب دیا۔

"اس آدمی کا قدوقامت کیا تھا"..... جولین نے پوچھا تو رابرٹ نے تفصیل سے بتا دیا۔

"قدوقامت تو عمران جیسا ہی ہے لیکن وہ اکیلا وہاں کیا کر رہا

ندیم

تھا اور پھر گیا کہاں۔ کیا واقعی اس کی لاش وہاں موجود ہو گی"۔

جولین نے خودکلامی کے انداز میں بات کرتے ہوئے کہا اور عقب میں چلنے والے رابرٹ کو شاید اس کی خودکلامی کی سمجھ ہی نہ آئی تھی اس لئے وہ خاموش رہا تھا۔ گیٹ کے قریب دو بڑی جیپیں موجود تھیں جن میں سے آگے والی جیپ کے ساتھ موگی کھڑی تھی اور دوسرے لوگوں کو ہدایات دے رہی تھی۔

"وہ میری کار اور دو جیپیں جن پر ہم سب گئے تھے۔ وہ کہاں ہیں"..... جولین نے موگی سے مخاطب ہو کر کہا۔

"مجھے کیا معلوم۔ وہاں جا کر ہی معلوم ہو گا۔ بیٹھو۔ تم نے آنے میں دیر کر دی"..... موگی نے کہا اور اچھل کر سائیڈ سیٹ پر بیٹھ گئی تاکہ جولین کو مجبوراً عقبی سیٹ پر بیٹھنا پڑے کیونکہ جیپ ڈرائیور نے چلانی تھی۔

"میں دوسری جیپ میں بیٹھوں گی"..... جولین نے منہ بناتے ہوئے کہا اور تیز تیز قدم اٹھاتی عقبی جیپ کی طرف بڑھ گئی جبکہ موگی بے اختیار مسکرا دی۔ اسے شاید خوشی اس بات کی تھی کہ جولین گو اس کی عقبی سیٹ پر نہیں بیٹھی لیکن عقبی جیپ میں ہی بیٹھی ہے۔ بہرحال رہی تو عقب میں ہے لیکن دوسرے لمحے اس کا چہرہ غصے سے سرخ ہو گیا کیونکہ جیسے ہی چوکیدار نے بڑا گیٹ کھولا تو عقبی جیپ جو شاید پہلے ہی سٹارٹ تھی بجلی کی سی تیزی سے ان کی جیپ کے قریب سے نکل کر آگے بڑھ گئی تھی جبکہ موگی کی جیپ کا ڈرائیور

ندیم
Uploaded By Muhammad Nadeem

Uploaded By Muhammad Nadeem

ابھی اسے سٹارٹ کرنے میں ہی مصروف تھا موگی نے کچھ کہنے کے لئے منہ کھولا ہی تھا کہ پھر اس نے ہونٹ سختی سے بھینچ لئے کیونکہ وہ ملازموں اور اپنے سے کم درجہ رکھنے والوں کے ساتھ سوائے مجبوری کے بات کرنا پسند نہ کرتی تھی اس لئے اکثر وہ خاموش رہتی تھی جبکہ جولین کی فطرت اس معاملے میں اس سے مختلف تھی۔ وہ سب سے نہ صرف کھل کر باتیں کرتی تھی بلکہ ان کے ساتھ گھل مل کر رہتی تھی اور شاید یہی وجہ تھی کہ سپر سیکشن میں کام کرنے والے سب لوگ موگی کی نسبت جولین کو زیادہ پسند کرتے تھے۔ گو موگی کو بھی اس کا علم تھا لیکن اس نے کبھی اس کی پرواہ نہ کی تھی۔

دونوں جیپیں ایک دوسرے کے پیچھے دوڑتی ہوئی گریبار پہاڑی علاقے کی طرف بڑھی چلی جا رہی تھیں۔ پہلے والی جیپ میں بھی دو مسلح افراد سوار تھے اور دوسری جیپ میں بھی۔ اس طرح دو ڈرائیور اور چار محافظ بھی موگی اور جولین کے ساتھ جا رہے تھے۔ تقریباً چار گھنٹوں کے مسلسل اور تیز رفتار سفر کے بعد جیپیں وہاں پہنچ گئیں۔ وہاں فوجی موجود تھے۔ جولین اور موگی جیپوں سے اتریں۔ ان کے ساتھی بھی ان کے ساتھ ہی نیچے اتر آئے تھے۔ اسی لمحے چٹان پر موجود ایک فوجی تیزی سے ان کی طرف آیا اور اس نے باقاعدہ انہیں سیلوٹ کیا۔

''میرا نام کیپٹن جیمز ہے میڈم۔ مجھے میجر آرنلڈ کی طرف سے

حکم دیا گیا تھا کہ جب تک آپ یہاں نہ آئیں ہم اپنے آدمیوں سمیت یہاں ڈیوٹی دیں تا کہ کوئی اجنبی آدمی یہاں آ کر شواہد ختم نہ کر دے۔ اب آپ تشریف لے آئی ہیں اور اب مجھے اور میرے ساتھیوں کو اجازت ہے''...... کیپٹن جیمز نے بڑے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

''ہاں۔ تم اور تمہارے ساتھی جا سکتے ہیں''...... جولین نے کہا۔

''ہماری کار اور دو جیپیں یہاں موجود تھیں''...... موگی نے کہا۔

''جی وہ سامنے بڑی چٹانوں کے پیچھے موجود ہیں۔ میرے خیال میں شروع سے ہی وہ وہاں موجود تھیں''...... کیپٹن جیمز نے جواب دیا تو موگی اور جولین دونوں نے آگے بڑھ کر ان کی موجودگی چیک کر لی تو ان کے چہروں پر اطمینان کے تاثرات ابھر آئے۔

''ٹھیک ہے۔ تم اپنے آدمیوں کو ساتھ لے کر واپس جا سکتے ہو''...... جولین نے کہا تو کیپٹن جیمز نے ایک بار پھر سیلوٹ کیا اور واپس مڑ گیا۔

''وہ کہاں گہرائی میں گرا ہے۔ پہلے اسے چیک کر لیں''۔ جولین نے کہا تو موگی نے اثبات میں سر ہلا دیا لیکن باوجود شدید کوششوں کے وہ کہیں لاش تو ایک طرف خون کے دھبے تک چیک نہ کر سکیں۔ پھر وہ دونوں اپنے دو ساتھیوں سمیت جب کریک میں داخل ہوئیں تو وہاں پر موجود نشانات دیکھ کر چونک پڑیں۔

Uploaded By Muhammad Nadeem

Uploaded By Muhammad Nadeem

''اوہ۔ یہاں تو بڑی اور مضبوط جیپ کے ٹائروں کے نشانات موجود ہیں اور یہ نشانات بتا رہے ہیں کہ انہوں نے جیپ پر اس کریک کو عبور کیا ہے۔ اوہ۔ تو یہ ہوا ہے ہمارے ساتھ۔ یہ بے حد ذہین اور تیز لوگ ہیں۔ ویری بیڈ''...... موگی نے بڑبڑاتے ہوئے کہا۔

''کیا بڑبڑ کر رہی ہو۔ سیدھی طرح بات کرو۔ یہ نشانات تو بتا رہے ہیں کہ یہاں جیپ کو انہوں نے چھپا کر رکھا ہوا تھا''۔ جولین نے کہا۔

''تم وہی احمق کی احمق ہی رہی۔ ارے۔ تمہیں نظر نہیں آ رہا کہ ٹائروں کے نشانات کریک کے اندر سے مسلسل آ رہے ہیں اور یہاں جیپ کافی دیر تک رکی رہی ہے اور پھر کریک سے باہر نکل گئی ہے۔ اس کا مطلب ہے کہ یہ لوگ براہ راست کسی سڑک یا راستے سے آنے کی بجائے بہت دور سے اس پہاڑی کے کریک میں جیپ سمیت داخل ہوئے اور یہاں آ کر رک گئے۔ یہی وجہ تھی کہ تم اور تمہارے ساتھی دوربینیں لگائے بیٹھے رہے اور وہ اس کریک سے گزر کر یہاں ہمارے عقب میں پہنچ گئے''...... موگی نے کہا۔

''اوہ۔ تو یہ وہ جیپ ہے جس کے بارے میں کاروشا چیک پوسٹ سے اطلاع ملی تھی۔ بہرحال اب انہیں تلاش کرو کہ ان کی لاشیں کہاں ہیں''...... جولین نے کہا۔

''تم واقعی احمق ہو۔ جب جیپ موجود نہیں ہے تو اس کا مطلب ہے کہ وہ جیپ میں سوار ہو کر نکل گئے۔ اب چاہے ایک زندہ رہا اور وہ باقی لاشیں اٹھا کر لے گیا ہو یا سب ہی زندہ ہوں لیکن بے ہوش ہوں''...... موگی نے کہا۔

''اوہ۔ اوہ۔ اب بات واقعی سمجھ میں آ رہی ہے۔ جس آدمی کو رابرٹ نے کریک میں داخل ہوتے دیکھا تھا وہ باہر ہماری چیکنگ کرنے آیا تھا جبکہ اس کے ساتھی اندر موجود رہے۔ وہ دیکھ بھال کر کے واپس گیا اور اس پر میزائل فائرنگ کی تو وہ ہٹ ہو گیا لیکن اس کے ساتھیوں نے باہر گیس فائر کر دی اور ہم سب بے ہوش ہو گئے تو وہ اپنے ساتھی کی لاش اٹھا کر جیپ میں نکل جانے میں کامیاب ہو گئے''...... جولین نے تفصیل سے بات کرتے ہوئے کہا۔

''چلو شکر ہے تمہاری کھوپڑی میں بھی کچھ عقل بہرحال موجود ہے۔ اب یہاں کھڑے رہ کر کیا کرنا ہے۔ وہ دارالحکومت گئے ہوں گے۔ ہمیں وہاں انہیں تلاش کرنا ہوگا''...... موگی نے کہا۔

''وہاں وہ ڈھول بجاتے پھر رہے ہوں گے کہ ہم یہاں موجود ہیں۔ آؤ ہمیں پکڑ لو۔ احمق لڑکی۔ ہمیں اس جیپ کے بارے میں تفصیلات معلوم کرنا ہوں گی۔ اس کا رجسٹریشن نمبر۔ پھر ہی اسے اتنے بڑے دارالحکومت میں تلاش کیا جا سکتا ہے''...... جولین نے تیز لہجے میں کہا۔

ندیم

Uploaded By Muhammad Nadeem

Uploaded By Muhammad Nadeem

"تو تمہارا مطلب ہے کہ وہ جیپ پر بطور نشان پاکیشیا یا کاروشا کا جھنڈا لگائے پھر رہے ہوں گے کہ یہ جیپ ہے"..... موگی نے اس سے بھی زیادہ طنزیہ لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"احمق لڑکی۔ تمہیں کچھ معلوم ہی نہیں ہے۔ کاروشا چیک پوسٹ پر ہمارا ایک مخبر موجود ہے اور وہاں سے جو جیپ یا کار گزرتی ہے اس کا رجسٹریشن نمبر اور ماڈل وغیرہ کی تفصیل کمپیوٹر میں فیڈ کر دی جاتی ہے اس لئے وہاں سے اس جیپ کا رجسٹریشن نمبر اور ماڈل معلوم کر کے آسانی سے دارالحکومت میں کسی بھی گروپ یا ٹریفک پولیس کے ذریعے اس جیپ کا پتہ لگایا جا سکتا ہے"۔ جولین نے غصیلے لہجے میں کہا اور دہانے کی طرف چل پڑی۔

"کہتی تو تم ٹھیک ہو۔ گو کبھی کبھار ہی ٹھیک کہتی ہو۔ بہرحال پھر بھی ٹھیک کہہ رہی ہو"..... موگی نے ایسے لہجے میں کہا جیسے بڑی مجبوری کے عالم میں یہ فقرہ دوہرا رہی ہو اور اس سے آگے چلتی ہوئی جولین کے چہرے پر فاتحانہ مسکراہٹ رینگنے لگی۔

کاسیا کا دارالحکومت گانٹ یورپی ممالک کے دارالحکومتوں میں سب سے زیادہ خوبصورت اور صاف ستھرا شہر تسلیم کیا جاتا تھا۔ یہاں پورے شہر میں گرد کا ایک ذرہ بھی نہ زمین پر نظر آتا تھا اور نہ ی ہوا میں۔ یہاں بارشیں زیادہ ہوتی تھیں اور خشک موسم کم ہوتا تھا۔ یہی وجہ تھی کہ یہاں کی ایک انچ زمین پر بھی گھاس یا پھول ے ہوئے نظر آتے تھے۔ چوڑی اور صاف ستھری سڑکیں تھیں اور ہر طرف انتہائی سرسبزی پھیلی ہوئی تھیں۔ یہاں کے لوگ خوبصورت بھی تھے اور خوبصورت لباس بھی پہنتے تھے۔ کاسیا چونکہ ویلفیئر یاست تھی اس لئے یہاں ان لوگوں کو جو بے روزگار ہوں یا کسی بھی وجہ سے خود کام نہ کر سکتے تھے ان کی بھرپور مدد کی جاتی تھی اور انہیں اپنے پیروں پر کھڑا کرنے کی حتی الوسع کوششیں کی جاتی تھیں۔

Uploaded By Muhammad Nadeem

Uploaded By Muhammad Nadeem

یہی وجہ تھی کہ پورے گائٹ میں کہیں کوئی گداگر یا غریب آدمی نظر نہ آتا تھا۔ ہر وقت شاداب موسم کی وجہ سے یہاں کے رہنے والوں کے مزاجوں میں بھی شادابی زیادہ واضح نظر آتی تھی۔ خاص طور پر یہاں کی خواتین نہ صرف بے حد خوبصورت سمجھی جاتی تھیں بلکہ گفتگو اور رہن سہن کے لحاظ سے بھی وہ بے حد معاملہ فہم اور خوبصورت انداز کی مالک تھیں۔ دارالحکومت کا پرائم روز کلب پورے گائٹ میں بے حد مشہور تھا۔ اس کی دس منزلہ انتہائی خوبصورت عمارت تھی۔ وہاں ایسے فنکشنز اکثر ہوتے رہتے تھے جنہیں نوجوان اور پڑھے لکھے طبقے میں سب سے زیادہ پسند کیا جاتا تھا۔ یہی وجہ تھی کہ اس کلب میں ہر وقت نوجوانوں کی تعداد واضح طور پر زیادہ نظر آتی تھی۔ ان میں بھی نوجوان اور خوبصورت لڑکیوں کی تعداد زیادہ تھی۔ نوجوانوں میں چاہے وہ لڑکے ہوں یا لڑکیاں جینز کی پینٹیں اور گرم کپڑے کی شرٹیں پہننے کا عام رواج تھا۔ یہ شرٹیں عام طور پر شوخ رنگوں اور انتہائی شوخ رنگ میں بنے ہوئے پھولوں سے مبنی ہوتی تھیں۔ اس وقت بھی پرائم روز کلب کا ہال نوجوان لڑکوں اور لڑکیوں سے تقریباً پر تھا اور وہاں ہر طرف نسوانی ہنسی اور مردانہ قہقہے گونج رہے تھے۔ ایک طرف بڑے کاؤنٹر کے پیچھے چار لڑکیاں کسٹمرز کو ڈیل کرنے اور سروس دینے میں مصروف تھیں کہ ہال کا دروازہ کھلا اور ایک ادھیڑ عمر آدمی جس نے سوٹ پہنا ہوا تھا اندر داخل ہوا اور اس نے ادھر ادھر اس طرح دیکھنا شروع کر دیا جیسے

اسے کسی خاص آدمی کی تلاش ہو۔

"یس سر۔ آپ کو کس کی تلاش ہے سر"...... ایک باوردی سپروائزر نے آگے بڑھتے ہوئے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"مجھے بتایا گیا ہے کہ یہاں ڈاکٹر رچرڈ آئے ہوئے ہیں۔ میکس لیبارٹری کے ڈاکٹر رچرڈ"...... اس آدمی نے کہا۔

"یس سر۔ آیئے۔ وہ ادھر وی آئی پی ایریا میں ہیں"۔

سپروائزر نے کہا تو اس آدمی کے پریشان سے چہرے پر قدرے اطمینان کے تاثرات ابھر آئے۔ تھوڑی دیر بعد وہ ایک لفٹ کے ذریعے نیچے تہہ خانے میں پہنچ گئے جہاں ایک گیلری کا اختتام ایک بڑے ہال میں ہوا۔ اس ہال میں جوئے کی میزیں موجود تھیں اور وہاں ایسے لوگ بیٹھے جوا کھیل رہے تھے جو اپنے لباس اور انداز سے واقعی وی آئی پی دکھائی دیتے تھے۔ البتہ وہاں جواء بڑے پیمانے پر نہیں کھیلا جاتا تھا بلکہ وہاں کھیلے جانے والے جوئے کو دیکھ کر صاف محسوس ہو جاتا تھا کہ کھیلنے والے صرف انجوائے کر رہے ہیں۔ ان کا مقصد کوئی بڑی رقم جیتنا یا ہارنا نہیں ہے۔ ہر آدمی کے سامنے اعلیٰ ترین شراب کی بوتل اور گلاس موجود تھا اور جواء کھیلنے کے ساتھ ساتھ وہ شراب کو بھی انجوائے کر رہا تھا۔ ایک میز پر ڈاکٹر رچرڈ بھی شراب پینے اور جواء کھیلنے میں مصروف تھا۔ ان کے ساتھ ہی ایک خوبصورت لڑکی بیٹھی ہوئی تھی اور وہ اس انداز میں بیٹھی تھی جیسے ڈاکٹر رچرڈ کو کمپنی دینے کے لئے بیٹھی ہوئی ہو لیکن

ندیم
ندیم
Uploaded By Muhammad Nadeem

Uploaded By Muhammad Nadeem

ڈاکٹر رچرڈ کی آنکھوں میں شدید لاتعلقی اور بیگانگی کے تاثرات نمایاں تھے۔ سپروائزر ڈاکٹر رچرڈ کے قریب جا کر جھک گیا اور اس نے آہستہ سے کچھ کہا تو ڈاکٹر رچرڈ نے چونک کر آنے والے کی طرف دیکھا۔

"یس"...... ڈاکٹر رچرڈ نے آنے والے سے کہا جبکہ سپروائزر سلام کر کے واپس مڑ گیا تھا۔

"میرا نام ڈونجے ہے جناب"...... آنے والے نے قریب جا کر آہستہ سے کہا تو ڈاکٹر رچرڈ بے اختیار چونک پڑے۔

"اوہ اچھا۔ آئیں۔ میں تو آپ کے انتظار میں ہی بیٹھا تھا"۔ ڈاکٹر رچرڈ نے ہاتھ میں موجود پتے میز پر پھینک کر لڑکی کو ہٹایا اور اٹھ کھڑے ہوئے۔

ندیم

"یس سر۔ آیئے"...... ڈونجے نے کہا اور مڑ کر اس طرف کو بڑھ گیا جہاں سے سپروائزر اسے ساتھ لے آیا تھا۔

"ادھر سپیشل روم ہیں جناب"...... ڈونجے نے ایک بند راہداری کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا۔ اس راہداری میں سپیشل رومز بنائے گئے تھے جن کے بارے میں دعویٰ کیا جاتا تھا کہ ان سپیشل رومز میں ہونے والی بات چیت کسی بھی صورت باہر سے نہ سنی جا سکتی تھی اور نہ ہی ٹیپ ہو سکتی تھی اور اسی طرح اندر کی کوئی فلم یا تصویر بھی نہیں بنائی جا سکتی تھی۔ یہی وجہ تھی کہ انتہائی اہم اور خفیہ گفتگو کے لئے سپیشل رومز بھاری معاوضے پر بک کرائے جاتے

تھے۔ راہداری کے باہر دو مسلح افراد موجود تھے۔ ڈونجے نے جیب سے ایک کارڈ نکال کر ان میں سے ایک دربان کی طرف بڑھا دیا۔

"ڈونجے اور ڈاکٹر رچرڈ"...... ڈونجے نے کہا۔

"یس سر"...... دربان نے کارڈ اور پھر ڈونجے اور ڈاکٹر رچرڈ کو دیکھتے ہوئے مؤدبانہ لہجے میں کہا اور کارڈ کو جیب میں ڈال کر ایک طرف ہٹ گیا جبکہ دوسرے دربان نے اپنی جیب سے ایک لمبی سی چابی نکالی اور راہداری کے بند پھاٹک کے کی ہول میں ڈال کر اسے گھمایا تو ہلکی سی کٹک کی آواز سے پھاٹک کھل گیا۔

"واپسی پر آپ دوسری طرف سے جائیں گے"...... دربان نے کہا۔

ندیم

"یس۔ مجھے معلوم ہے"...... ڈونجے نے جواب دیا اور پھر وہ ڈاکٹر رچرڈ کو ساتھ لے کر راہداری میں داخل ہو گیا۔ راہداری کے دونوں اطراف میں دروازے تھے جن کی دونوں اطراف کی تعداد ملا کر دس تھی جن میں سے چار دروازوں کے اوپر سرخ رنگ کے بلب جل رہے تھے۔ اس کا مطلب تھا کہ یہ کمرے مصروف ہیں۔ سات نمبر کمرے کے دروازے کے سامنے رک کر ڈونجے نے جیب سے ایک چھوٹی سی چابی نکالی جس کے ساتھ ٹوکن تھا۔ اس چابی کی مدد سے اس نے دروازہ کھول دیا۔ یہ ایک چھوٹا سا کمرہ تھا جس میں ایک گول میز کے گرد چار کرسیاں موجود تھیں۔ ایک طرف ریک تھا جس میں شراب کی بوتلیں موجود تھیں۔

Uploaded By Muhammad Nadeem

Uploaded By Muhammad Nadeem

"تشریف رکھیں ڈاکٹر صاحب۔ آپ نے چونکہ اسے ٹاپ سیکرٹ رکھنے کے لئے کہا تھا اس لئے باس نے یہ خصوصی انتظامات کئے ہیں"...... ڈونجے نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"یہ ضروری تھا کیونکہ اگر اس کے بارے میں اطلاع حکومت تک پہنچ گئی تو پھر میں باقی عمر کسی لیبارٹری کی بجائے کسی جیل میں ہی گزاروں گا"...... ڈاکٹر رچرڈ نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"یس سر۔ آپ کون سی شراب پینا پسند کریں گے"...... ڈونجے نے مسکراتے ہوئے کہا تو ڈاکٹر رچرڈ نے ایک قیمتی شراب کا نام بتا دیا۔ ڈونجے نے ریک سے ایک بوتل اٹھا کر سب سے نچلے خانے میں سے ایک گلاس اٹھا کر میز پر رکھا اور بوتل کھولنے لگا۔

"کیا آپ نہیں پئیں گے"...... ڈاکٹر رچرڈ نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"نہیں جناب۔ میں صرف رات کو فارغ ہو کر پیتا ہوں۔ دن کو نہیں"...... ڈونجے نے مؤدبانہ لہجے میں جواب دیا۔ شراب سے آدھا گلاس بھر کر اس نے گلاس ڈاکٹر رچرڈ کے سامنے رکھ دیا اور پھر مڑ کر اس نے دروازے کے ساتھ موجود سوئچ بورڈ پر موجود سرخ رنگ کا بٹن پریس کر دیا اور پھر واپس آ کر ایک کرسی پر بیٹھ گیا۔

"پہلے تو آپ یہ بتائیں کہ آپ نے اچانک ایمرجنسی کال کیوں کی ہے"...... ڈونجے نے کہا۔

"اس لئے کہ ہماری لیبارٹری میں تین ماہ کے لئے ریڈ الرٹ

کیا جا رہا ہے اور تین ماہ تک ہمارا اور آپ کا رابطہ قطعی طور پر نہیں ہو سکتا تھا"...... ڈاکٹر رچرڈ نے شراب سپ کرتے ہوئے کہا۔

"کیوں۔ آپ کی لیبارٹری تو شاید دنیا میں سب سے محفوظ اور خفیہ لیبارٹری ہے"...... ڈونجے نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"پاکیشیا سے ہمارے سپر ایجنٹوں نے ایک میزائل گن کا فارمولا حاصل کیا ہے اور یہ فارمولا ہماری لیبارٹری میں بھجوایا گیا ہے۔ گو سوائے پرائم منسٹر اور پریذیڈنٹ صاحبان کے اور کسی کو اس بارے میں معلوم نہیں ہے اور اگر معلوم ہو بھی سکی تو کسی کا ہماری لیبارٹری تک پہنچنا تو ایک طرف اسے ٹریس بھی نہیں کیا جا سکتا لیکن حکومت کو چونکہ خدشات ہیں اس لئے پرائم منسٹر صاحب نے ہمارے انچارج ڈاکٹر شیفر کو ریڈ الرٹ کرنے کا حکم دیا ہے"...... ڈاکٹر رچرڈ نے شراب سپ کرتے ہوئے کہا۔

"پھر آپ کا اب کیا پروگرام ہے"...... ڈونجے نے کہا۔

"اسی لئے تو میں نے کال کی تھی اور یہاں موجود ہوں کہ اب آپ کو سٹار فارمولے کی بلیو بک تین ماہ بعد ہی مل سکے گی۔ آئندہ ماہ کا وعدہ پورا نہیں کیا جا سکتا"...... ڈاکٹر رچرڈ نے کہا۔

"جناب۔ ہم نے تو اپنی حکومت کو باقاعدہ اگلے ماہ کی تاریخ دی ہوئی ہے اور آپ کو سٹار فارمولے کی بلیو بک کے معاوضے کی نصف رقم بھی دی جا چکی ہے اس طرح تو ہم پر بھی شبہ کیا جا سکتا ہے کہ ہم اپنی حکومت کو دھوکہ دے رہے ہیں"...... ڈونجے نے

Uploaded By Muhammad Nadeem
ندیم
ندیم

قدرے سخت لہجے میں کہا۔

"مسٹر ڈوبنجے۔ آپ سے میری پہلی ملاقات ہو رہی ہے اس لئے آپ نے میرے سامنے اتنی طویل تقریر بھی کر دی ہے جسے میں نے اس لئے برداشت کیا ہے کہ آپ میرے مقام سے واقف نہیں ہیں۔ آپ اپنے چیف سے میری بات کرائیں۔ آپ کو بھی معلوم ہو جائے گا کہ آپ کی حکومت کے لئے سٹار فارمولا کتنی اہمیت رکھتا ہے اور آپ کا چیف ہمارے بارے میں کیا سوچتا ہے۔ جہاں تک نصف رقم کی بات ہے تو آپ چاہیں تو آپ کی رقم واپس کر کے معاہدہ ختم کیا جا سکتا ہے"...... ڈاکٹر رچرڈ نے سرد اور انتہائی سخت لہجے میں کہا۔

"آئی ایم سوری ڈاکٹر رچرڈ۔ میرا مطلب آپ کی توہین نہ تھا۔ میں آپ کی بات چیف سے کرا دیتا ہوں"...... ڈوبنجے نے کہا اور پھر جیب سے ایک سرخ رنگ کا چھوٹا سا کارڈلیس فون نکال کر اس نے اسے آن کیا اور پھر اس کے بٹن پریس کرنا شروع کر دیئے۔ آخر میں اس نے لاؤڈر کا بٹن بھی پریس کیا اور پھر اسے درمیانی میز پر رکھ دیا۔ دوسری طرف گھنٹی بجنے کی آواز سنائی دیتی رہی۔ پھر کلک کی آواز کے ساتھ ہی ایک بھاری مردانہ آواز سنائی دی۔

"یس۔ چیف بول رہا ہوں"...... بھاری آواز میں کہا گیا۔

"ڈوبنجے بول رہا ہوں چیف۔ ڈاکٹر رچرڈ آپ سے بات کرنے کے خواہش مند ہیں"...... ڈوبنجے نے کہا۔

"یس ڈاکٹر رچرڈ۔ کوئی خاص بات۔ آپ نے اچانک کال کیوں کی"...... چیف نے کہا تو ڈاکٹر رچرڈ نے وہی پاکیشیائی ایجنٹوں کے خدشے کے پیش نظر لیبارٹری میں تین ماہ تک ریڈ الرٹ کئے جانے کی تفصیل بتا دی۔

"اس طرح تو معاملات لیٹ ہو جائیں گے اور ہماری حکومت سٹار فارمولے کے لئے ایک ایک لمحہ گن گن کر گزار رہی ہے۔ سٹار فارمولا حکومت کے لئے موت و زندگی کا معاملہ بن چکا ہے"۔ چیف نے کہا۔

"اب ان حالات میں آپ بتائیں کہ میں کیا کر سکتا ہوں"...... ڈاکٹر رچرڈ نے کہا۔

"آپ جہاں تک سٹار فارمولے پر کام کر چکے ہیں اتنا ہی ہمیں دے دیں تاکہ ہمارے ملک کے سائنس دان اس پر ابتدائی کام شروع کر دیں۔ ابتدائی کام میں تین ماہ گزر جائیں گے۔ اس کے بعد باقی فارمولا آپ ہمیں بھجوا دیں گے جو ہم جلد تیار کر لیں گے۔ ہم خیر سگالی کے طور پر آپ کو فارمولے کی پوری قیمت ادا کرنے کے لئے تیار ہیں"...... چیف نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ آپ کی یہ تجویز بہترین ہے۔ لیکن اس کے لئے کسی کو میرے ساتھ جانا پڑے گا کیونکہ میں وہاں جانے کے بعد وہاں سے کسی صورت واپس دارالحکومت نہیں آ سکتا کیونکہ پرائم منسٹر صاحب کے حکم پر ہم نے فوری طور پر ریڈ الرٹ نافذ کر دینا ہے۔

Uploaded By Muhammad Nadeem
ندیم
ندیم
Uploaded By Muhammad Nadeem

Uploaded By Muhammad Nadeem

میں نے چونکہ دارالحکومت سے خصوصی سپلائی لی تھی تاکہ تین ماہ تک محدود رہنے کی وجہ سے ہمیں کسی آئیٹم کی کمی محسوس نہ ہو اور اس سے فائدہ اٹھاتے ہوئے میں نے آپ کو فون کیا تھا"۔ ڈاکٹر رچرڈ نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ ڈونجے آپ کے ساتھ جائے گا۔ آپ اس پر مکمل اعتماد کر سکتے ہیں"..... چیف نے کہا۔

"اوکے۔ لیکن کیا آپ مزید کچھ رقم پیشگی نہیں دے سکتے تاکہ میں اپنے ساتھی سائنس دان جس کی سرپرستی میں سٹار فارمولے پر کام ہو رہا ہے کو مطمئن کر سکوں"..... ڈاکٹر رچرڈ نے کہا۔

"ہاں۔ کیوں نہیں۔ ہمیں آپ پر مکمل اعتماد ہے۔ ڈونجے"۔ چیف نے آخر میں ڈونجے کو مخاطب کرتے ہوئے کہا۔

"یس چیف"..... ڈونجے نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"دس ملین ڈالرز کا گارنٹڈ چیک ابھی ڈاکٹر رچرڈ کو دے دو اور رسید لے لو"..... چیف نے کہا۔

"یس چیف"..... ڈونجے نے کہا اور جیب سے ایک چیک بک نکال کر اس نے جیب سے بال پوائنٹ نکالا اور میز پر چیک بک رکھ کر ایک چیک پر کرنا شروع کر دیا۔ پھر اس نے چیک بک ڈاکٹر رچرڈ کی طرف بڑھا دی۔

"اس رسید پر دستخط کر دیجئے"..... ڈونجے نے کہا اور بال پوائنٹ ڈاکٹر رچرڈ کی طرف بڑھا دیا۔ ڈاکٹر رچرڈ نے بال پوائنٹ

لے کر رسید پر دستخط کر دیئے تو ڈونجے نے چیک پر دستخط کئے اور اسے چیک بک سے علیحدہ کر کے اس نے بڑے مؤدبانہ انداز میں چیک ڈاکٹر رچرڈ کی طرف بڑھا دیا۔

"تھینک یو"..... ڈاکٹر رچرڈ نے مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

"آپ ڈونجے کو ساتھ لے جائیں اور سٹار فارمولے کی بلیو بک جہاں تک کام ہو سکا ہے اسے دے دیں۔ وہ مجھ تک پہنچ جائے گی۔ گڈ بائی"..... چیف نے کہا اور اس کے ساتھ ہی فون آف ہو گیا تو ڈونجے نے ہاتھ بڑھا کر فون اٹھایا اور اسے آف کر کے واپس جیب میں رکھ لیا۔

"آپ آئیں میرے ساتھ"..... ڈاکٹر رچرڈ نے اٹھتے ہوئے کہا۔

"یس سر"..... ڈونجے نے کہا اور مڑ کر دروازے کے ساتھ موجود سوئچ بورڈ پر سرخ رنگ کا بٹن آف کر دیا اور پھر اس نے دروازے کا لاک کھولا اور ایک طرف ہٹ گیا۔ ڈاکٹر رچرڈ جو کرسی سے اٹھ کھڑے ہوئے تھے سپیشل روم سے باہر آ گئے۔

"اب باہر کون سے راستے سے جانا ہو گا"..... ڈاکٹر رچرڈ نے ادھر ادھر دیکھتے ہوئے کہا۔

"آیئے"..... ڈونجے نے کہا اور عقبی طرف کو چل پڑا۔ ڈاکٹر رچرڈ اس کے پیچھے تھا۔

"ہم نے پارکنگ میں جانا ہے۔ میری کار اور ڈرائیور وہیں

Uploaded By Muhammad Nadeem

ہے''...... ڈاکٹر رچرڈ نے کہا۔

''یس سر۔ میری کار بھی وہیں ہے لیکن سر ہم نے لیبارٹری کے لئے کہاں جانا ہے''...... ڈونجے نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

''بیکس''...... ڈاکٹر رچرڈ نے مختصر سا جواب دیا تو ڈونجے نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

''عمران صاحب۔ ہم آپ کے ساتھ جائیں گے۔ اب ایسا نہیں ہو گا کہ آپ ہمیں چھوڑ کر خود اکیلے کام کرتے رہیں''...... صفدر نے کہا۔ وہ سب اس وقت کاسبا کے دارالحکومت گائٹ کی کالونج کالونی کی کوٹھی نمبر بارہ اے میں موجود تھے۔ یہ کوٹھی پرائم روز کلب کی میڈم روز میری نے فون پر اسے بتائی تھی۔ یہاں اس کا ملازم رونالڈ موجود تھا۔ عمران اپنے ساتھیوں سمیت گریٹاس پہاڑی علاقے سے اپنے بے ہوش ساتھیوں کو جیپ میں لاد کر گائٹ کی طرف روانہ ہوا تھا اور پھر راستے میں اسے خیال آیا تھا کہ جیپ میں میڈیکل باکس موجود ہے جس میں پانی کی بوتلیں موجود تھیں۔ چنانچہ اس نے جیپ روک کر پہلے صفدر کے حلق میں پانی ڈال کر اسے ہوش دلایا اور پھر صالحہ کے حلق میں پانی ڈال کر اسے بھی ہوش دلایا اور پھر صالحہ نے جولیا کو ہوش دلایا جبکہ صفدر نے کیپٹن

Uploaded By Muhammad Nadeem
ندیم
ندیم

Uploaded By Muhammad Nadeem

Uploaded By Muhammad Nadeem

شکیل اور تنویر کو ہوش دلایا اور پھر انہیں ساری تفصیل بتا دی۔ اس دوران عمران جیپ ڈرائیو کرتا رہا اور پھر وہ گائٹ پہنچ گئے۔

شہر میں داخل ہوتے ہی عمران نے ایک ریسٹوران کے پاس جیپ روک کر وہاں سے گائٹ کا تفصیلی نقشہ خریدا اور پھر اس سے اپنی پوزیشن کے ساتھ ساتھ کالوج کالونی کی پوزیشن بھی چیک کی اور پھر درمیانی راستہ اختیار کر کے عمران کسی سے پوچھے بغیر جیپ وہاں لے جانے میں کامیاب ہو گیا۔ یورپ اور ایکریمیا میں چھوٹے بڑے شہر کے انتہائی تفصیلی نقشے ہر جگہ ملتے تھے جس سے سیاحوں کو بے حد سہولت میسر رہتی تھی۔ کوٹھی میں ایک کار بھی موجود تھی۔ اس کے بعد عمران اٹھ کر باہر آنے لگا تو صفدر نے اس سے مخاطب ہو کر کہا کہ اب وہ بھی سب اس کے ساتھ جائیں گے اور اکیلے عمران کو نہیں جانے دیں گے۔

''ارے۔ تم از خود کیوں جلتی ہوئی آگ میں کودتے ہو۔ یہ کام مجھ کرائے کے سپاہی کو کرنے دو''..... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''نہیں عمران صاحب۔ ہم فارغ بیٹھ کر بے حد بور ہوتے ہیں۔ نہ ہم باہر جا سکتے ہیں اور نہ ہی فارغ بیٹھ سکتے ہیں اس لئے ہم سب آپ کے ساتھ جائیں گے چاہے آپ کہیں بھی جائیں''۔ صفدر نے فیصلہ کن لہجے میں کہا۔

''اب تک گریٹا اس میں لوگوں کو ہوش آ چکا ہو گا۔ وہاں ٹوئن

سسٹرز بھی موجود ہوں گی۔ وہ حالات ہی ایسے بن گئے تھے کہ تمہاری جانیں بچانے کے لئے مجھے فوری وہاں سے نکلنا پڑا۔ اب وہ یقیناً اس جیپ کی تلاش میں ہوں گے اس لئے میں نے جیپ کو استعمال نہ کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ ہم کاریں استعمال کریں گے۔ اس کے ساتھ ساتھ یقیناً ٹوئن سسٹرز تک ہماری تعداد اور تفصیل بھی پہنچ گئی ہو گی اس لئے ہم اگر اکٹھے گائٹ میں گھومتے رہے تو کسی بھی لمحے چیک ہو سکتے ہیں''..... عمران وضاحت کرتے ہوئے کہا۔

''انہوں نے تو ہمیں دیکھا ہی نہیں۔ پھر انہیں کیسے ہماری تعداد اور تفصیل کا علم ہو گا اور جیپ بھی ان کے سامنے نہیں آئی''۔ صفدر نے کہا۔

''تم پر اصل میں خیالی بوریت سوار ہے اس لئے تمہارا دماغ کام نہیں کر رہا ورنہ تم تینوں مجھ سے کہیں بڑے ایجنٹ ہو۔ تم سپر ایجنٹ ہو۔ کیپٹن شکیل پاور ایجنٹ اور تنویر ڈیشنگ ایجنٹ ہے۔ کاروشا کی چیک پوسٹ کے قریب ہم کیپٹن سے ملے تو اس نے بتایا تھا کہ کاسا چیک پوسٹ پر ان کا مخبر موجود ہے جو انہیں اطلاعات دیتا رہتا ہے تو میں نے اسے کہا تھا کہ اگر وہاں تمہارا مخبر موجود ہے تو پھر یہاں ان کا مخبر بھی ہو سکتا ہے اور واقعی ایسا ہوتا ہے اس لئے لامحالہ ہماری جیپ، ہماری تعداد اور پوزیشن کے بارے میں ٹوئن سسٹرز کو مخبر کی طرف سے اطلاع مل گئی ہو گی۔ پھر کریک میں جیپ کے ٹائروں کے نشانات بھی اس جیپ کی خصوصی طاقت کے

ندیم

Uploaded By Muhammad Nadeem

Uploaded By Muhammad Nadeem

بارے میں سب کچھ بتا دیتے ہیں اور اس ساخت کی جیپیں شاید چند ہی ہوں''..... عمران نے تفصیل سے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''تم صفدر، کیپٹن شکیل اور تنویر کو ساتھ لے جاؤ۔ میں اور صالحہ یہیں رہیں گی۔ یہی زیادہ بور ہوتے ہیں اور خاص طور پر تنویر مسلسل جلی کٹی سناتا رہتا ہے''..... جولیا نے کہا تو سب بے اختیار مسکرا دیئے۔

''کہا تو یہی جاتا ہے کہ لیڈیز کو گھر سے باہر جانے کا مردوں کی نسبت زیادہ شوق ہوتا ہے۔ کوئی ذرا سی بات ہو تو فوراً ہوٹل میں ڈنر کرنے کا واویلا کرنا شروع کر دیتی ہیں اور تم یہاں اکیلی رہنا چاہتی ہو''..... عمران نے کہا۔

''ہم دونوں عورتوں کی وہ مخصوص باتیں کریں گی جو تمہاری موجودگی میں نہیں کی جا سکتیں''..... صالحہ نے مسکراتے ہوئے کہا تو جولیا بے اختیار ہنس پڑی۔

''تو پھر تنویر کو بھی اپنے ساتھ رکھ لو۔ نام کی حد تو یہ بھی خاتون ہے''..... عمران نے کہا تو سب بے اختیار ہنس پڑے۔

''تمہیں میں نے کتنی بار کہا ہے کہ میرے بارے میں کوئی کمنٹ نہ کیا کرو ورنہ واقعی کسی روز میرے ہاتھوں مارے جاؤ گے''..... تنویر نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

''تمہارے اندر ذرا سی بھی حس لطیف نہیں ہے تنویر۔ عمران صاحب مذاق کر رہے ہیں اور تم سنجیدہ ہو رہے ہو''..... صفدر نے

ندیم

کہا۔

''مجھے ایسی کوئی حس نہیں چاہئے۔ لطیف ہو یا کثیف۔ بس میرے بارے میں کوئی کمنٹ نہ کیا جائے''..... تنویر نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

''اب مجھے جانے بھی دو گے یا ہم نے یہ ساری جدوجہد یہاں اکٹھے ہو کر گفتگو کے لئے کی ہے''..... عمران نے کہا۔

''آپ کہاں جا رہے ہیں''..... صفدر نے کہا۔

''فی الحال تو میرا ارادہ اولڈ گرل سے ملنے کا ہے کیونکہ جس انداز میں وہ مجھ سے فون پر باتیں کر رہی تھی اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ اس کا گائیڈ میں خاصا اثر ہے اس لئے ہو سکتا ہے کہ اسے اس لیبارٹری کے بارے میں علم ہو یا وہ اس معاملے میں کوئی کامیاب ٹپ بتا سکے''..... عمران نے کہا۔

''یہ باتیں فون پر بھی تو ہو سکتی ہیں عمران صاحب''..... کیپٹن شکیل نے کہا۔

''نہیں۔ فون پر طویل گفتگو نہیں ہو سکتی''..... عمران نے کہا تو جولیا بے اختیار چونک پڑی۔

''جسے تم اولڈ گرل کہہ رہے ہو اس کی عمر کیا ہے''..... جولیا نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

''جب میری اس سے ملاقات ہوئی تھی تب وہ بھرپور جوان تھی لیکن اس نے شادی میرے انکل سوبرز سے کی تھی جو خاصے

ندیم

Uploaded By Muhammad Nadeem

Uploaded By Muhammad Nadeem

بوڑھے تھے اور مجھے یقین تھا کہ روز میری نے انکل سوبرز کی جائیداد پر قبضہ کرنے کے لئے ان سے شادی کی ہے''۔۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''تو پھر تم اسے اولڈ گرل کیوں کہتے ہو''۔۔۔۔ جولیا نے کہا۔

''اس لئے کہ وہ میری آنٹی بن گئی تھی''۔۔۔۔ عمران نے جواب دیا۔

''چلیں عمران صاحب۔ ہمیں کام کرنا ہے''۔۔۔۔ صفدر نے مداخلت کرتے ہوئے کہا کیونکہ وہ عمران کا موڈ دیکھ رہا تھا کہ اس نے جولیا کو چڑانے کے لئے ایسی باتیں کر دی ہیں۔

''ہاں چلو''۔۔۔۔ عمران نے کہا اور پھر تھوڑی دیر بعد وہ چاروں کار میں سوار ہو کر پرائم روز کلب کی طرف بڑھے چلے جا رہے تھے۔ ڈرائیونگ سیٹ پر عمران، سائیڈ سیٹ پر صفدر اور عقبی سیٹ پر کیپٹن شکیل اور تنویر بیٹھے تھے اور وہ سب یورپی میک اپ میں تھے۔ جب وہ کاسابا میں داخل ہوئے تھے اس وقت بھی وہ تھے تو یورپی میک اپ میں لیکن اب انہوں نے میک اپ تبدیل کر لیا تھا کیونکہ یہاں غیر ملکی فوراً نظروں میں آ جاتے تھے۔ یہاں تقریباً ہر ملک کے سیاح آتے جاتے رہتے تھے لیکن ان میں بھی زیادہ تر ایکریمین یا جاپانی افراد ہوتے تھے۔ عمران چونکہ گائٹ کا نقشہ اچھی طرح دیکھ چکا تھا اس لئے وہ اطمینان سے کار چلاتا ہوا آگے بڑھا چلا جا رہا تھا۔

ندیم

''عمران صاحب۔ کیا آپ کی اولڈ گرل کلب میں موجود ہو گی نہیں''۔۔۔۔ صفدر نے کہا تو عمران اس کی بات سن کر بے اختیار ہنس پڑا۔

''جولیا کے سامنے تم نے یہ فقرہ نہیں کہا ورنہ اب تک تم دوسری دنیا میں پہنچ چکے ہوتے۔ وہ میری اولڈ گرل کیسے ہو گئی''۔۔۔۔ عمران نے کہا تو اس بار صفدر بھی بے اختیار ہنس پڑا۔

''میں نے تو روانی میں بات کر دی ہے۔ بہرحال آپ اسے فون کر لیتے تو بہتر تھا''۔۔۔۔ صفدر نے کہا۔

''اس کی ضرورت نہیں ہے۔ ایسے لوگ کلبوں میں ہی زیادہ وقت گزارتے ہیں اور اگر نہ ہو گی تو پھر ہم وہاں پہنچ جائیں گے جہاں وہ موجود ہو گی''۔۔۔۔ عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا تو صفدر نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

''عمران صاحب۔ ٹوئن سسٹرز کی شہرت اور تذکرہ تو بہت سنا ہے لیکن ابھی تک ان سے ملاقات نہیں ہوئی۔ سنا ہے کہ وہ بالکل اسی طرح آپس میں لڑتی جھگڑتی رہتی ہیں جس طرح آپ ہر وقت مذاق کرتے رہتے ہیں''۔۔۔۔ کیپٹن شکیل نے کہا۔

''ویسے ایک دوسرے کے ساتھ مستقل رہنا اور ہر وقت لڑتے رہنا بڑی عجیب سی بات ہے''۔۔۔۔ صفدر نے کہا۔

''اس میں عجیب سی بات کیا ہے۔ تنویر میرے ساتھ رہتا بھی ہے اور مجھ سے لڑتا بھی رہتا ہے''۔۔۔۔ عمران نے جواب دیا تو سب

ندیم
Uploaded By Muhammad Nadeem

Uploaded By Muhammad Nadeem

بے اختیار ہنس پڑے۔

"میں تو تم سے لڑتا نہیں ہوں ورنہ اب تک تم لاکھوں بار مارے جا چکے ہوتے"...... تنویر نے کہا۔

"واہ۔ آج سمجھ میں آیا کہ ایک شاعر نے اپنے محبوب سے مخاطب ہو کر کیوں کہا تھا کہ بار بار قتل کیوں کرتے ہو۔ پہلے تو یہ بات سمجھ میں نہیں آئی تھی کہ ایک بار قتل کرنے کے بعد دوبارہ وہی آدمی کیسے قتل ہو سکتا ہے"...... عمران نے کہا اور کار قہقہوں سے گونج اٹھی اور اس بار تنویر بھی ہنس پڑا۔

"کیپٹن شکیل اور تنویر کو اگر ٹوئن فرینڈز قرار دے دیا جائے تو بات بن سکتی ہے"...... صفدر نے کہا تو سب ایک بار پھر ہنس پڑے۔

"یہی ڈبل ایس والی یعنی ٹوئن فرینڈز بمقابلہ ٹوئن سسٹرز"۔ عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"آپ تو مقابلہ اس طرح کہہ رہے ہیں جیسے ریسلنگ کے مقابلوں میں اعلان کیا جا سکتا ہے"...... کیپٹن شکیل نے کہا تو سب ایک بار پھر ہنس پڑے۔ تھوڑی دیر بعد وہ پرائم روز کلب کی خوبصورت دس منزلہ عمارت کے کمپاؤنڈ میں داخل ہوئے اور عمران نے کار سائیڈ پر موجود وسیع پارکنگ کی طرف موڑ دی۔ کلب کا ماحول خاصا امیرانہ دکھائی دیتا تھا۔ وہاں موجود اور آنے جانے والے افراد سب اعلیٰ طبقے کے افراد دکھائی دیتے تھے۔ کار پارکنگ

ندیم

میں روک کر پھر کارڈ لے کر عمران اپنے ساتھیوں سمیت جب ہال میں داخل ہوا تو ہال تقریباً بھرا ہوا تھا اور بہت کم میزیں خالی تھیں۔ عمران اور اس کے ساتھی ابھی دروازے سے تھوڑا آگے رک کر ہال کا جائزہ لے رہے تھے کہ ایک سپروائزر تیزی سے ان کی طرف بڑھا۔

"آپ کھانا کھانا چاہتے ہیں تو اس کے لئے ہال علیحدہ ہے جناب"...... سپروائزر نے کہا۔ چونکہ لنچ کا وقت تھا اس لئے اس نے یہی سمجھا ہو گا کہ یہ چار افراد مل کر کھانا کھانے آئے ہوں گے کیونکہ یورپ میں اس کا عام رواج تھا۔

"اور اگر ہم ڈانس کرنے اور میوزک سننے آئے ہوں تو"...... عمران نے کہا۔

"سر۔ اس کا بھی خصوصی انتظام ہے۔ آیئے"...... سپروائزر نے مڑتے ہوئے کہا۔

"گڈ۔ اس کا مطلب ہے کہ میڈم روز میری نے بہت اچھے انتظامات کر رکھے ہیں"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو سپروائزر چونک پڑا۔

"آپ نے چیئر پرسن صاحبہ کا نام لیا ہے۔ کیا اس کا کوئی خاص مقصد ہے"...... سپروائزر نے قدرے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"ہاں۔ ہمارا مقصد یہ ہے کہ ہم یہاں نہ کھانا کھانے آئے ہیں نہ ہی ڈانس کرنے اور میوزک سننے بلکہ چیئر پرسن میڈم روز میری

ندیم
Uploaded By Muhammad Nadeem

Uploaded By Muhammad Nadeem

سے ملنے آئے ہیں''..... عمران نے بھی یکلخت سنجیدہ ہوتے ہوئے کہا۔ شاید وہ سپروائزر کے سنجیدہ ہونے پر سمجھ گیا تھا کہ یہاں میڈم روز میری کے بارے میں بہت کم بات ہوتی ہے۔

''آپ کی ملاقات طے ہے ان سے''..... سپروائزر نے خاصے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''نہیں۔ لیکن وہ پرنس کو انکار نہیں کر سکتیں۔ تم صرف یہ بتاؤ کہ ان سے کاؤنٹر پر بات ہو سکتی ہے یا براہ راست ان کے پاس جانا ہوگا''..... عمران نے کہا۔

''میرے ساتھ آئیں۔ میں معلوم کراتا ہوں''..... سپروائزر نے کہا اور پھر وہ عمران اور اس کے ساتھیوں کو ساتھ لے کر ایک سائیڈ پر بنے ہوئے وسیع و عریض کاؤنٹر پر آ گیا جہاں ایک مرد اور دو عورتیں موجود تھیں جو سب اپنے اپنے مخصوص کاموں میں مصروف تھیں۔

''مسٹر روکی''..... سپروائزر نے کاؤنٹر کے پیچھے موجود اس مرد سے مخاطب ہو کر کہا۔ لہجہ مودبانہ تھا۔

''یس مسٹر سپروائزر''..... روکی نے مسکراتے ہوئے کہا۔ سپروائزر کے سینے پر باقاعدہ سپروائزر کا بیج لگا ہوا تھا۔

''یہ پرنس اور ان کے ساتھی ہیں اور چیئرپرسن صاحبہ سے ملاقات چاہتے ہیں۔ میں نے ان سے پوچھا تھا کہ ملاقات پہلے سے طے ہے یا نہیں تو انہوں نے کہا کہ طے تو نہیں لیکن چیئرپرسن صاحبہ

ملاقات سے انکار نہیں کر سکتیں اور انہوں نے چیئرپرسن صاحبہ کا نام بھی لیا تھا''..... سپروائزر نے اس طرح بیان دینا شروع کر دیا جیسے عدالت میں جج کے سامنے بیان دے رہا ہو۔

''سوری پرنس۔ چیئرپرسن تو کنگ سے ملاقات نہیں کرتیں۔ پرنس تو پھر پرنس ہوتا ہے''..... روکی نے منہ بنا کر جواب دیتے ہوئے کہا۔

''اپنا لہجہ درست کرو مسٹر ورنہ میں دانت باہر نکال دوں گا۔ سمجھے''..... تنویر نے بھوکے بھیڑیئے کی طرح غراتے ہوئے کہا تو نہ صرف روکی بلکہ اردگرد موجود باقی افراد بھی یکلخت چونک کر اس طرف متوجہ ہو گئے۔

''سوری سر۔ سوری سر۔ مجھ سے بات کریں سر۔ ادھر مجھ سے۔ میں چیف سپروائزر ہوں جیفرے''..... یکلخت ایک ادھیڑ عمر آدمی جس نے یونیفارم کی بجائے سوٹ پہن رکھا تھا تیزی سے چلتا ہوا ان کے قریب آ گیا۔ اس کے کوٹ کے کالر پر چیف سپروائزر کا بیج موجود تھا۔

''پہلے مسٹر روکی کے زندہ بچ جانے پر اسے مبارکباد دو۔ کیونکہ میرے ساتھی نے صرف میڈم روز میری کا لحاظ کیا ہے ورنہ وہ ایسے لہجے والوں کو ایک لمحے میں زمین کے نیچے پہنچا دیتا ہے اور دوسری بات یہ کہ جب تمہاری چیئرپرسن کو معلوم ہوگا کہ اس کے کلب کی دس منزلہ بلڈنگ کسی آتش فشاں کی طرح پھٹ کر ختم اس لئے ہو

Uploaded By Muhammad Nadeem

Uploaded By Muhammad Nadeem

گئی ہے کہ تم نے پرنس کی بات میڈم روز میری سے نہیں کرائی تو اس وقت اگر تم زندہ رہے تو وہ یقیناً اپنے ہاتھوں سے تمہارے پرزے اڑا دے گی“..... عمران نے بھی غراتے ہوئے کہا۔

”روکی۔ چلو تم باقی دن کے لئے آف پر جاؤ“..... چیف سپروائزر نے عمران کی بات کا جواب دینے کی بجائے روکی سے مخاطب ہو کر تحکمانہ لہجے میں کہا۔

”یس سر“..... روکی نے ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا اور پھر کاؤنٹر کی سائیڈ سے نکل کر ایک سائیڈ پر آگے بڑھتا چلا گیا۔

”آئیے جناب میرے ساتھ۔ میں بات کراتا ہوں“..... چیف سپروائزر نے عمران سے مخاطب ہو کر کہا۔ لہجہ مؤدبانہ ہی تھا اور پھر وہ عمران اور اس کے ساتھیوں کو ایک خاصے بڑے آفس میں لے آیا۔ یہ آفس چیف سپروائزر کا تھا۔

”تشریف رکھیں“..... چیف سپروائزر جیفرے نے میز کی سائیڈ پر موجود کرسیوں کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا اور خود وہ گھوم کر میز کے عقب میں موجود ریوالونگ چیئر کی طرف بڑھ گیا۔ عمران اور اس کے ساتھی دوسری سائیڈ پر موجود کرسیوں پر بیٹھ گئے تو جیفرے نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھایا اور دو نمبر پریس کر دیئے۔ آخر میں اس نے لاؤڈر کا بٹن بھی پریس کر دیا۔

”جیفرے بول رہا ہوں جناب۔ اپنے آفس سے“..... جیفرے نے دوسری طرف سے رسیور اٹھاتے ہی کہہ دیا۔ لاؤڈر کی وجہ سے

دوسری طرف سے آنے والی آواز سب سن رہے تھے اس لئے صرف رسیور اٹھائے جانے کی آواز ہی سنائی دی تھی۔

”کوئی خاص بات“..... چند لمحوں بعد ایک بھاری اور سرد سی آواز سنائی دی تو جیفرے نے عمران اور اس کے ساتھیوں کے بارے میں نہ صرف تفصیل بتا دی بلکہ روکی کے ساتھ ہونے والی بات چیت بھی دوہرا دی۔

”میری بات کرائیں پرنس سے“..... دوسری طرف سے کہا گیا تو جیفرے نے رسیور عمران کی طرف بڑھا دیا۔

”جنرل مینجر رالف سے بات کریں“..... جیفرے نے کہا۔

”ہیلو۔ پرنس بول رہا ہوں اور اپنی چیئر پرسن کو فون کر کے کہہ دو کہ تمہارا ٹائی بوائے اپنے ساتھیوں سمیت کلب میں موجود ہے لیکن اسے ملنے نہیں دیا جا رہا اس لئے اب دو صورتیں ہوں گی۔ اول تو یہ ملاقات ہو گی یا پھر دوسری صورت میں یہ کلب ہمیشہ ہمیشہ کے لئے زمین بوس ہو جائے گا“..... عمران کا لہجہ بات کرتے کرتے خشک سے خشک تر ہوتا چلا گیا۔

”جناب۔ دھمکیاں نہ دیں۔ ہم سب شریف لوگ ہیں۔ میں بات کراتا ہوں چیئر پرسن صاحبہ سے“..... دوسری طرف سے رالف نے بڑے مہذبانہ لہجے میں کہا تو عمران نے بے اختیار ہونٹ بھینچ لئے۔ ظاہر ہے جنرل مینجر نے طنزیہ لہجے میں یہ فقرہ ادا کیا تھا لیکن چونکہ فون پر خاموشی طاری ہو گئی تھی اس لئے عمران خاموش رہا اور

Uploaded By Muhammad Nadeem

Uploaded By Muhammad Nadeem

اس نے ہاتھ بڑھا کر رسیور رکھ دیا۔ کچھ دیر بعد فون کی گھنٹی بج اٹھی تو جیفرے نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"یس۔ جیفرے بول رہا ہوں"..... جیفرے نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"یس۔ یس میڈم۔ یس۔ حکم کی تعمیل ہو گی"..... جیفرے نے یکلخت انتہائی مؤدبانہ لہجے میں دوسری طرف سے ہونے والی بات سن کر کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے جلدی سے رسیور رکھا اور اٹھ کھڑا ہوا۔

"آئیے جناب۔ چیئرمین نے آپ کو فوری طور پر سپیشل آفس میں ملاقات کا وقت دیا ہے۔ انہوں نے مجھے حکم دیا ہے کہ میں آپ کی سپیشل آفس تک رہنمائی کروں"..... جیفرے نے کہا تو عمران بے اختیار مسکرا دیا۔ ظاہر ہے میڈم روز میری کی طرف سے فوری طور پر کال نے اس کا موڈ بحال کر دیا تھا۔ تھوڑی دیر بعد وہ ایک لفٹ کے ذریعے آٹھویں منزل پر پہنچ گئے جہاں ایک پورا پورشن اس انداز میں بنا ہوا تھا جیسے اس پورے پورشن کا کوئی تعلق باقی ہوٹل سے نہ ہو۔ وہاں مسلح گارڈز ہر طرف گھوم پھر رہے تھے۔ جس بڑے ہال نما کمرے میں انہیں پہنچایا گیا تھا وہاں چھت اور دیواروں پر سائنسی آلات لگے ہوئے صاف نظر آ رہے تھے۔

"تشریف رکھیں۔ ابھی چیئرمین صاحبہ تشریف لے آئیں گی"..... جیفرے نے میز کی سائیڈ پر موجود اونچی پشت کی کرسیوں

کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا جبکہ میز کی دوسری طرف مکمل سیاہ لیدر چڑھی ہوئی اونچی پشت کی ریوالونگ چیئر موجود تھی۔ عمران اور اس کے ساتھی کرسیوں پر بیٹھ گئے۔ تھوڑی دیر بعد سائیڈ دروازہ کھلا اور ایک ادھیڑ عمر لیکن خاصے سمارٹ جسم کی مالک عورت اندر داخل ہوئی تو عمران اسے دیکھتے ہی پہچان گیا اور وہ اٹھ کر کھڑا ہو گیا۔ اس کے اٹھتے ہی اس کے ساتھی بھی اٹھ کھڑے ہوئے۔

"بیٹھیں۔ بیٹھیں۔ مجھے معلوم ہے کہ عمران اور اس کے ساتھی عورتوں سے ہاتھ نہیں ملاتے اس لئے میں نے آپ کی طرف مصافحہ کے لئے ہاتھ نہیں بڑھایا اور مجھے پہلی بار اس کا بڑا تلخ تجربہ ہوا تھا اس لئے میں محتاط رہتی ہوں"..... میڈم روز میری نے آتے ہی تیز تیز لہجے میں بولتے ہوئے کہا اور پھر وہ خود بلیک لیدر چڑھی کرسی پر بیٹھ گئی۔

"شکر کرو کہ تمہیں میرے ساتھیوں سے ہاتھ نہیں ملانا پڑا ورنہ تمہیں باقی دن ہاتھوں کی مالش کرانا پڑتی۔ یہ خواتین سے ہاتھ واقعی نہیں ملاتے لیکن جب ملا دیں تو یہ چھوڑتے نہیں اور اس کشمکش میں اصل نقصان خواتین کے ہاتھوں کا ہوتا ہے"..... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو میڈم روز میری بے اختیار ہنس پڑی۔ جیفرے میڈم روز میری کے آتے ہی نہ صرف ہال سے باہر چلا گیا تھا بلکہ ہال کے دروازے بھی خودکار انداز میں بند ہو گئے تھے۔

"ہاں۔ تو تم نے میرے جنرل منیجر کو دھمکیاں کیوں دی تھیں۔

ندیم
Uploaded By Muhammad Nadeem

Uploaded By Muhammad Nadeem

"بولو"...... روز میری نے آگے کی طرف جھکتے ہوئے مصنوعی غصیلے لہجے میں کہا۔

"اگر میں دھمکیاں نہ دیتا تو تم کہاں مجھے وقت دینے والی تھیں۔ تمہیں یاد ہے کہ تم سے ملاقات کے لئے وقت لینے کے لئے مجھے انکل سوبرز سے گھنٹوں منت کرنا پڑی تھی لیکن انکل سوبرز ہر بار یہ کہہ کر انکار کر دیتے تھے کہ اگر روز میری نے تم سے ملاقات کر لی تو پھر وہ مجھے مڑ کر بھی نہیں دیکھے گی"...... عمران نے بڑے معصوم سے لہجے میں کہا تو میڈم روز میری بے اختیار کھلکھلا کر ہنس پڑی۔

"تم ویسے کے ویسے ہی ہو نائی بوائے"...... روز میری نے ہنستے ہوئے کہا۔

"اور تم پہلے سے بھی زیادہ جوان اور سمارٹ ہو گئی ہو"۔ عمران نے کہا تو روز میری ایک بار پھر کھلکھلا کر ہنس پڑی۔ اسی لمحے ایک دروازہ کھلا اور ایک خوبصورت اور نوجوان لڑکی ٹرالی دھکیلتی ہوئی اندر داخل ہوئی۔ ٹرالی پر مقامی مشروبات کی بوتلیں ملٹی کلر ٹشو پیپرز سے لپٹی ہوئی موجود تھیں۔ ٹرالی میز کے قریب روک کر لڑکی نے ایک ایک بوتل عمران اور اس کے ساتھیوں کے سامنے رکھی اور پھر آخر میں ایک بوتل روز میری کے سامنے رکھ کر وہ ٹرالی دھکیلتی ہوئی واپس چلی گئی۔

"جب سے یہ کلب بنا ہے تم لوگ پہلے مہمان ہو جنہیں یہ

مشروبات پلائے جا رہے ہیں جبکہ میں نے معزز مہمانوں کے لئے خاصی پرانی شراب کا خاصا بڑا ذخیرہ رکھا ہوا ہے لیکن مجھے معلوم ہے کہ عمران شراب نہیں پیتا"...... روز میری نے مشروب کی بوتل اٹھا کر اس کا سپ لیتے ہوئے کہا۔

"چلو اسی بہانے تم بھی سالوں بعد مقامی مشروب کا ذائقہ چکھ لو گی"...... عمران نے سپ لیتے ہوئے کہا تو روز میری ایک بار پھر ہنس پڑی۔

"سوری۔ میں تمہیں عمران ہی کہوں گی۔ پرنس کہتے ہوئے مجھے یوں محسوس ہوتا ہے جیسے میں تمہاری بجائے کسی اجنبی سے بات کر رہی ہوں"...... روز میری نے معذرت خواہانہ لہجے میں کہا۔

"ٹھیک ہے۔ کوئی حرج نہیں ہے۔ ہم نے دیکھ لیا ہے اس سپیشل آفس میں ایسے آلات نصب ہیں کہ یہاں سے باہر کوئی آواز نہیں جا سکتی"...... عمران نے کہا۔

"ہاں۔ ایسا ہی ہے۔ اب تم بتاؤ کہ تمہاری یہاں کیا پلاننگ ہے"...... روز میری نے قدرے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"ٹوئن سسٹرز کے بارے میں یا کسی اور معاملے کے بارے میں"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔ اسے یاد تھا کہ جب کاروشا سے ریونڈ نے فون پر روز میری سے بات کرائی تھی تو روز میری نے کہا تھا کہ ٹوئن سسٹرز کو وہ بے حد پسند کرتی ہے اس لئے عمران نے یہ فقرہ کہہ دیا تھا۔

Uploaded By Muhammad Nadeem

Uploaded By Muhammad Nadeem

''پہلے بھی تمہیں فون پر کہا کہ ٹوئن سسٹرز تمہاری طرح تربیت یافتہ ایجنٹ ہیں اس لئے میں درمیان میں نہیں آ سکتی۔ تم اپنے طور پر ایک دوسرے سے نمٹو اور تم نے یہ کہا تھا کہ اگر وہ تمہارے مقابلے پر آئیں گی تب ہی تم ان کے مقابلے پر آؤ گے۔ تمہارا ٹارگٹ وہ فارمولا ہے جو پاکیشیا سے لایا گیا ہے''...... روز میری نے کہا۔

''ہاں۔ ہمارا اصل ٹارگٹ وہی فارمولا ہے لیکن ہمیں یہ معلوم نہیں ہے کہ یہ فارمولا یہاں کس لیبارٹری میں بھجوایا گیا ہے۔ اگر تم اس سلسلے میں کوئی مدد کر سکو تو ٹھیک ورنہ ہمیں جانے کی اجازت دو۔ ہم خود ہی اسے تلاش کر لیں گے''...... عمران نے کہا۔

''کیسے کرو گے تلاش''...... روز میری نے چونک کر پوچھا۔

''سینکڑوں طریقے ہیں۔ ٹوئن سسٹرز سے پوچھ لیں گے کہ انہوں نے وہ فارمولا کس کے حوالے کیا تھا۔ اس سے آگے کے بارے میں پوچھیں گے اور پھر چاہے کاسبا کے پرائم منسٹر کو الٹا لٹکانا پڑے یا صدر کو، بہرحال ہم نے تو معلوم کرنا ہی ہے''...... عمران نے کہا تو روز میری بے اختیار چونک پڑی۔ اس کے چہرے پر حیرت کے تاثرات ابھر آئے تھے۔

''تم اس حد تک بھی جا سکتے ہو''...... روز میری نے ایسے لہجے میں کہا جیسے اسے عمران کی بات پر یقین نہ آ رہا ہو۔

''اپنے ملک کے فارمولے کے لئے میں کسی بھی حد تک جا سکتا

ہوں۔ جب ہم اس گن کو خود ہی اوپن کر دیتے تو انہوں نے اسے کیوں چرایا اور اس کی وجہ سے ہمارے ملک کی انتہائی قیمتی لیبارٹری تباہ ہو گئی اور اعلیٰ ذہن کے مالک سائنس دان بھی ہلاک ہو گئے''...... عمران نے اور زیادہ سنجیدہ لہجے میں کہا۔

''اگر میں تمہیں اس بارے میں ایک ٹپ دوں کہ تم اس لیبارٹری تک پہنچ سکو تو کیا تم مجھے حلف دے سکتے ہو کہ تم صرف اپنا فارمولا ہی حاصل کرو گے اور کسی کو ہلاک نہیں کرو گے''...... روز میری نے کہا۔

''سوری۔ میں کوئی گارنٹی نہیں دے سکتا۔ جو مقابلے پر آئے گا اس سے مقابلہ تو کرنا ہی پڑے گا''...... عمران نے کہا۔

''چلو ایسے ہی سہی۔ جو مقابلے پر نہ آئے اسے تم کچھ نہیں کہو گے''...... روز میری نے کہا۔

''تمہارا اشارہ کس طرف ہے۔ کھل کر بات کرو''...... عمران نے کہا۔

''میں ٹوئن سسٹرز کو تمہارے ہاتھوں سے بچانا چاہتی ہوں۔ مجھے معلوم ہے کہ تم ان کا خاتمہ کر دو گے اس لئے کہہ رہی ہوں''۔ روز میری نے کہا۔

''اگر وہ مقابلے پر نہیں آئیں گی تو انہیں کچھ نہیں کہا جائے گا''۔ عمران نے کہا۔

''اسی لئے تو میں تمہیں لیبارٹری کے بارے میں بتانا چاہتی

ندیم
ندیم
Uploaded By Muhammad Nadeem

Uploaded By Muhammad Nadeem

ہوں کیونکہ مجھے یقین ہے کہ ٹوئن سسٹرز اور ان کے چیف ٹرل ماریو کو بھی اس لیبارٹری کے بارے میں کچھ معلوم نہ ہوگا لیکن مجھے معلوم ہو چکا ہے“...... روز میری نے کہا۔

”تمہیں کیسے معلوم ہوگیا جبکہ سرکاری ایجنسی کے چیف کو اس کا علم نہیں ہے“...... عمران نے کہا۔

”مجھ پر شک مت کرو۔ میں تمہیں کوئی ڈاج نہیں دینے جا رہی اور نہ ہی کسی ٹریپ میں پھنسانا چاہتی ہوں۔ میں صرف اتنا چاہتی ہوں کہ تم اپنا فارمولا لے کر واپس چلے جاؤ اور بس کیونکہ مجھے معلوم ہے کہ جب تک تم فارمولا حاصل نہ کرلو گے تب تم تم کاسا پر موت بن کر جھپٹتے رہو گے اور پھر واقعی ٹوئن سسٹرز بھی مقابلے پر آ سکتی ہیں اور صدر اور پرائم منسٹر کی زندگیاں بھی داؤ پر لگی رہیں گی“...... روز میری نے تیز لہجے میں کہا۔

”تم نے یہ تو نہیں بتایا کہ تمہیں اس قدر خفیہ لیبارٹری کا کیسے علم ہوا“...... عمران نے کہا۔

”میرے کلب میں سپیشل روزمز بنے ہوئے ہیں جنہیں بک کرا کر لوگ خفیہ معاملات کے لئے استعمال کرتے ہیں۔ ہم بھی ان کی گفتگو اور معاملات کو سختی سے خفیہ رکھتے ہیں اس لئے میرے کلب کے یہ سپیشل روزمز دور دور تک مشہور ہیں اور لوگ انہیں قابل اعتماد سمجھتے ہیں۔ میرے کلب میں باقاعدہ ایک سیکشن موجود ہے جو ان سپیشل روزمز کا خیال رکھتا ہے کہ وہاں سے کسی قسم کی لیکیج نہ ہو سکے

لیکن حکومت کاسا نے ہماری یہ ڈیوٹی لگائی ہوئی ہے کہ ہم اپنے طور پر ان سپیشل روزمز میں ہونے والی گفتگو کو سنیں اور ٹیپ کریں۔ اگر کوئی ایسی بات سامنے آ جائے جس سے ملک اور حکومت کے خلاف کوئی ایسی سازش کی جا رہی ہو جس کے نتیجے میں ملک میں خانہ جنگی ہو سکتی ہو یا ملک تباہ ہو سکتا ہو یا کوئی ایسی بات سامنے آ جائے جو انتہائی اہم ہو تو ہم اسے حکومت تک پہنچانے کے ذمہ دار ہوں گے اور حب الوطنی کا تقاضا بھی یہی ہے لیکن چونکہ یہ ہمارا کاروبار بھی ہے اور ہمارا لوگوں پر اعتماد بھی اس لئے ہم خصوصی طور پر خیال رکھتے ہیں کہ ملک کے خلاف انتہائی اہم بات ہو تو ریکارڈ کی جائے ورنہ ٹیپ اور تصاویر ضائع کر دی جائیں۔ اس کا نتیجہ یہ ہے کہ حکومت تک ہماری طرف سے شاید سال میں ایک دو معلومات بھجوائی جاتی ہیں اس سے زیادہ نہیں اور ہمارا اعتماد قائم چلا آ رہا ہے۔ جب تم نے کاروشا سے فون پر بات کی تو مجھے ایک خیال آیا کہ تمہاری آمد کا یہاں کی حکومت اور ایجنسیوں کو یقیناً علم ہو گیا ہو گا اور وہ تمہارے خلاف یہاں لازماً جال بچھا رہے ہوں گے اور مجھے معلوم ہے کہ ایجنسیاں بھی خفیہ گفتگو کے لئے ہمارے ہی سپیشل روزمز استعمال کرتی ہیں اس لئے میں نے سپیشل روزمز سیکشن کے انچارج کو بلا کر اسے کہہ دیا کہ وہ لیبارٹریوں کے بارے میں اے ایم گن کے فارمولے کے بارے میں یا پاکیشیائی ایجنٹوں کے بارے میں کوئی خفیہ بات جیسے ہی سامنے آئے تو مجھے اطلاع دی

ندیم

Uploaded By Muhammad Nadeem

Uploaded By Muhammad Nadeem

جائے۔ چنانچہ آج ہی ایک ٹیپ مجھے بھجوائی گئی ہے۔ اس میں پاکیشیائی ایجنٹوں کا ذکر ہے۔ جہاں تک میں سمجھی ہوں اس ٹیپ میں موجود گفتگو میں تمہارے نام کا اشارہ ہے کہ یہاں لیبارٹری کا سائنس دان ڈاکٹر رچرڈ کسی غیر ملکی ایجنٹ سے کسی فارمولے کا سودا کر رہا ہے۔ ان کی گفتگو کے درمیان پاکیشیائی ایجنٹوں کا بھی ذکر آیا ہے کہ پاکیشیائی ایجنٹوں کی وجہ سے پرائم منسٹر کے حکم پر لیبارٹری انچارج ڈاکٹر شیفر نے لیبارٹری میں تین ماہ کے لئے ریڈ الرٹ کا حکم دے دیا ہے۔ اس کا مطلب ہے کہ پاکیشیا سے لایا گیا اے ایم گن کا فارمولا ڈاکٹر شیفر والی لیبارٹری میں بھجوایا گیا ہے''۔ میڈم روز میری نے مسلسل بولتے ہوئے کہا۔

''ویری گڈ آنٹی جینز۔ تم نے تو کمال کر دیا۔ سارا مسئلہ ہی حل کر دیا''۔۔۔۔ عمران نے مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

''پہلے تو تم مجھے روز میری کہتے رہے ہو۔ اب اچانک تمہیں میرا خاندانی نام جینز کیسے یاد آ گیا''۔۔۔۔ روز میری نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''انکل سوبرز جب تم سے بے حد خوش ہوتے تھے تو تمہیں جینز کہہ کر پکارتے تھے ورنہ عام حالات میں وہ روز میری ہی کہا کرتے تھے اور میں انکل سوبرز مرحوم کا پیارا بھتیجا ہوں اس لئے تم نے مجھے یہ بات سنا کر خوش کر دیا اور میں نے تمہیں جینز کہہ دیا''۔۔۔۔ عمران نے وضاحت کرتے ہوئے کہا تو روز میری بے

اختیار ہنس پڑی۔

''سوبرز تمہارے بارے میں ٹھیک کہا کرتا تھا کہ تمہارے پاس ہر سوال کا جواب موجود ہوتا ہے کہ سوال کرنے والا لاجواب ہو جاتا ہے''۔۔۔۔ روز میری نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

''کیا وہ ٹیپ تم ہمیں سنوا سکتی ہو''۔۔۔۔ عمران نے کہا۔

''ہاں۔ لیکن ایک شرط پر کہ تم اسے میرے نام سے لیک نہیں کرو گے کیونکہ اگر ایسا ہوا تو میرے کلب کا اعتماد ختم ہو جائے گا جو مجھے کسی صورت منظور نہیں ہے۔ میں نے برسوں اس اعتماد کو قائم رکھنے کے لئے محنت کی ہے''۔۔۔۔ روز میری نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''وعدہ رہا کہ تمہارا نام سامنے نہیں آئے گا''۔۔۔۔ عمران نے حلف کے انداز میں ہاتھ اٹھاتے ہوئے کہا۔

''مجھے تم پر اعتماد ہے کہ تم جو کہتے ہو وہی کرتے ہو''۔۔۔۔ روز میری نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے میز کے کنارے پر موجود کسی بٹن کو پریس کر دیا تو ہال کا ایک دروازہ کھلا اور ایک نوجوان اندر داخل ہوا اور میز کے قریب آ کر رک گیا۔

''لیڈر کو کہو کہ مجھے سپیشل فون پر کال کرے''۔۔۔۔ روز میری نے کہا۔

''یس میڈم''۔۔۔۔ نوجوان نے جواب دیا اور واپس مڑ گیا تو روز میری نے میز کی دراز کھول کر اس میں موجود ایک سرخ رنگ کا

ندیم
ندیم
Uploaded By Muhammad Nadeem

Uploaded By Muhammad Nadeem

فون نکال کر اپنے سامنے رکھ لیا۔

"یہاں کا نظام ایسا ہے کہ یہاں سے باہر فون نہیں کیا جا سکتا اور باہر سے اندر رابطہ صرف سپیشل فون پر ہی ہو سکتا ہے"..... روز میری نے کہا تو عمران اور اس کے ساتھیوں نے اثبات میں سر ہلا دیئے۔ تھوڑی دیر بعد سرخ رنگ کے فون کی گھنٹی بج اٹھی تو روز میری نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"لیڈر۔ تم نے مجھے ٹیپ نمبر ون ٹو ون تھری کے بارے میں بتایا تھا۔ میں وہ ٹیپ سننا چاہتی ہوں۔ ٹیپ اور مائیکرو ٹیپ ریکارڈر پہنچا دو"..... روز میری نے سخت لہجے میں کہا اور رسیور رکھ کر اس نے فون کو اٹھا کر میز کی دراز کھول کر اس میں رکھ دیا اور پھر تھوڑی دیر بعد اس کے حکم کی تعمیل کر دی گئی۔ روز میری نے مائیکرو ٹیپ ریکارڈر میں ایڈجسٹ کیا اور اس کا بٹن پریس کر دیا۔ چند لمحوں بعد دو آدمیوں کے درمیان گفتگو شروع ہو گئی۔ عمران اور اس کے ساتھی روز میری کے ساتھ خاموش بیٹھے یہ گفتگو سنتے رہے۔ جب ٹیپ ختم ہو گئی تو روز میری نے بٹن آف کر دیا۔

"یہ ڈونجے اپنے نام کے لحاظ سے تو کرانس کا باشندہ لگتا ہے اور اس کا لہجہ بھی کرانسی ہی ہے"..... عمران نے کہا۔

"ہاں۔ ایسا ہی ہے۔ اس ٹیپ کو ایڈٹ کر کے حکومت کو بھجوا دیا جائے گا۔ میں نے اس سلسلے میں مزید معلومات حاصل کرنے کا حکم دیا ہے اور مجھے جو اطلاعات ملی ہیں ان کے مطابق یہ ڈونجے فرانس کا

[illegible] ایریے کی کوٹھی نمبر ایک سو ایک میں مستقل رہائش پذیر ہے جبکہ ڈاکٹر رچرڈ جس لیبارٹری میں کام کرتا ہے وہ کاسبا کے معروف صنعتی علاقے بیکس میں ہے"..... روز میری نے کہا۔

"اس ڈونجے کی کوئی تصویر"..... عمران نے کہا۔

"نہیں۔ تصاویر کا مجھے خیال ہی نہیں آیا ورنہ حاصل کر لی جاتیں"..... روز میری نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اوکے۔ بے حد شکریہ۔ اب ہمیں اجازت دو اور بے فکر رہو۔ تمہارا نام کسی صورت درمیان میں نہیں آئے گا"..... عمران نے اٹھتے ہوئے کہا تو روز میری بھی عمران کے ساتھ ہی اٹھ کر کھڑی ہو گئی۔

"اور یہ بھی بتا دوں کہ کالوج کالونی کی کوٹھی جس میں تم رہائش پذیر ہو اور جہاں موجود کار میں سوار ہو کر تم کلب آئے ہو ان سب کا بظاہر مجھ سے کوئی تعلق نہیں ہے اس لئے اطمینان سے اسے استعمال کر سکتے ہو"..... روز میری نے کہا۔

"ملازم رونالڈ کا تعلق تو تم سے ہے"..... عمران نے کہا۔

"نہیں۔ اس کا بھی کوئی تعلق براہ راست مجھ سے یا میرے کلب سے نہیں ہے اور ویسے بھی وہ انتہائی قابل اعتماد آدمی ہے"۔ روز میری نے کہا۔

"اوکے۔ ایک بار پھر ان معلومات کے لئے شکریہ"..... عمران نے کہا۔

ندیم
ندیم
Uploaded By Muhammad Nadeem

"ارے ہاں۔ وہ میں نے ٹوکن معاوضہ بھی تو لینا تھا۔ وہ لینا تو مجھے یاد ہی نہیں رہا"...... روز میری نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"دو چار ٹوکن اکٹھے ہو جائیں تو اکٹھے ہی دے کر واپس جاؤں گا"...... عمران نے کہا تو روز میری بے اختیار کھلکھلا کر ہنس پڑی اور عمران آگے کی طرف بڑھ گیا۔

Uploaded By Muhammad Nadeem

ندیم

جولین اور موگی دونوں گریٹاس پہاڑی علاقے سے واپس دارالحکومت گاٹ پہنچ چکی تھیں اور گاٹ پہنچتے ہی وہ سیدھی اپنے سیکشن ہیڈکوارٹر آ گئی تھیں۔ ان دونوں کے چہرے اترے ہوئے تھے کیونکہ انہیں گریٹاس میں کچھ نہ مل سکا تھا سوائے اس مفروضے کے کہ وہاں سے کوئی پاکیشیائی ایجنٹ کسی بڑے ٹائروں والی بڑی اور مضبوط جیپ میں گاٹ گئے ہیں۔ وہ اس لئے یہاں آئی تھیں کہ اپنے سیکشن کے ساتھ ساتھ ٹریفک کنٹرول ہیڈکوارٹر سے اس جیپ کے بارے میں معلومات حاصل کر سکیں۔ گاٹ میں جگہ جگہ ٹریفک کنٹرول ٹاور موجود تھے جو شہر کی سڑکوں پر چلنے والی ہر قسم کی ٹریفک کو نہ صرف کنٹرول میں رکھتے تھے بلکہ ان کی نگرانی بھی کرتے تھے تاکہ کسی بھی حادثے کی صورت میں شعبہ حادثات میں موجود اور گشت پر مامور ٹریفک پولیس فوری طور پر ان تک پہنچ سکے۔ جولین

ندیم

Uploaded By Muhammad Nadeem

Uploaded By Muhammad Nadeem

نے کرسی پر بیٹھتے ہی رسیور اٹھایا اور تیزی سے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

"یس۔ انکوائری پلیز"..... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

"ٹریفک ہیڈکوارٹر کا نمبر دیں"..... جولین نے کہا تو دوسری طرف سے نمبر بتا دیا گیا تو جولین نے کریڈل دبا کر چھوڑا اور ٹون آنے پر انکوائری آپریٹر کے بتائے ہوئے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

"ٹریفک ہیڈکوارٹرز"..... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

"ٹریفک کمانڈر رابرٹ سے بات کرائیں۔ میں فارٹون سے بول رہی ہوں"..... جولین نے کہا۔

"ہولڈ کریں"..... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"ہیلو۔ رابرٹ بول رہا ہوں ٹریفک کمانڈر"..... چند لمحوں بعد دوسری طرف سے ایک بھاری سی مردانہ آواز سنائی دی۔

"ٹوئن سسٹرز جولین بول رہی ہوں رابرٹ"..... جولین نے کہا کیونکہ رابرٹ سے ان دونوں بہنوں کی اکثر کلبوں میں ملاقات ہوتی رہتی تھی اور رابرٹ انہیں بہت اچھی طرح جانتا تھا۔

"یس میڈم۔ حکم"..... دوسری طرف سے چونک کر کہا گیا۔

"ایک بڑی اور مضبوط جیپ گریٹاس سے گائث آئی ہے جس میں ایک اندازے کے مطابق چار مرد اور دو عورتیں سوار تھیں۔ مجھے اس جیپ کے بارے میں تازہ ترین معلومات چاہئیں"..... جولین نے کہا۔

"اوکے۔ میں آرڈر کر دیتا ہوں۔ جب اس بارے میں معلومات ملیں گی تو میں آپ کو فون پر اپ ڈیٹ کر دوں گا۔ آپ اپنے سیکشن ہیڈکوارٹر میں ہیں یا کہیں اور"..... رابرٹ نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"سیکشن ہیڈکوارٹر میں ہی ہوں لیکن جس قدر جلد ممکن ہو سکے اس کا سراغ لگاؤ۔ اس میں سوار افراد کاسبا کے دشمن ایجنٹ ہیں اور تاخیر ہونے پر کاسبا کے مفادات کو ناقابل تلافی نقصان پہنچنے کا اندیشہ ہے"..... جولین نے کہا۔

"میں سمجھتا ہوں میڈم۔ آپ بے فکر رہیں۔ ہم اپنی پوری کوشش کریں گے"..... رابرٹ نے جواب دیا اور اس کے ساتھ ہی جولین نے رسیور رکھ دیا۔ چند لمحوں بعد موگی کمرے میں داخل ہوئی۔

"کیا ہوا۔ کیا اب یہیں بیٹھی رہو گی یا پھر کوئی کام بھی کرنا ہے"..... موگی نے کرسی پر بیٹھتے ہوئے کہا۔

"باہر جا کر ہم کیا کر سکتی ہیں سوائے آوارہ گردی کے۔ میں نے ٹریفک کمانڈر رابرٹ کو کہہ دیا ہے کہ وہ معلومات حاصل کر کے ہمیں فوری اطلاع دے۔ اس کے کسی نہ کسی سنٹر نے لازماً اس

ندیم ندیم
Uploaded By Muhammad Nadeem

Uploaded By Muhammad Nadeem

جیپ کو مارک کیا ہوگا''...... جولین نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''رابرٹ۔ وہ تو انتہائی غیر ذمہ دار آدمی ہے۔ سوائے لڑکیوں سے فلرٹ کرنے کے اور اسے آتا کیا ہے۔ کسی ذمہ دار آدمی سے بات کرنی تھی''...... موگی نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

''وہ ٹریفک کمانڈر ہے اور ایسے لوگ جو عام حالات میں کھلنڈرے سے نظر آتے ہیں وہ ڈیوٹی کے دوران بے حد ذمہ داری کا مظاہرہ کرتے ہیں''...... جولین نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''چلو دیکھ لیں گے۔ میرا خیال ہے کہ ہمیں سو جانا چاہئے کیونکہ کم از کم دو تین روز تک تو تمہیں کوئی اطلاع اس رابرٹ کے ذریعے نہیں مل سکے گی''...... موگی نے طنزیہ لہجے میں کہا۔

''تو تم بتاؤ کس سے بات کی جائے۔ تمہارا فیورٹ آدمی کون سا ہے''...... جولین نے غصیلے لہجے میں کہا۔

''اس کا مطلب ہے کہ رابرٹ تمہارا فیورٹ آدمی ہے۔ نانسنس۔ اب اگر ایسی بات کی تو گولی مار دوں گی۔ یہ میری برداشت سے باہر ہے کہ میری ٹوئن سسٹر چاہے احمق ہی کیوں نہ ہو ایسے غلط آدمی کو فیورٹ سمجھے''...... موگی نے اس سے بھی زیادہ غصیلے لہجے میں کہا۔

''اور تم کیا کرتی ہو۔ کیا یونیورسٹی کے پروفیسروں سے تمہارے تعلقات ہیں۔ البتہ جس قدر احمق نوجوان کلب میں آتے ہیں

سب تمہارے لئے باعث کشش ہوتے ہیں''...... جولین نے منہ بناتے ہوئے کہا لیکن اس سے پہلے کہ مزید کوئی بات ہوتی میز پر موجود فون کی گھنٹی بج اٹھی تو جولین نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

''لاؤڈر کا بٹن بھی پریس کر دو''...... موگی نے کہا تو جولین نے لاشعوری انداز میں لاؤڈر کا بٹن بھی پریس کر دیا۔

''ٹریفک کمانڈر رابرٹ بول رہا ہوں''...... دوسری طرف سے رابرٹ کی آواز سنائی دی۔

''جولین بول رہی ہوں''...... جولین نے فاتحانہ انداز میں موگی کی طرف دیکھتے ہوئے کہا کیونکہ موگی نے کہا تھا کہ رابرٹ نکما آدمی ہے اس کی کال کا نجانے کتنے دن انتظار کرنا پڑے گا لیکن اس کی کال فوراً ہی آ گئی تھی۔

''میڈم۔ رپورٹ ملی ہے کہ ایک کافی بڑی اور طاقتور جیپ کو کائٹ میں دیکھا گیا ہے جس میں چار مرد اور دو عورتیں سوار تھیں لیکن یہ مرد اور ایک عورت یورپی نژاد تھے جبکہ ایک عورت سوئس نژاد تھی جبکہ آپ کہہ رہی ہیں کہ وہ پاکیشیائی ایجنٹ ہیں''...... رابرٹ نے کہا۔

''جب میں نے انہیں ایجنٹ کہا ہے تو کیا وہ میک اپ نہیں کر سکتے۔ کیا وہ احمق ہیں کہ اپنے اصل چہروں میں یہاں گھومتے پھریں گے''...... جولین نے غصیلے لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

''اوہ یس میڈم۔ ان معاملات میں آپ بہتر سمجھتی ہیں۔

Uploaded By Muhammad Nadeem

Uploaded By Muhammad Nadeem

بہرحال میں نے اس جیپ کو ٹریس کرنے کا حکم دے دیا ہے۔ جیسے ہی اطلاع ملتی ہے میں آپ کو فون کر دوں گا“...... رابرٹ نے معذرت خواہانہ لہجے میں کہا۔

”اوکے۔ میں فون کا انتظار کروں گی“...... جولین نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے رسیور رکھ دیا۔

”میں نے کہا نہیں تھا کہ یہ احمق آدمی ہے“...... موگی نے کہا۔

”اپنے کام میں ہوشیار ہے۔ دیکھا کتنی جلدی اس نے جیپ ٹریس کر لی ہے“...... جولین نے کہا۔

”اب جیپ سامنے آئے گی تو ملے گی۔ نجانے وہ اس جیپ کو سڑک پر بھی لے آتے ہیں یا نہیں“...... موگی نے کہا۔

”ہاں۔ تمہاری بات بھی درست ہو سکتی ہے لیکن میرا خیال ہے کہ انہیں معلوم ہی نہ ہو گا کہ ہم ان کی جیپ ٹریس کر رہے ہیں“...... جولین نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

”تمہارا مطلب ہے کہ عمران اور اس کے ساتھی تمہارے اس رابرٹ کی طرح احمق ہیں۔ وہ یہاں پکنک منانے آئے ہیں کہ جیپ پر سوار ہو کر سڑکوں پر چکر لگاتے پھریں گے“...... موگی نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

”اچھا جو بھی ہو گا سو ہو گا۔ لیکن تم تو چپ رہو۔ خواہ مخواہ بولتی رہتی ہو“...... جولین نے اسے ڈانٹتے ہوئے کہا تو موگی بجائے غصہ کھانے کے الٹا کھلکھلا کر ہنس پڑی۔

”تمہیں غصہ دلا کر لطف آتا ہے۔ تمہارا چہرہ بھیگی بلی جیسا ہو جاتا ہے“...... موگی نے ایسے لہجے میں کہا جیسے اپنی بات کا خود ہی لطف لے رہی ہو۔

”بلی تو تم ہو گی۔ میں تو شیرنی ہوں شیرنی“...... جولین نے کہا۔

”چلو تم شیرنی بن جاؤ لیکن بھوکی شیرنی کو کبھی دیکھا ہے۔ لومڑی لگتی ہے“...... موگی بھلا کہاں باز آنے والی تھی اور پھر اس سے پہلے کہ مزید کوئی بات ہوتی فون کی گھنٹی ایک بار پھر بج اٹھی تو جولین نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا اور پھر خود ہی اس نے لاؤڈر کا بٹن بھی پریس کر دیا۔

”ہیلو۔ ٹریفک کمانڈر رابرٹ بول رہا ہوں“...... کمانڈر رابرٹ کی آواز سنائی دی۔

”یس۔ جولین بول رہی ہوں“...... جولین نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

”میڈم۔ آپ کی مطلوبہ جیپ اس وقت کالوج کالونی کی کوٹھی نمبر بارہ اے میں موجود ہے“...... رابرٹ نے کہا تو جولین اور موگی دونوں ہی بے اختیار چونک پڑیں۔

”کیسے معلوم ہوا۔ یہ کوٹھی کس کی ہے“...... جولین نے تیز لہجے میں کہا۔

اطلاع ملی کہ اس جیپ کو جس میں چھ افراد سوار تھے۔ کالوج

Uploaded By Muhammad Nadeem

Uploaded By Muhammad Nadeem

کالونی کی طرف جاتے ہوئے دیکھا گیا ہے اور پھر یہ جیپ کالوج کالونی میں داخل ہوئی تو میں نے خصوصی خلائی سیارے کے ذریعے کالوج کالونی کا فضائی منظر چیک کرنے کے احکامات دیئے تو مجھے ابھی رپورٹ ملی ہے کہ کالوج کالونی کی کوٹھی نمبر بارہ اے میں جیپ موجود ہے۔ اب خصوصی خلائی سیارے سے کلوز ویو سسٹم سے چیک کر لیا جاتا ہے کہ مطلوبہ کار یا جیپ کوٹھی میں موجود ہے یا نہیں۔ کوٹھی کے مالک کے بارے میں تو سٹی اتھارٹی ہی بتا سکتی ہے''...... رابرٹ نے تفصیل سے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''اوکے۔ بے حد شکریہ''...... جولین نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے رسیور رکھا اور ساتھ ہی پڑے ہوئے انٹرکام کا رسیور اٹھا کر یکے بعد دیگرے دو بٹن پریس کر دیئے۔

''یس۔ ولیم بول رہا ہوں میڈم''...... دوسری طرف سے سیکشن ہیڈکوارٹر انچارج کی مؤدبانہ آواز سنائی دی۔

''اب ہمارا کوئی آدمی تو ہسپتال میں نہیں ہے۔ سب واپس آ گئے ہیں نا''...... جولین نے کہا۔

''یس میڈم''...... دوسری طرف سے کہا گیا تو جولین نے رسیور رکھا اور اٹھ کھڑی ہوئی۔

''تم اندر بے ہوش کرنے والی گیس فائر کرنا چاہتی ہو''۔ موگی نے اٹھتے ہوئے کہا۔

''ہاں۔ یہ خطرناک ایجنٹ ہیں۔ ان کو یہاں لا کر راڈز میں

ندیم

جکڑنے کے بعد ان سے بات ہو گی''...... جولین نے کہا اور دروازے کی طرف بڑھ گئی۔ موگی بھی سر ہلاتی ہوئی اس کے پیچھے چل پڑی۔ تھوڑی دیر بعد دو کاریں اور ایک اسٹیشن ویگن سیکشن ہیڈکوارٹر سے نکل کر تیزی سے کالوج کالونی کی طرف بڑھی چلی جا رہی تھیں۔

''ہمیں کاریں کوٹھی سے دور روکنا ہوں گی۔ ہو سکتا ہے کہ اندر سے نگرانی کا کوئی انتظام کیا گیا ہو''...... موگی نے کہا۔

''ہاں۔ لیکن ہم دونوں میں سے ایک کار سے باہر نکلے گی۔ اگر ہم دونوں اکٹھی انہیں نظر آ گئیں تو وہ فوراً سمجھ جائیں گے کہ ہم ٹوئن سسٹرز ہیں''...... جولین نے کہا۔

''اوکے۔ جیسے تم کہو۔ میں کار میں بیٹھ جاؤں گی''...... موگی نے کہا تو جولین بے اختیار مسکرا دی۔ تھوڑی دیر بعد وہ کالوج کالونی میں داخل ہو گئے اور پھر بارہ اے کوٹھی سے کچھ فاصلے پر بنی ہوئی پبلک پارکنگ میں انہوں نے دونوں کاریں اور اسٹیشن ویگن روکی اور پھر جولین کار سے نیچے اتر آئی جبکہ موگی کار میں ہی بیٹھی رہی۔

''تم سب کاروں میں ہی رہو گے۔ میں اکیلی آگے جاؤں گی''...... جولین نے کار سے اترتے ہی ساتھ موجود دوسری کار اور اسٹیشن ویگن میں موجود اپنے ساتھیوں سے کہا اور پھر تیزی سے مڑ کر پارکنگ سے باہر نکل گئی۔ کوٹھی نمبر بارہ اے کی سائیڈ سٹریٹ میں داخل ہو کر وہ اطمینان سے آگے بڑھنے لگی جیسے وہ اسی علاقے

ندیم

Uploaded By Muhammad Nadeem

Uploaded By Muhammad Nadeem

کی رہنے والی ہو اور چہل قدمی کے لئے گھر سے نکلی ہو۔ اس نے لیدر جیکٹ اور جینز کی پینٹ پہنی ہوئی تھی۔

کوٹھی کے درمیان میں پہنچ کر اس نے ادھر ادھر دیکھا اور پھر جیب سے گیس پسٹل نکال کر اس کا رخ سامنے دیوار کے اوپر کر کے اس نے یکے بعد دیگرے چار کیپسول اندر فائر کر دیئے اور پھر تیزی سے گیس پسٹل واپس جیب میں ڈال لیا۔ یہ سارا عمل اس نے انتہائی تیزی اور پھرتی سے کیا تھا کہ کوئی اسے چیک بھی کر رہا ہو تو اسے اس عمل کی پوری طرح سمجھ نہ آ سکے۔ کچھ آگے بڑھنے کے بعد جولین واپس مڑی اور اس بار تیز تیز قدم اٹھاتی ہوئی سڑک پر پہنچی۔ پھر اس نے احتیاط سے سڑک کراس کی اور چند لمحوں بعد وہ واپس پبلک پارکنگ میں پہنچ گئی جہاں ان کی کاریں اور اسٹیشن ویگن موجود تھی۔ اسے دیکھ کر موگی بھی کار سے باہر آ گئی کیونکہ اس نے دیکھ لیا تھا کہ بے ہوش کر دینے والی گیس کوٹھی کے اندر فائر ہو چکی ہے اور اب اندر سے چیکنگ کا سوال ہی ختم ہو گیا تھا۔

"فلپ"...... جولین نے اسٹیشن ویگن میں موجود ایک آدمی سے کہا تو وہ تیزی سے ویگن سے باہر آ گیا۔

"تم جا کر کوٹھی کے عقبی طرف سے اندر کودو اور پھر پھاٹک کھول دو لیکن خیال رکھنا ہو سکتا ہے کہ کوئی وہاں بے ہوش نہ ہوا ہو"...... جولین نے کہا۔

"یس میڈم"...... فلپ نے کہا اور تیزی سے سڑک کی طرف

بڑھ گیا۔

"کیوں بے ہوش نہ ہوا ہو گا"...... موگی نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"کچھ بھی ہو سکتا ہے اس لئے احتیاط ضروری ہے"...... جولین نے سخت لہجے میں جواب دیا تو موگی شاید وہاں موجود دوسرے ساتھیوں کی وجہ سے خاموش ہو گئی تھی۔ فلپ کوٹھی کی عقبی گلی میں جا کر ان کی نظروں سے اوجھل ہو گیا تھا۔ کوٹھی کا پھاٹک انہیں دور سے نظر آ رہا تھا جو بند تھا۔

"یہ کوٹھی کس کی ہو سکتی ہے"...... موگی نے کہا۔

"یہ معلوم کرنا پڑے گا کیونکہ دشمن ایجنٹوں کو سہولیات مہیا کرنا ملک کے ساتھ غداری ہے"...... جولین نے کہا تو موگی نے صرف سر ہلانے پر اکتفاء کیا۔ تقریباً بیس منٹ بعد انہیں چھوٹا پھاٹک کھلتا دکھائی دیا تو وہ سب چونک پڑے۔ دوسرے لمحے فلپ باہر آ گیا اور پھر اس نے انہیں بلانے کے لئے ہاتھ ہلا دیا۔

"آؤ چلیں"...... جولین نے کہا اور کار کا دروازہ کھول کر ڈرائیونگ سیٹ پر بیٹھ گئی۔ موگی بھی سائیڈ سیٹ پر بیٹھ گئی جبکہ ان کے باقی ساتھی بھی دوسری کار اور اسٹیشن ویگن میں سوار ہو گئے اور پھر تینوں گاڑیاں ٹریفک ون وے ہونے کی وجہ سے چکر کاٹ کر دوسری طرف سے جب کوٹھی نمبر بارہ اے کے گیٹ پر پہنچیں تو وہاں موجود فلپ تیزی سے واپس اندر چلا گیا اور چند لمحوں بعد اس

Uploaded By Muhammad Nadeem

Uploaded By Muhammad Nadeem

نے بڑا پھاٹک کھول دیا تو جولین کار اندر لے گئی۔ اس کے پیچھے اس کے ساتھیوں کی کار اور اسٹیشن ویگن بھی اندر داخل ہو گئیں اور پھر کار سائیڈ پر روک کر وہ سب کاروں اور اسٹیشن ویگن سے نیچے اتر آئے جبکہ فلپ پھاٹک بند کر کے واپس آ گیا۔ وہاں ایک کار اور ایک بڑی اور طاقتور جیپ پہلے سے موجود تھی۔

''اندر جا کر چیک کرو کہ کتنے افراد بے ہوش پڑے ہیں''۔ جولین نے اپنے ساتھیوں سے کہا تو وہ دوڑتے ہوئے عمارت کی طرف بڑھ گئے جبکہ ایک آدمی باہر موجود تھا۔

''میڈم۔ اندر دو عورتیں اور ایک آدمی بے ہوش پڑا ہے۔ گی کہہ رہا ہے کہ وہ اس آدمی کو جانتا ہے۔ اس کا نام رونالڈ ہے اور رونالڈ مقامی ہے''..... فلپ نے کہا۔

''وہ اگر ملازم ہے تو پھر باقی چار مرد کہاں ہیں۔ جیپ تو واقعی یہاں موجود ہے اور ایک کار بھی موجود ہے''..... جولین نے کہا۔

''یہاں دو کاریں ہوں گی۔ ایک کار وہ چاروں مرد لے گئے ہوں گے''..... موگی نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''پھر تو ان کی واپسی کا انتظار کرنا پڑے گا کیونکہ اصل لوگ تو وہی ہیں۔ یہ سوئس عورت اور دوسری عورت یقیناً اتنی اہم نہیں ہوں گی''..... جولین نے کہا۔

''لیکن ان سے یہ تو معلوم ہو سکتا ہے کہ وہ لوگ کہاں گئے ہیں۔ ایسا کرتے ہیں کہ ان دونوں عورتوں اور رونالڈ کو اٹھا کر

ہیڈ کوارٹر لے جاتے ہیں۔ فلپ اور دوسرے ساتھیوں کو یہاں چھوڑ جاتے ہیں۔ جیسے ہی وہ چاروں آئیں یہ انہیں بے ہوش کر کے لے آئیں گے''..... موگی نے کہا۔

''یہ لوگ فلپ اور اس کے ساتھیوں کے بس کے نہیں ہیں۔ ہاں۔ البتہ یہ ہو سکتا ہے کہ اس کوٹھی کے اندر زیرو وی ایس لگا دیتے ہیں اس کی وجہ سے اس کوٹھی میں ہونے والی تمام گفتگو ہیڈ کوارٹر کو موصول ہو جائے گی اور فلمیں بھی۔ پھر آسانی سے ان پر ہاتھ ڈالا جا سکتا ہے''..... جولین نے کہا تو موگی نے بھی اس کی تائید کر دی تو جولین نے ہدایات دینے شروع کر دیئے۔

''ان دونوں بے ہوش عورتوں اور بے ہوش مرد کو اٹھا کر ویگن میں ڈالو اور پوائنٹ تھری پر پہنچا دو''..... جولین نے کہا تو قریب کھڑی موگی بے اختیار چونک پڑی۔

''سیکشن ہیڈ کوارٹر لے جائیں انہیں۔ وہاں معاملات محفوظ رہیں گے''..... موگی نے کہا۔

''نہیں موگی۔ کسی بھی وقت کچھ بھی ہو سکتا ہے اس لئے انہیں ہیڈ کوارٹر نہیں لے جانا چاہئے''..... جولین نے کہا۔

''تم تو نجانے کیوں یکلخت بے حد عقلمند ہو گئی ہو''..... موگی نے کہا۔

''اس لئے کہ تمہیں میری باتیں سمجھ میں آنے لگ گئی ہیں اور اصل میں تم عقلمند ہو گئی ہو۔ میں تو شروع سے ہی عقلمند تھی''۔ جولین

ندیم
Uploaded By Muhammad Nadeem

Uploaded By Muhammad Nadeem

نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''بس۔ ذرا سی تعریف کیا کر دی محترمہ پہاڑ پر چڑھنا شروع ہو گئیں۔ میرے بارے میں تو تم نے ٹھیک کہا ہے لیکن اپنے بارے میں نہیں''...... موگی نے منہ بناتے ہوئے کہا لیکن اسی لمحے دو عورتوں اور ایک مرد کو کاندھوں پر ڈالے ان کے ساتھی اندر سے باہر آتے دکھائی دیئے تو وہ دونوں ہی اپنی لڑائی بھول کر ان کی طرف متوجہ ہوگئیں۔

''ہمیں اندر کی تلاشی لینی چاہئے۔ ہوسکتا ہے کہ کوئی کام کی چیز مل جائے''...... جولین نے کہا۔

''یہ ایجنٹ ہیں۔ ان کے پاس کچھ نہیں ہوتا سوائے ان کے کاغذات کے جو ایسے لوگ مشن کے دوران خصوصاً اپنے پاس رکھتے ہیں۔ ویسے زیرو وی ایس تو لگانا ہے۔ میں لگا دیتی ہوں۔ یہ کار کی سیٹ کے نیچے باکس میں موجود ہے''...... موگی نے کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ کار کی طرف مڑ گئی۔ اس نے کار کا سائیڈ دروازہ کھولا اور سیٹ اٹھا دی۔ نیچے ایک باکس موجود تھا جس میں اسلحہ اور دیگر ضروری چیزیں موجود تھیں۔ چند لمحے تلاش کرنے کے بعد وہ ایک چھوٹی سی ڈبیہ تلاش کر لینے میں کامیاب ہوگئی۔ بظاہر پلاسٹک کی بنی ہوئی یہ چھوٹی سی ڈبیہ ایسے دکھائی دے رہی تھی جیسے کھیاں مارنے والی گیس فائر کرنے والا کوئی آلہ ہو لیکن یہ جدید آلات میں سے ایک تھی۔ اس سے نکلنے والی ریز چھت والے تمام کمروں میں

خودبخود پھیل جاتی تھیں اور پھر ان کمروں میں موجود گفتگو ہوتی رہے یا جو کچھ ہوتا رہے وہ سب کچھ اس کے رسیور کے ذریعے نہ صرف سنا جا سکتا تھا بلکہ سکرین سے تصویریں بھی بنائی جا سکتی تھیں اور اس کی رینج بھی سینکڑوں میٹر تھی۔ سیٹ بند کر کے موگی نے کار کا دروازہ بند کیا اور پھر اندرونی عمارت کی طرف بڑھتی چلی گئی۔

''ایسی جگہ لگانا جہاں چیک نہ ہو سکے''...... جولین نے پیچھے سے آواز دیتے ہوئے کہا لیکن موگی نے ایسا انداز اختیار کیا جیسے اس نے جولین کی آواز سنی ہی نہ ہو۔ تھوڑی دیر بعد دو کاروں اور اسٹیشن ویگن میں وہ سب سوار ہو کر تیزی سے پوائنٹ تھری کی طرف بڑھے چلے جا رہے تھے جو ایک رہائشی کالونی کی ایک کوٹھی میں بنایا گیا تھا۔

ندیم

ندیم

Uploaded By Muhammad Nadeem

Uploaded By Muhammad Nadeem

ندیم

کار تیزی سے دارالحکومت گائٹ کی چوڑی سڑک پر دوڑتی ہوئی آگے بڑھی چلی جا رہی تھی۔ ڈرائیونگ سیٹ پر عمران تھا جبکہ سائیڈ سیٹ پر صفدر اور عقبی سیٹ پر تنویر اور کیپٹن شکیل بیٹھے ہوئے تھے۔ وہ پرائم روز کلب سے واپس جا رہے تھے۔

"عمران صاحب۔ آپ شاید کسی اور راستے سے جا رہے ہیں"۔ صفدر نے کہا۔

"ایک ہی راستہ سیدھا راستہ ہوتا ہے۔ دوسرا کوئی نہیں ہوتا"۔ عمران نے بڑے فلسفیانہ لہجے میں کہا۔

"آپ آتے ہوئے کسی دوسرے راستے سے آئے تھے لیکن جاتے ہوئے کسی اور راستے سے جا رہے ہیں اس لئے پوچھ رہا ہوں"۔ صفدر نے کہا۔

"تو تمہارا خیال ہے کہ ہم کالوج کالونی جا رہے ہیں"۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"تو اور کہاں جانا ہے"..... صفدر نے چونک کر پوچھا۔

"عمران صاحب۔ فلاور ویو ایریا جا رہے ہیں جہاں ڈونجے کی رہائش ہے"..... عقبی سیٹ پر بیٹھے کیپٹن شکیل نے کہا۔

"کیا اس وقت وہ کوٹھی میں موجود ہو گا۔ اس وقت تو مشکل سے ہی لوگ گھروں میں موجود رہتے ہیں۔ وہاں تو پچھلی رات ریڈ کرنا چاہئے"..... صفدر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"چلو موجود نہیں ہو گا تو کوٹھی اور اس کے ارد گرد کا ایریا دیکھ لیں گے۔ ویسے میں اس ایریئے کو دیکھنا چاہتا ہوں جہاں کا نام فلاور ویو ہے کہ وہاں فلاور موجود بھی ہیں یا نہیں کیونکہ اب تو الٹا نام رکھنے کا عام رواج ہو گیا ہے۔ کلین ٹاؤن یعنی صاف ستھرا ایریا اور وہاں ڈھول اور گرد اڑتی نظر آ رہی ہوتی ہے۔ نام ہو گا فلاور ٹاؤن اور وہاں گوبھی کے پھول تک نظر نہیں آئیں گے"..... عمران کی زبان رواں ہو گئی۔

"اگر نہ بھی موجود ہو گا تو اس کا کوئی ملازم تو ہو گا۔ اس کی گردن پر انگوٹھا رکھ کر معلوم کر لیں گے کہ وہ کہاں ہے"۔ خاموش بیٹھے تنویر نے اچانک بولتے ہوئے کہا۔

"دیکھا۔ اسے کہتے ہیں کام کرنا۔ تم تو شاید واپس جا کر صالحہ کی خیریت پوچھنا چاہتے ہو"..... عمران نے مسکراتے ہوئے ساتھ بیٹھے صفدر سے مخاطب ہو کر کہا۔

Uploaded By Muhammad Nadeem

Uploaded By Muhammad Nadeem

"اور آپ مس جولیا کے ڈر کی وجہ سے واپس جانے سے گریز کر رہے ہیں"..... صفدر نے جواب دیتے ہوئے کہا تو سب بے اختیار ہنس پڑے۔ تنویر بھی اس بار ہنسنے میں اس لئے شامل تھا کہ عمران کے جولیا سے ڈرنے کی بات کی گئی تھی۔

"عمران صاحب۔ یہ ڈونجے اگر کرانسی ایجنٹ ہے تو کاسا والے اسے چیک کیوں نہیں کرتے"..... کیپٹن شکیل نے کہا۔

"اس لئے کہ کرانس بھی یورپی ملک ہے اور کاسا بھی"۔ عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"یہ کیا بات ہوئی۔ اب یورپی ممالک میں رہنا تو منع نہیں لیکن بہرحال دوسرا ملک دوسرا ہی ہوتا ہے۔ پھر وہ کاسا کی اس لیبارٹری سے باقاعدہ فارمولا خرید کر کرانس لے جا رہا ہے"..... کیپٹن شکیل نے کہا۔

"یورپ ہو یا ایکریمیا یا مغرب کا کوئی ملک یا کوئی قوم، یہاں دولت کی پوجا کی جاتی ہے۔ سوائے چند افراد کے باقی سب لوگ دولت کے پیچھے پاگل رہتے ہیں اس لئے یہاں دولت خرچ کر کے وہ کام بھی ہو جاتا ہے جس کا شاید مشرق کے لوگ تصور بھی نہ کر سکیں۔ یہاں کی ایجنسیوں کو ڈونجے کے بارے میں یقیناً علم ہو گا لیکن اپنے مفادات کی خاطر وہ اسے نظرانداز کر دیتے ہیں"۔ عمران نے جواب دیا۔

"عمران صاحب۔ جو ٹیپ ہم نے سنا ہے اس میں ڈونجے کے

چیف نے بھی بات کی ہے۔ کیا وہ بھی یہاں موجود ہو گا"..... صفدر نے کہا۔

"کیا کہا جا سکتا ہے۔ یہاں بھی ہو سکتا ہے اور کرانس میں بھی"۔ عمران نے کہا۔

"مجھے تو عمران صاحب کی خوش قسمتی پر رشک آ رہا ہے کہ لیبارٹری کس طرح سامنے آ گئی ہے جسے اس قدر سیکرٹ رکھا گیا تھا کہ یہاں کی ایجنسیوں کے ہیڈز کو بھی معلوم نہیں ہونے دیا گیا تھا"..... کیپٹن شکیل نے کہا۔

"اس میں کوئی شک نہیں کہ خوش قسمتی عمران صاحب کے ساتھ ساتھ چلتی ہے"..... صفدر نے کہا۔

"ساتھ ساتھ نہیں بلکہ عقب میں رہتی ہے تاکہ میری نگرانی کرتی رہے"..... عمران نے کہا۔

"عقب میں۔ کیا مطلب"..... صفدر نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"تنویر کا مطلب روشنی ہوتا ہے اور روشنی کو ہی خوش قسمتی کہا جاتا ہے اور تنویر عقب میں بیٹھا ہے"..... عمران نے اپنی بات کی وضاحت کرتے ہوئے کہا تو تنویر صرف مسکرا دیا جبکہ صفدر اور کیپٹن شکیل دونوں بے اختیار ہنس پڑے۔

"عمران صاحب۔ اب آپ ڈونجے سے کیا معلوم کریں گے"۔ صفدر نے کہا۔

ندیم
ندیم
Uploaded By Muhammad Nadeem

Uploaded By Muhammad Nadeem

"یہی کہ لیبارٹری کہاں ہے۔ اس کا راستہ کدھر ہے اور کیا معلوم کرنا ہے"...... عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے کار رہائشی ایریا میں موڑ دی۔ یہاں واقعی سڑک کے دونوں اطراف میں انتہائی خوبصورت پھولوں کے تختے موجود تھے جو نظروں کو بے حد بھلے لگتے تھے۔

"گڈ۔ یہ تو واقعی فلاور ایریا ہے"...... عمران نے کہا تو سب نے اثبات میں سر ہلا دیئے۔

"کیا نمبر بتایا تھا روز میری نے کوٹھی کا"...... عمران نے کہا۔

"ون زیرو ون"...... صفدر نے جواب دیتے ہوئے کہا تو عمران نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ تھوڑی دیر بعد کار ایک درمیانے سائز کی کوٹھی کے گیٹ کے سامنے آہستہ ہوئی۔ ستون پر ون زیرو ون نمبر خاصا واضح انداز میں لکھا ہوا نظر آ رہا تھا۔ اس کے ساتھ ایک نیم پلیٹ موجود تھی جس پر کسی پروفیسر کا نام لکھا ہوا تھا اور نیچے ڈگریوں کی قطار تھی۔

"یہ تو کسی ڈاکٹر یا پروفیسر کی کوٹھی ہے۔ کہیں روز میری نے ہمیں غلط راہ پر تو نہیں ڈال دیا"...... صفدر نے کہا۔

"ایسا ہی ہونا چاہئے تھا۔ اب وہ براہ راست اپنے نام سے تو رہائش گاہ نہیں لے سکتے تھے"...... عمران نے کہا اور پھر کافی فاصلے پر بنی ہوئی پبلک پارکنگ میں عمران نے کار لے جا کر روک دی۔

"اب کیا کرنا ہے۔ میرے خیال میں اندر گیس فائر کی جائے

اور پھر اندر داخل ہوا جائے"...... عمران نے کہا۔

"کیا ضرورت ہے۔ بس اس ڈونجے کو ہی پکڑنا ہے۔ باقی سب کا خاتمہ کر دیتے ہیں"...... عقب میں بیٹھے ہوئے تنویر نے کہا۔

"نہیں تنویر۔ یہ علاقہ بے حد گنجان ہے۔ یہاں فائرنگ ہوتے ہی پولیس پہنچ جائے گی اس لئے عمران صاحب کا خیال درست ہے"...... تنویر کے ساتھ بیٹھے ہوئے کیپٹن شکیل نے کہا۔

"صفدر۔ تمہاری جیب میں گیس پسٹل ہے۔ تم جا کر سائیڈ سے اندر کیپسول فائر کر دو اور پھر عقبی طرف سے جا کر پھاٹک کھول دو"...... عمران نے کہا تو صفدر سر ہلاتا ہوا نیچے اترا اور پھر تیز تیز قدم اٹھاتا ہوا سڑک کی طرف بڑھتا چلا گیا۔

"صفدر نے کب گیس پسٹل لیا تھا۔ میں نے تو نہیں دیکھا"۔ تنویر نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"میرے کہنے پر اس نے اسے جیب میں ڈالا تھا کیونکہ مجھے یقین تھا کہ کہیں نہ کہیں اس کی ضرورت پڑ جائے گی"...... عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا جبکہ اس دوران صفدر سڑک کراس کر کے ان کی نظروں سے اوجھل ہو چکا تھا۔ عمران بھی کار سے نیچے اترا تو کیپٹن شکیل اور تنویر بھی کار سے اتر آئے اور پھر وہ سب پارکنگ سے نکل کر پیدل چلتے ہوئے واپس مطلوبہ کوٹھی کے سامنے کے رخ کی طرف بڑھتے چلے گئے۔ سائیڈ روڈ پر ٹریفک تقریباً نہ

ندیم
Uploaded By Muhammad Nadeem

Uploaded By Muhammad Nadeem

ہونے کے برابر تھا جبکہ صفدر بھی وہاں نظر نہ آ رہا تھا۔ شاید وہ آگے بڑھ گیا تھا۔ عمران اور اس کے ساتھی کوٹھی کے تقریباً سامنے سڑک کے درمیان موجود بنچوں پر اس انداز میں بیٹھ گئے جیسے ہر طرف موجود پھولوں کا نظارہ کر رہے ہوں۔ پھر تقریباً بیس منٹ بعد کوٹھی کا چھوٹا پھاٹک کھلا اور صفدر باہر آ گیا۔ اس نے عمران اور اس کے ساتھیوں کو دیکھا تو ہاتھ ہلا کر کوٹھی میں آنے کا مخصوص اشارہ کر دیا۔

''کیپٹن شکیل۔ تم کار لے آؤ۔ میں اور تنویر یہیں سے آگے بڑھ جائیں گے''..... عمران نے کہا تو کیپٹن شکیل اٹھ کر واپس پارکنگ کی طرف بڑھ گیا جبکہ عمران اور تنویر دونوں اٹھ کر سامنے موجود سڑک کی طرف بڑھ گئے۔ سڑک کراس کر کے وہ دونوں صفدر کے پاس پہنچ گئے۔

''کتنے افراد بے ہوش ہیں اندر''..... عمران نے پوچھا۔

''معلوم نہیں۔ میں تو عقبی طرف سے سیدھا ادھر آیا ہوں۔ اب چیک کر لیتے ہیں''..... صفدر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''تم یہیں رکو۔ کیپٹن شکیل کار لا رہا ہے اور تنویر تم عقبی طرف جا کر خیال رکھو۔ میں اندر جا کر چیکنگ کرتا ہوں''..... عمران نے کہا اور پھر تیزی سے عمارت کی اندرونی طرف بڑھ گیا۔ کوٹھی زیادہ بڑی نہیں تھی لیکن اسے انتہائی خوبصورت انداز میں سجایا گیا تھا۔ ایک کمرے میں اسے ایک آدمی ٹی وی کے سامنے کرسی پر ڈھیلے انداز

میں بیٹھا نظر آیا۔ ٹی وی بھی آن تھا لیکن وہ آدمی کرسی پر بے ہوش پڑا ہوا تھا۔ اس کے سامنے میز پر شراب کی بوتل اور ایک گلاس موجود تھا۔ گلاس میں ابھی خاصی مقدار میں شراب موجود تھی۔ اسے دیکھتے ہی عمران سمجھ گیا کہ یہی ڈوبنج ہو سکتا ہے کیونکہ اس کے چہرے کے خدوخال سے ہی وہ واضح طور پر کرانس نژاد لگتا تھا۔ عمران نے ٹی وی آف کیا اور پھر باقی کمروں کی چیکنگ شروع کر دی۔ وہاں مزید چار افراد بے ہوش پڑے ہوئے تھے جن میں دو مسلح گارڈز تھے جبکہ دو یقیناً ملازم تھے اور یہ چاروں ایک کمرے میں میز کے گرد کرسیوں پر بے ہوشی کے عالم میں ڈھلکے ہوئے نظر آ رہے تھے۔ اسلحہ انہوں نے کرسیوں کے ساتھ رکھا ہوا تھا۔ عمران نے واپس جا کر ڈوبنج کو اٹھا کر کاندھے پر ڈالا اور اسے لے کر وہ کمرے سے باہر برآمدے میں آ گیا۔ کیپٹن شکیل کار لے کر اندر آ چکا تھا۔

''کار یہاں برآمدے کے قریب لے آؤ''..... عمران نے کہا تو کیپٹن شکیل جو صفدر کے ساتھ کار کے قریب کھڑا تھا جلدی سے کار میں بیٹھ گیا اور چند لمحوں بعد کار برآمدے کے قریب آ کر رک گئی۔

''صفدر۔ تم تنویر کو بلاؤ۔ ہم نے فوری واپس جانا ہے''۔ عمران نے کہا تو صفدر سر ہلاتا ہوا سائیڈ راہداری کی طرف بڑھ گیا۔ کیپٹن شکیل نے کار کا عقبی دروازہ کھولا اور ڈوبنج کو دونوں سیٹوں کے درمیان کچھ اس طرح ایڈجسٹ کر دیا کہ وہ کار چلنے پر رول نہ

ندیم
ندیم
Uploaded By Muhammad Nadeem

Uploaded By Muhammad Nadeem

ہوتا رہے۔ پھر عمران ڈرائیونگ سیٹ پر بیٹھ گیا جبکہ صفدر نے آگے بڑھ کر بڑا پھاٹک کھول دیا۔

''عمران صاحب۔ میں بڑا اور چھوٹا پھاٹک اندر سے بند کر کے عقبی طرف سے باہر آؤں گا کیونکہ یہاں چھوٹا پھاٹک کھلا ہوا بغیر تالے کے بند ہو تو پولیس چیک کرتی ہے''...... صفدر نے کہا تو عمران نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ عمران نے کار باہر نکال کر روک دی۔ چند لمحوں بعد کیپٹن شکیل اور تنویر عقبی سیٹ پر بیٹھ گئے تو صفدر نے بڑا پھاٹک اندر سے بند کر دیا اور پھر چھوٹے پھاٹک کو بھی اندر سے بند کر دیا جبکہ عمران نے کار آگے بڑھا دی اور پھر ایک مخصوص جگہ پر اس نے کار روک دی۔ تھوڑی دیر بعد صفدر واپس آتا دکھائی دیا اور پھر وہ سائیڈ سیٹ کا دروازہ کھول کر سائیڈ سیٹ پر بیٹھ گیا۔

''وہاں موجود دوسرے افراد کا خاتمہ کر دیا ہے یا نہیں''...... عقبی سیٹ پر موجود تنویر نے کہا۔

''نہیں۔ وہ ملازم تھے۔ انہیں ہلاک کر کے کیا حاصل ہونا تھا''۔ عمران نے سنجیدہ لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

''وہ زیادہ سے زیادہ پولیس کو اطلاع کر دیں گے۔ کر دیں۔ اس سے کیا فرق پڑتا ہے''...... صفدر نے کہا تو تنویر جو شاید کچھ کہنا چاہتا تھا ہونٹ بھینچ کر خاموش ہو گیا۔

''کیا یہ ہے وہی ڈونچ''...... صفدر نے کہا۔

''ہاں۔ یہی آدمی کوٹھی میں کرانسی خدوخال کا مالک تھا اور بیٹھا

ٹی وی دیکھ رہا تھا اس لئے یہی ڈونچ ہو سکتا ہے بشرطیکہ وہاں اس کے اور ساتھی نہ رہتے ہوں۔ بہرحال رہائش گاہ پر جا کر اس کی اصلیت سامنے آ جائے گی''...... عمران نے کہا تو سب نے اثبات میں سر ہلا دیئے۔ تقریباً ایک گھنٹے کی ڈرائیونگ کے بعد وہ دوبارہ کالوج کالونی میں داخل ہوئے تو سب نے اطمینان کا سانس لیا کیونکہ یہاں کسی بھی وقت کہیں بھی پولیس چیکنگ کر سکتی تھی اور چیکنگ ہوتی تو وہ خاصے الجھ سکتے تھے۔ عمران نے کار پھاٹک کے سامنے روک دی اور صفدر نیچے اترا۔

''اوہ۔ یہ تو چھوٹا پھاٹک باہر سے بند ہے''...... صفدر نے حیرت بھرے لہجے میں کہا اور پھر چھوٹا پھاٹک کھول کر اندر داخل ہو گیا اور اس نے جلدی سے بڑا پھاٹک کھول دیا تو عمران کار اندر لے گیا۔ عمران کے ذہن میں یہی خیال تھا کہ ملازم رونالڈ چھوٹا پھاٹک باہر سے بند کر کے کہیں گیا ہو گا اس لئے وہ پریشان نہ ہو رہا تھا جبکہ صفدر، کیپٹن شکیل اور تنویر بھی شاید یہی سوچ کر مطمئن نظر آ رہے تھے۔ عمران نے کار روکی اور پھر نیچے اترا۔ اس کے ساتھ ہی کیپٹن شکیل اور تنویر بھی عقبی دروازہ کھول کر نیچے اتر آئے۔ صفدر بھی پھاٹک بند کر کے واپس آ گیا۔

''صورت حال درست معلوم نہیں ہو رہی عمران صاحب''۔ صفدر نے کہا۔

''ہاں۔ میری چھٹی حس بھی الارم بجا رہی ہے۔ اندر چیک

ندیم

Uploaded By Muhammad Nadeem

Uploaded By Muhammad Nadeem

کرو''...... عمران نے کہا تو صفدر، کیپٹن شکیل اور تنویر دوڑتے ہوئے اندر کی طرف بڑھ گئے جبکہ عمران نے کار کا عقبی دروازہ کھول کر اندر سیٹوں کے درمیان پڑے ہوئے ڈونجے کو گھسیٹ کر اپنے کاندھے پر ڈالا اور کار کا دروازہ بند کیا ہی تھا کہ صفدر اور تنویر دوڑتے ہوئے آتے دکھائی دیئے۔

''عمران صاحب۔ جولیا اور صالحہ دونوں کو بے ہوش کر کے اغوا کرلیا گیا ہے''...... صفدر نے خاصے پریشان سے لہجے میں کہا۔

''چلو حساب برابر ہوگیا۔ وہ جولیا اور صالحہ کو لے گئے تو ہم ان کے آدمی ڈونجے کو لے آئے ہیں''...... عمران نے بڑے اطمینان سے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''یہ تم کیا کہہ رہے ہو۔ تم اس قدر سفاک بھی ہو سکتے ہو''۔ تنویر نے یکلخت چیختے ہوئے کہا۔

''چیخنے اور شور مچانے کی ضرورت نہیں ہے۔ جولیا اور صالحہ معصوم بچیاں نہیں ہیں۔ وہ اپنی حفاظت کرنا جانتی ہیں اور ہاں۔ یہ دوسری بات ہے کہ ان کی موت کا وقت آ گیا ہو تو پھر ہم کیا دنیا کی کوئی طاقت بھی انہیں نہیں بچا سکتی ورنہ بے فکر رہو۔ وہ نہ صرف اپنا تحفظ کرلیں گی بلکہ اغوا کرنے والوں کا بھی یقیناً عبرتناک حشر کر دیں گی''...... عمران نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

''عمران صاحب۔ پھر بھی ہمیں ان کو تلاش تو کرنا چاہئے۔ وہ ہماری ساتھی ہیں''...... صفدر نے کہا۔

''میں نے کب منع کیا ہے۔ کرو انہیں تلاش''...... عمران نے کہا اور پھر ڈونجے کو کاندھے پر لادے اندر کی طرف بڑھنے لگا۔

''یہ کبھی نہیں سدھرے گا۔ یہ انسان ہے ہی نہیں''...... تنویر کی بھنچی بھنچی سی آواز سنائی دی تو عمران بے اختیار مسکرا دیا لیکن ابھی وہ برآمدے تک ہی پہنچا تھا کہ اندر سے کیپٹن شکیل تیزی سے باہر آیا۔

''عمران صاحب۔ رونالڈ بے ہوش پڑا ہوا ہے اور دوسری خاص بات یہ کہ یہاں ایک انتہائی جدید ترین ڈیوائس بھی نصب ہے''۔ کیپٹن شکیل نے کہا تو عمران بے اختیار چونک پڑا۔

''ڈیوائس کہاں ہے''...... عمران نے کہا۔

''آیئے۔ میں دکھاتا ہوں''...... کیپٹن شکیل نے کہا۔

''صفدر۔ اس ڈونجے کو لے جاؤ اور کسی کرسی پر بٹھا کر اچھی طرح باندھ دینا۔ لیکن خیال رکھنا یہ تربیت یافتہ ایجنٹ ہے اور ہم نے اس سے لیبارٹری کے بارے میں انتہائی قیمتی معلومات حاصل کرنی ہیں''...... عمران نے کاندھے پر لدے ہوئے بے ہوش ڈونجے کو پیچھے آنے والے صفدر کو منتقل کرتے ہوئے کہا اور خود وہ کیپٹن شکیل کے ساتھ ایک کمرے کی طرف بڑھ گیا۔ کمرے میں داخل ہوتے ہی وہ بے اختیار ٹھٹھک کر رک گیا کیونکہ سامنے ایک ...ی ڈبیہ چھت سے ذرا نیچے دیوار پر موجود تھی جس کے اوپر ایک باریک سوارخ بنے ہوئے تھے جیسے شہد کی مکھیوں کا چھتہ ہوتا

ندیم
ندیم
Uploaded By Muhammad Nadeem

Uploaded By Muhammad Nadeem

ہے۔

''اوہ۔ یہ تو انتہائی جدید ترین ایجاد ہے''۔۔۔۔۔ عمران نے اسے چند لمحے غور سے دیکھتے ہوئے کہا اور دوسرے لمحے اس نے جیب سے مشین پسٹل نکالا اور پھر فائرنگ کی تیز آواز سے کمرہ گونج اٹھا۔ اس کے ساتھ ہی وہ ڈبیہ سینکڑوں ہزاروں ٹکڑوں میں تبدیل ہو کر فرش پر گری اور اس کے باریک پرزے ہر طرف پھیل گئے۔

''عمران صاحب۔ میں نے ایکریمیا کے ایک سائنسی رسالے میں نہ صرف اس کی تصویر دیکھی تھی بلکہ اس بارے میں پڑھا بھی تھا۔ اس کا نام زیرو وی ایس لکھا ہوا تھا۔ اس سے نکلنے والی مخصوص ریز نہ صرف اس پوری کوٹھی میں جہاں بھی چھت والے کمرے موجود ہوں پھیل جاتی ہے اور پھر ہزاروں میٹر فاصلے پر بھی اس کے رسیور کی مدد سے نہ صرف گفتگو سنی جا سکتی ہے بلکہ تصاویر بھی دیکھی جا سکتی ہیں لیکن آپ نے اسے تباہ کر دیا جبکہ یہ ہمارے بھی کام آ سکتی تھی''۔۔۔۔۔ کیپٹن شکیل نے کہا۔

''میرے پاس اس کا اور کوئی حل نہیں تھا کیونکہ ایک دفعہ آن ہونے کے بعد بغیر رسیور کی مدد سے اسے آف نہیں کیا جا سکتا اور تم نے سب پر احسان کیا ہے کہ اسے چیک کر لیا ہے ورنہ ہم نہ صرف آپس میں جو کچھ بات چیت کرتے وہ بھی اور ڈونچے سے جو معلومات حاصل کرتے وہ سب باتیں ان تک پہنچتی رہتیں جنہوں نے اسے یہاں نصب کیا ہے''۔۔۔۔۔ عمران نے کہا۔

''عمران صاحب۔ جب یہ آلہ کام نہیں کرے گا تو وہ لوگ سمجھ جائیں گے کہ اسے تباہ کر دیا گیا ہے اور پھر وہ یہاں ریڈ ضرور کریں گے''۔۔۔۔۔ کیپٹن شکیل نے کہا۔

''یہ ڈیوائس صرف اعلیٰ سرکاری ایجنسیاں ہی استعمال کر سکتی ہیں اور اب مجھے یقین ہے کہ جولیا اور صالحہ کو ٹوئن سسٹرز یہاں سے اغوا کر کے لے گئی ہیں اور یہ ڈیوائس بھی انہوں نے ہی یہاں نصب کی ہے''۔۔۔۔۔ عمران نے کہا۔ وہ اس دوران اس کمرے سے باہر آ گئے تھے۔

''عمران صاحب۔ اگر ٹوئن سسٹرز جولیا اور صالحہ کو لے گئی ہیں تو پھر مجھے یقین ہے کہ ان ٹوئن سسٹرز کی شامت آ گئی ہے''۔۔۔۔۔ کیپٹن شکیل نے کہا تو عمران بے اختیار مسکرا دیا۔

''ہاں۔ جولیا اور صالحہ دونوں ٹوئن سسٹرز سے کہیں باہر ہیں اس لئے تو مجھے ان کی فکر نہیں ہے''۔۔۔۔۔ عمران نے کہا اور آگے بڑھ گیا۔

ندیم

Uploaded By Muhammad Nadeem

Uploaded By Muhammad Nadeem

جولیا کے تاریک ذہن پر اچانک روشنی کے نقطے نمودار ہونا شروع ہو گئے جیسے سیاہ رات میں بار بار جگنو چمکتے ہیں۔ پھر یہ روشنی پھیلتی چلی گئی اور چند لمحوں بعد جولیا کی آنکھیں کھل گئیں لیکن کچھ دیر تک اس کے ذہن پر دباؤ رہا۔ پھر اس کا شعور جاگ اٹھا اور اس نے لاشعوری طور پر اٹھنے کی کوشش کی لیکن اس نے اپنے جسم کو ایک کرسی پر راڈز میں جکڑے ہوئے دیکھا تو وہ حیران رہ گئی۔ اس نے گردن گھمائی تو ساتھ ہی دوسری کرسی پر صالحہ بھی راڈز میں جکڑی ہوئی موجود تھی اور اس کے جسم میں حرکت کے آثار بتا رہے تھے کہ وہ ہوش میں آنے کے پراسیس سے گزر رہی ہے۔ یہ ایک خاصا بڑا کمرہ تھا جسے ٹارچنگ روم کے انداز میں سجایا گیا تھا۔ دیوار کے ساتھ راڈز والی دس کرسیاں قطار میں موجود تھیں جبکہ سامنے کچھ فاصلے پر تین کرسیاں موجود تھیں۔ سائیڈ پر ایک بڑی الماری نظر آ

رہی تھی جس کے ساتھ ہی دیوار پر مختلف انداز کے کوڑے، خنجر اور مشین پسٹلز وغیرہ لٹکے ہوئے نظر آ رہے تھے۔ کمرے میں ان دونوں کے علاوہ اور کوئی موجود نہ تھا۔ اچانک جولیا چونک پڑی کیونکہ اس نے پہلے خیال نہ کیا تھا کہ صالحہ یورپی میک میں ہونے کی بجائے اپنی اصل شکل میں تھی جبکہ جولیا نے میک کیا ہی نہ تھا۔

”یہ سب کیا ہے۔ یہ کون سی جگہ ہے“...... جولیا نے حیرت بھرے انداز میں اپنے آپ سے سوال کیا لیکن ظاہر ہے اسے جواب دینے والا وہاں کوئی موجود نہ تھا۔ اس نے گردن گھما کر سائیڈ پر موجود کرسیوں کی لوکیشن نظروں ہی نظروں میں چیک کی تو اس نے محسوس کیا کہ راڈز والی کرسیاں عقبی دیوار کے بالکل ساتھ لگی ہوئی موجود تھیں۔ کرسیوں کی پشت اور دیوار کے درمیان فاصلہ موجود نہ تھا۔ اس کا مطلب تھا کہ ان کی کرسیوں کا آپریٹنگ سسٹم عقبی پائے میں موجود نہ تھا۔ یہ محسوس کرتے ہی اس نے سامنے موجود دیوار کے ساتھ دیوار پر نصب سوئچ بورڈ کو چیک کرنا شروع کر دیا لیکن وہ بھی عام سا سوئچ بورڈ تھا۔ اس کا مطلب تھا کہ راڈز کا آپریٹنگ سسٹم سوئچ بورڈ میں موجود نہیں ہے تو اس کے ذہن نے یہ نتیجہ نکالا کہ اس کرسیوں کے راڈز کو ریموٹ کنٹرول کی مدد سے آپریٹ کیا جاتا ہوگا۔ اسی لمحے اسے صالحہ کے کراہنے کی آواز سنائی دی تو اس نے صالحہ کی طرف دیکھا۔ صالحہ حیرت بھرے انداز میں ادھر ادھر دیکھ رہی تھی۔

Uploaded By Muhammad Nadeem

Uploaded By Muhammad Nadeem

''ہم خطرے میں ہیں صالحہ اس لئے پوری طرح ہوش میں آ جاؤ''...... جولیا نے کہا تو صالحہ بے اختیار چونک کر جولیا کی طرف دیکھنے لگی۔

''ہم ہیں کہاں۔ اور کیسے یہاں آ گئیں''...... صالحہ کے لہجے میں بے حد حیرت تھی۔

''ظاہر ہے دشمن کے اڈے پر ہیں اور ہمیں گیس فائر کر کے بے ہوش کیا گیا اور پھر ہمیں یہاں لایا گیا ہے۔ ہم نے بہرحال اپنے آپ کو چھڑوانا ہے ورنہ یہ لوگ عمران اور دوسرے ساتھیوں کو پکڑنے کے لئے ہم پر ظالمانہ تشدد کر سکتے ہیں اور یہ بھی بتا دوں کہ تم اپنی اصل شکل میں ہو''...... جولیا نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''یہ کرسیاں دیوار سے لگی ہوئی ہیں۔ اس کا مطلب ہے کہ ان کے آپریٹنگ سسٹم عقبی پایوں میں نہیں ہیں۔ سوئچ بورڈ بھی عام سا ہے اس لئے آخری نتیجہ یہی نکلتا ہے کہ اس سسٹم کو ریموٹ کنٹرول سے آپریٹ کیا جاتا ہوگا اور یہ انتہائی خطرناک چویشن ہے کیونکہ راڈز میں جکڑے رہ کر ہم ریموٹ کنٹرول حاصل نہ کر سکتی ہیں اور نہ ہی اسے آپریٹ کر سکتی ہیں۔ ہمیں کچھ اور سوچنا ہوگا''...... چند لمحوں کی خاموشی کے بعد جولیا نے کہا تو صالحہ نے اثبات میں سر ہلا دیا اور پھر اس سے پہلے کہ مزید کوئی بات ہوتی سامنے دیوار میں موجود دروازہ کھلا اور دو لڑکیاں جنہوں نے جینز کی پینٹس اور بلیک

لیدر لیڈیز جیکٹس پہنی ہوئی تھیں اور ان کے قدوقامت اور جسامت ایک جیسی تھی بلکہ ان دونوں کے چہرے بھی ایک جیسے ہی تھے۔ البتہ ان دونوں کے ہیئرز کلر ایک دوسرے سے مختلف تھے۔ ایک کے بال اس کے کاندھوں پر پڑ رہے تھے جبکہ دوسری نے مردانہ انداز کے بال رکھے ہوئے تھے۔ ان دونوں کو دیکھتے ہی جولیا سمجھ گئی کہ یہی وہ ٹوئن سسٹرز ہیں جو پاکیشیا سے گن میزائل کا فارمولا اڑا لائی ہیں۔ دونوں آ کر سامنے موجود کرسیوں پر اطمینان سے بیٹھ گئیں۔ اسی لمحے دروازہ کھلا اور ایک پہلوان نما گنجا آدمی جینز کی پینٹ اور سرخ لیدر کی جیکٹ پہنے اندر داخل ہوا۔ اس کی بیلٹ کے ساتھ ایک خاردار کوڑا لٹک رہا تھا۔ اس کی لمبی لمبی مونچھیں اس کی ٹھوڑی سے بھی نیچے تک لٹک رہی تھیں۔ آنکھوں پر تیز شیطانی چمک اور چہرے پر سفاکی کے تاثرات نمایاں نظر آ رہے تھے۔ وہ آگے بڑھ کر ان دونوں کی کرسیوں کے عقب میں اس انداز میں پر پھیلا کر کھڑا ہو گیا جیسے کسی بھی لمحے ان دونوں کو کرسیوں سمیت اڑا کر لے جائے گا۔

''کیا نام ہیں تمہارے''...... سامنے بیٹھی ہوئی ایک لڑکی نے جولیا اور صالحہ سے مخاطب ہو کر کہا۔

''پہلے تم اپنا تعارف کراؤ تاکہ ہمیں معلوم ہو کہ ہمارے ساتھ زیادتی کس نے کی ہے''...... جولیا نے جواب دیا تو ٹوئن سسٹرز بے اختیار چونک پڑیں۔

Uploaded By Muhammad Nadeem

Uploaded By Muhammad Nadeem

"زیادتی۔ کیا مطلب۔ کیسی زیادتی"...... ایک لڑکی نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"تم نام بتاؤ پھر تفصیل سے بات ہوگی"...... جولیا نے جواب دیا۔

"میرا نام جولین ہے اور یہ میری بہن اور ساتھی موگی ہے۔ ہم ٹوئن سسٹرز ہیں"...... جولین نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"میرا نام جولیانا فٹز واٹر ہے اور یہ میری ساتھی ہے۔ اس کا نام صالحہ ہے"...... جولیا نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"یہ یورپی میک اپ میں تھی اور اس کا میک اپ واش ہو گیا لیکن تمہارے چہرے پر میک اپ نہ تھا لیکن تم تو سوئس نژاد ہو۔ تمہارا پاکیشیا سیکرٹ سروس سے کیا تعلق ہو سکتا ہے"...... جولین نے کہا تو جولیا بے اختیار ہنس پڑی۔

"تم یورپی لڑکیاں ہو۔ اس کے باوجود تم پوچھ رہی ہو کہ ہمارا کیا تعلق ہے۔ عورتوں کا مردوں سے کیا تعلق ہو سکتا ہے"...... جولیا نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"تو تم پاکیشیا سیکرٹ سروس میں شامل نہیں ہو بلکہ صرف ان کی فرینڈز ہونے کے ناطے ساتھ ہو"...... جولین نے کہا۔

"جولین۔ یہ تمہیں احمق بنا رہی ہیں۔ ان کا تعلق بھی سیکرٹ سروس سے ہی ہے۔ یہ تو ممکن ہی نہیں کہ کسی مشن کے لئے سروس کے لوگ غیر متعلق عورتوں کو ساتھ لے کر چلیں"...... موگی نے

کہا۔

"تمہارا دماغ بھی کبھی کبھار ہی کام کرتا ہے۔ کیا کوئی ملک کسی غیر ملکی کو سیکرٹ سروس میں شامل کر سکتا ہے۔ یہ واقعی ان کی فرینڈز ہیں۔ یہ مشرقی مرد بظاہر اپنی پارسائی کا پروپیگنڈا کرتے رہتے ہیں لیکن دراصل یہ لوگ ایسے نہیں ہوتے جیسے اپنے آپ کو ظاہر کرتے ہیں"...... جولین نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"یہ جولیا اصل میں سوئس نہیں ہے۔ البتہ اس کا میک اپ ایسا ہے جو واش نہیں ہو سکا۔ یہ کسی خصوصی میک اپ میں ہے۔ یہ دونوں تربیت یافتہ ہیں ورنہ ہوش میں آنے کے بعد ان کا رد عمل ایسا نہ ہوتا جیسا ہوا ہے"...... موگی نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"غیر متعلق ہوں یا متعلق۔ انہیں بہرحال ہلاک ہونا ہے"۔ جولین نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے جیکٹ کی جیب سے مشین پسٹل نکال کر اس کا رخ جولیا اور صالحہ کی طرف کرتے ہوئے کہا۔

"رک جاؤ۔ جلدی مت کرو۔ یہ کہیں بھاگی نہیں جا رہیں لیکن ان سے ان کے ساتھیوں کے بارے میں معلومات حاصل کر لیں"۔ موگی نے قدرے غصیلے لہجے میں کہا۔

"معلومات ہمیں خود بخود مل جائیں گی۔ ہم نے اس کا انتظام پہلے ہی کر لیا ہے لیکن ان کے ساتھ گفتگو کا مطلب صرف وقت ضائع کرنا ہے"...... جولین نے جواب دیا اور اس بار اس کے

ندیم
ندیم
Uploaded By Muhammad Nadeem

Uploaded By Muhammad Nadeem

چہرے پر یکلخت سفاکی کے تاثرات ابھرتے چلے گئے۔

''ایک منٹ۔ پہلے میری بات تو سن لو''...... اچانک خاموش بیٹھی صالحہ نے کہا تو جولین اور موگی دونوں چونک کر اس کی طرف دیکھنے لگیں۔ جولین کا مشین پسٹل والا ہاتھ لاشعوری طور پر نیچے ہو گیا تھا۔

''کیا کہنا چاہتی ہو تم''...... جولین نے تیز لہجے میں کہا۔

''تم نے پاکیشیا کی انتہائی قیمتی لیبارٹری تباہ کی ہے۔ ہمارے ملک کے اعلیٰ سطح کے سائنس دانوں کو ہلاک کیا ہے۔ تمہارا کیا خیال ہے کہ تم دونوں کو معاف کر دیا جائے گا اور ہم یہاں صرف اپنا فارمولا واپس لینے کے لئے آئے ہیں۔ ہاں۔ یہ بات ضرور ہے کہ ہمارے گروپ انچارج عمران صاحب کے دل میں تمہارے لئے نرم گوشہ موجود ہے کیونکہ اس کے خیال کے مطابق تم دونوں نے بہرحال مشن مکمل کرنے کے دوران ایسا کیا ہے اور اب پاکیشیا سیکرٹ سروس یہاں آ چکی ہے لیکن اگر تم نے ہم دونوں کو بھی ہلاک کر دیا تو پھر یہ نرم گوشہ چٹان سے بھی زیادہ سخت ہو جائے گا اور اس کا نتیجہ نہ صرف تم دونوں کو بھگتنا پڑے گا بلکہ تمہارا ملک کا سا بھی اس کا نتیجہ بھگتے گا اس لئے جو کچھ کرو سوچ سمجھ کر کرو۔ جذباتی فیصلے الٹا تمہیں نقصان پہنچائیں گے''...... صالحہ نے بڑے جذباتی لہجے میں پوری تقریر کرتے ہوئے کہا۔

''تم اس حالت میں بھی ہمیں دھمکیاں دے رہی ہو۔ تمہاری یہ

جرأت کہ تم ہمیں دھمکیاں دو''...... جولین نے انتہائی غصیلے لہجے میں کہا۔

''یہ ٹھیک کہہ رہی ہے جولین۔ آؤ۔ ہم علیحدہ کمرے میں بیٹھ کر اس پر بات کریں''...... موگی نے اٹھتے ہوئے کہا۔

''نہیں۔ میں انہیں ہلاک کر کے یہاں سے جاؤں گی''۔ جولین نے ایک بار پھر مشین پسٹل سیدھا کرتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے ٹریگر دبا دیا۔ فائرنگ کے دھماکے ضرور ہوئے لیکن عین اسی لمحے اٹھ کر کھڑی ہوئی موگی نے تیزی سے اس کے ہاتھ کو جھٹکا دے دیا تھا اس لئے گولیاں ان دونوں کے سروں کے اوپر دیوار میں لگ کر نیچے گر گئیں۔

''احمق مت بنو جولین''...... موگی نے چیختے ہوئے کہا لیکن جولین نے ایک ہاتھ سے موگی کو دھکا دیا اور دوسرے ہاتھ میں موجود مشین پسٹل کو ایک بار پھر جولیا اور صالحہ کی طرف کر کے ٹریگر دبا دیا۔ موگی نے تیزی سے اس کو دھکا دینے کی کوشش کی لیکن وہ ایسا کرنے میں پوری طرح کامیاب نہ ہو سکی لیکن بہرحال ہلکا سا جھٹکا جولین نے کھایا اور اس بار گولیوں کا رخ اوپر کی طرف ہونے کی بجائے نیچے کی طرف ہو گیا۔ کئی گولیاں ان دونوں کرسیوں کے درمیان فرش پر پڑیں جن کرسیوں پر جولیا اور صالحہ بیٹھی ہوئی تھیں۔ اس کے ساتھ ہی کڑکڑاہٹ کی آوازیں سنائی دیں اور دوسرے لمحے جولیا اور صالحہ دونوں کے جسموں کے گرد موجود راڈز یکلخت غائب

ندیم
ندیم
Uploaded By Muhammad Nadeem

Uploaded By Muhammad Nadeem

ہو گئے۔

''یہ کیا ہو گیا''..... جولین نے یکلخت چیخ کر کہا اور ساتھ ہی ایک بار پھر ہاتھ میں موجود مشین پسٹل کا رخ ان دونوں کی طرف کر کے ٹریگر دبانے کی کوشش کی لیکن جولیا کسی کھلتے ہوئے سپرنگ کی طرح اڑتی ہوئی جولین سے آ ٹکرائی۔ گولیاں ایک بار پھر چلیں ضرور لیکن ان کا رخ کافی تبدیل ہو گیا تھا بلکہ مشین پسٹل بھی جولین کے ہاتھ سے نکل کر دور جا گرا۔ موگی نے صورت حال دیکھتے ہوئے اپنی جیب سے مشین پسٹل نکالنے کی کوشش کی لیکن دوسرے لمحے وہ بھی چیختی ہوئی اچھل کر کرسی سمیت پیچھے فرش پر جا گری جبکہ جولیا نے جولین پر اچھل کر حملہ اس انداز میں کیا تھا کہ جولین کسی گیند کی طرح اڑتی ہوئی عقب میں موجود اس سنجے سے ٹکرائی جو حیرت سے بت بنا یہ سب کچھ ہوتے دیکھ رہا تھا۔ شاید یہ سب کچھ اس قدر اچانک اور غیر متوقع انداز میں ہوا تھا کہ اس کا ذہن منجمد ہو کر رہ گیا تھا اور وہ اس وقت تک ویسے کا ویسا بت بنا کھڑا رہ گیا تھا جب تک جولیا کے حملے کے بعد جولین اڑتی ہوئی اس سے نہ جا ٹکرائی تھی۔

اب صورت حال یہ تھی کہ وہ سنجا نیچے پڑا ہوا تھا جبکہ اس کے اوپر جولین گری ہوئی تھی اور جولیا، جولین کے اوپر گرتے ہی قلابازی کھا کر ان کے عقب میں جا کھڑی ہوئی تھی لیکن دوسرے لمحے جولیا بھی چیختی ہوئی پشت کے بل فرش پر جا گری کیونکہ جولین

نے اس بار بجلی کی سی تیزی سے اچھل کر جولیا پر حملہ کر دیا تھا جس طرح کھلتا ہوا سپرنگ اچھلتا ہے جبکہ دوسری طرف صالحہ اور موگی دونوں ایک دوسرے سے ٹکرا کر نیچے گریں تو موگی نے بجلی کی سی تیزی سے اٹھتے ہوئے پوری قوت سے لات صالحہ کے چہرے پر ماری اور صالحہ کے حلق سے بے اختیار ہلکی سی چیخ نکلی لیکن صالحہ نے پلک جھپکنے میں اپنے چہرے پر ہونے والے حملے کا بدلہ اس انداز میں لے لیا کہ موگی جس نے اٹھتے ہوئے صالحہ کے چہرے پر لات ماری تھی تیزی سے گھوم گئی تھی تاکہ نہ صرف اپنے آپ کو بچا سکے بلکہ گھوم کر اٹھتی ہوئی صالحہ کو کوئی کاری ضرب بھی لگا سکے۔ اس نے چہرے پر لات مارنے والی کارروائی صرف صالحہ کو گرانے کے لئے کی تھی لیکن اس کے لات مارنے کے ردعمل میں صالحہ نے بجلی کی سی تیزی سے دونوں ہاتھوں سے اس کی ٹانگ پکڑی اور اس کے ساتھ ہی الٹی قلابازی کھا کر وہ نہ صرف خود کھڑی ہو جانے میں کامیاب ہو گئی بلکہ موگی کو بھی اس نے مکمل طور پر ناکارہ کر دیا۔

موگی کی ٹانگ اس کے ہاتھوں میں تھی اور وہ قلابازی کھا گئی تو موگی چیختی ہوئی نہ صرف منہ کے بل نیچے گری بلکہ اس کا جسم بری طرح مڑ گیا تھا جبکہ صالحہ نے پوری قوت سے اس کی ٹانگ کو پکڑ کر اوپر کی طرف اٹھا رکھا تھا جبکہ موگی کا جسم یکلخت اس طرح مڑا اور اس کے حلق سے بے اختیار چیخیں نکلنے لگیں اور پھر

Uploaded By Muhammad Nadeem

Uploaded By Muhammad Nadeem

چیخیں یکلخت خاموش ہو گئیں اور موگی کا جسم ڈھیلا پڑ کر فرش پر گر گیا۔ صالحہ نے بھی اس کی ٹانگ چھوڑ دی جو ایک دھماکے سے نیچے جا گری۔ موگی نہ صرف بے ہوش ہو چکی تھی بلکہ اگر ہوش میں ہوتی بھی سہی تو وہ اب مزید کوئی کارروائی دکھانے کے قابل نہ رہی تھی۔

ادھر جولیا جیسے ہی چیختی ہوئی نیچے گری تو جولین نے جو اس کے ساتھ نیچے گری تھی یکلخت قلابازی کھائی اور وہ جولیا کے عقب میں جا کھڑی ہونا چاہتی تھی لیکن اٹھتے ہوئے اپنے ہی آدمی سے اس بری طرح سے ٹکرائی کہ دونوں ہی چیختے ہوئے نیچے گرے تو جولیا کو نہ صرف سنبھلنے کا بلکہ ان دونوں پر بیک وقت حملہ کرنے کا موقع بھی مل گیا۔ چنانچہ اس نے پلک جھپکنے میں ردعمل شو کیا اور دوسرے لمحے نیچے گر کر تیزی سے اٹھنے کی کوشش کرتے ہوئے جولین اور اس کے گنجے ساتھی کے چہروں پر اس کے جوتوں کی ضربیں پوری قوت سے پڑیں اور وہ خود قلابازی کھا کر ایک بار پھر ان دونوں کے پیچھے جا کھڑی ہوئی لیکن اس سے پہلے کہ وہ دوبارہ ان پر حملہ کرتی یکلخت فائرنگ ہوئی اور اس کے ساتھ ہی گولیاں جولین اور اس گنجے پر پڑیں اور وہ دونوں چیختے ہوئے تڑپ کر یکلخت ساکت ہو گئے۔ جولیا نے چونک کر دیکھا تو یہ فائرنگ صالحہ نے کی تھی۔ اس کے ہاتھ میں وہی مشین پسٹل موجود تھا جو جولین کے ہاتھ سے گرا تھا اور پھر اس سے پہلے کہ جولیا، صالحہ کو کچھ کہتی صالحہ نے بجلی کی سی

ندیم

تیزی سے ہاتھ موڑا اور فرش پر بے ہوش پڑی ہوئی موگی کے جسم نے چند جھٹکے کھائے اور پھر ساکت ہو گئی۔

"فائرنگ بند کرو صالحہ۔ نجانے یہ کس قسم کا علاقہ ہے۔ آؤ ہمیں فوری یہاں سے نکلنا ہے"...... جولیا نے چیخ کر کہا اور پھر وہ تیزی سے دروازے کی طرف دوڑ پڑی جبکہ صالحہ اس کے پیچھے تھی۔

ندیم

Uploaded By Muhammad Nadeem

Uploaded By Muhammad Nadeem

عمران اپنی رہائش گاہ کے ایک کمرے میں بیٹھا سامنے رکھے ہوئے نقشے پر اس طرح جھکا ہوا تھا جیسے اس نقشے میں کوئی بڑا خزانہ ڈھونڈنے کی کوشش کر رہا ہو۔ اس کے ساتھ ہی صفدر بیٹھا ہوا تھا جبکہ کیپٹن شکیل اور تنویر باہر موجود تھے تاکہ اگر کسی قسم کا کوئی مسئلہ ہو تو وہ اس سے بروقت نمٹ سکیں۔

"عمران صاحب۔ آپ نے کیپٹن شکیل اور تنویر کو کیوں یہ کہا کہ وہ بے حد الرٹ رہیں۔ کیا آپ کے ذہن میں کوئی خدشہ ہے کہ یہاں حملہ ہو سکتا ہے"..... صفدر نے کہا تو عمران نے سر اٹھایا۔

"جولیا اور صالحہ کے یہاں سے اغوا ہو جانے کے بعد بھی تم یہ بات پوچھ رہے ہو۔ ظاہر ہے انہیں صرف جولیا اور صالحہ کا اغوا ہی مطلوب نہ تھا وہ پاکیشیا سیکرٹ سروس کا خاتمہ کرنا چاہتی ہوں گی"۔ عمران نے جواب دیا اور ایک بار پھر سامنے رکھے نقشے پر نگاہیں جما دیں۔

"اگر ایسا ہے تو پھر ہمیں یہاں نہیں رکنا چاہئے"..... صفدر نے کہا۔

"تو پھر جولیا اور صالحہ ہمیں کہاں تلاش کریں گی"..... عمران نے نقشے سے سر اٹھائے بغیر کہا تو صفدر بے اختیار اچھل پڑا۔

"آپ متضاد باتیں کر رہے ہیں۔ جولیا اور صالحہ واپس آئیں گی تو پھر حملے کا خطرہ کہاں سے ہوا اور اگر حملہ ہوتا ہے تو پھر جولیا اور صالحہ آسانی سے واپس نہیں آ سکتیں"..... صفدر نے کہا۔

"ٹوئن سسٹرز صرف دو لڑکیاں نہیں ہیں۔ یہاں ان کا مکمل سیکشن ہے۔ انہوں نے یہاں ایک ایسی سائنسی ڈیوائس نصب کر دی تھی کہ اگر کیپٹن شکیل اسے چیک نہ کر لیتا تو ہم اس کوٹھی میں جہاں بھی ہوتے ان کی نظروں میں ہوتے لیکن اس ڈیوائس کے ختم ہونے کے بعد ظاہر ہے ان کے آدمی یہاں کسی بھی وقت حملہ کر سکتے ہیں۔ جہاں تک جولیا اور صالحہ کا تعلق ہے وہ ان ٹوئن سسٹرز کے بس کا روگ نہیں ہیں بشرطیکہ ان کا آخری وقت نہ آ گیا ہو اور یقیناً واپس ہی آئیں گی"..... عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"ڈونجے سے کیا آپ کو اپنی مرضی کی معلومات مل گئی ہیں"۔ صفدر نے پوچھا۔

"ڈونجے کرائی ایجنٹ ہے اور ایجنٹ ایسے افراد ہوتے ہیں جو غیر معمولی اعصاب کے مالک ہوتے ہیں۔ ڈونجے بھی ایسا ہی

Uploaded By Muhammad Nadeem

Uploaded By Muhammad Nadeem

ایجنٹ ہے اس لئے مجبوراً مجھے اس کی ناک کے دونوں نتھنے کاٹ کر لاشعور سے معلومات حاصل کرنا پڑیں۔ ڈاکٹر رچرڈ کو کسی صورت یہ خیال ہی نہ آ سکتا تھا کہ ڈونجے کے ذریعے لیبارٹری کے بارے میں تمام معلومات کسی دوسرے تک پہنچ سکتی ہیں ورنہ وہ ڈونجے کو کسی صورت اپنے ساتھ لیبارٹری کے اندر اپنے آفس تک نہ لے جاتا تاکہ فارمولے کا کچھ حصہ اسے دے سکے۔ ڈونجے چونکہ ایجنٹ تھا اس لئے اس کے ذہن میں وہ باتیں بھی موجود تھیں جو عام آدمی کے ذہن میں سرے سے پیدا ہی نہیں ہوتیں اس لئے اب ہم آسانی سے لیبارٹری کے اندر تک پہنچ سکتے ہیں''..... عمران نے جواب دیا۔

''تو پھر ہم یہاں کیوں وقت ضائع کر رہے ہیں''..... عمران نے جواب دیا۔

''مجھے جولیا اور صالحہ کی واپسی کا انتظار ہے تاکہ ہم مشن کو فائنل کر سکیں''..... عمران نے جواب دیا اور پھر اس سے پہلے کہ مزید کوئی بات ہوتی کمرے کا دروازہ کھلا اور اس کے ساتھ ہی صفدر چونک پڑا کیونکہ کمرے میں جولیا اور صالحہ داخل ہو رہی تھیں۔

''بڑی دیر کر دی مہرباں آتے آتے''..... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''اور تم یہاں اطمینان سے بیٹھے ہو۔ کیوں''..... جولیا نے یکلخت پھاڑ کھانے والے لہجے میں کہا۔

''وہ کیا محاورہ ہے خس کم جہاں پاک''..... عمران نے کہا۔

''عمران صاحب۔ اس قدر سفاکی کا مظاہرہ نہ کریں۔ ہم دونوں موت کا دریا پار کر کے واپس آئی ہیں''..... صالحہ نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

''ہوا کیا ہے۔ تفصیل تو بتاؤ''..... صفدر نے کہا۔ اسی لمحے کیپٹن شکیل اور تنویر بھی اندر آ گئے۔ شاید وہ بھی ان دونوں کی روئیداد سننا چاہتے تھے۔ پھر صالحہ نے بے ہوش ہونے سے لے کر وہاں ہوش آنے اور پھر جولیا اور اپنی ٹوئن سسٹرز اور اس کے گنجے آدمی سے ہونے والی لڑائی کی تفصیل بتا دی تو صفدر، کیپٹن شکیل اور تنویر تینوں کے چہروں پر ان دونوں کے لئے تحسین کے تاثرات ابھر آئے۔

''مطلب ہے کہ تم نے ٹوئن سسٹرز کا خاتمہ کر دیا''..... عمران نے کہا۔

''ہاں اور تمہارا لہجہ بتا رہا ہے کہ تمہیں اس پر افسوس ہو رہا ہے۔ کیوں''..... جولیا نے غصیلے لہجے میں کہا۔

''ظاہر ہے افسوس تو ہونا ہے کیونکہ ایسے سیٹ اپ روز روز نہیں بنتے۔ بہرحال ٹھیک ہے۔ ہم تمہارے انتظار میں تھے تاکہ تمہاری معیت میں مشن مکمل کر سکیں کیونکہ بزرگ لوگ کہتے ہیں جس معاملے میں عورتیں ساتھ ہوں اس معاملے میں کامیابی یقینی ہوتی ہے''..... عمران نے کہا تو جولیا اور صالحہ دونوں کے چہرے بے اختیار کھل اٹھے۔

ندیم
ندیم
Uploaded By Muhammad Nadeem

Uploaded By Muhammad Nadeem

"آپ کے بزرگ بہت زیادہ مہذب ہوں گے عمران صاحب ورنہ میں تو نے تو یہی سنا ہے کہ بزرگ عورتوں کو اہم معاملات میں شامل کرنے سے منع کرتے تھے"..... صفدر نے ہنستے ہوئے کہا۔

"بس۔ یہ بحث ختم۔ ہم ذرا فریش ہو لیں پھر روانگی۔ اٹھو صالحہ ورنہ یہ ساری عمر اسی بحث میں گزار دیں گے"..... جولیا نے اٹھتے ہوئے کہا تو صالحہ بھی مسکراتی ہوئی اٹھ کھڑی ہوئی۔

"عمران صاحب۔ آپ کو آخر کیسے یقین تھا کہ جولیا اور صالحہ ہی کامیاب لوٹیں گی۔ وہ ٹوئن سسٹرز بھی تو تربیت یافتہ ایجنٹس تھیں"..... صفدر نے ان دونوں کے کمرے سے جانے کے بعد کہا۔

"کتنی بار پوچھو گے۔ شاید تمہیں یہ خدشہ ہے کہ صالحہ اور تمہاری اڑان میں فتح صالحہ کی نہ ہو جائے"..... عمران نے کہا تو کیپٹن شکیل کے ساتھ ساتھ تنویر جیسا آدمی بھی بے اختیار ہنس پڑا۔

"عمران صاحب۔ کیا اس لیبارٹری میں دن کے وقت ریڈ بہتر رہے گا یا رات کو"..... کیپٹن شکیل نے صفدر کے بولنے سے پہلے ہی کہا تو صفدر جو شاید جواب دینا چاہتا تھا بے اختیار ہونٹ بھینچ کر خاموش ہو گیا۔

"ڈونجے نے جو کچھ بتایا ہے اس کے مطابق تو دن کا وقت زیادہ بہتر ہے۔ رات کو وہاں تک پہنچنا خاصا مشکل ثابت ہو سکتا ہے"..... عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"لیکن عمران صاحب۔ دن کے وقت ہمیشہ ایسے کاموں میں

مشکل پیش آتی ہے اور آپ کہہ رہے ہیں کہ دن کو کم اور رات کو زیادہ مشکل پیش آ سکتی ہے۔ یہ الٹی گنگا کیوں بہا رہے ہیں"..... صفدر پہلی بات بھول کر اس معاملے میں مصروف ہو گیا اور شاید یہی کیپٹن شکیل بھی چاہتا تھا اس لئے اس نے عمران اور صفدر کے درمیان ہونے والی گفتگو میں مداخلت کی تھی۔

"اس لیبارٹری کی حفاظت کے لئے جو طریقہ کار استعمال کیا گیا ہے وہ واقعی عجیب ہے۔ اگر ڈونجے سے معلومات نہ ملتیں تو ہم کسی صورت بھی اس لیبارٹری کو ٹریس نہ کر سکتے تھے اور اگر ٹریس کر بھی لیتے تو اس میں داخل ہونے کا راستہ ہی تلاش کرتے رہ جاتے۔ یہ انتظامات اس قدر اعلیٰ ہیں کہ یہ تو ٹوئن سسٹرز نے حماقت کی کہ وہ خواہ مخواہ راستے میں آ گئیں ورنہ انہیں میدان میں کودنے کی ضرورت ہی نہ تھی۔ ہم خود ہی میدان میں ناچ کود کر اور ناکام ہو کر کہیں اور کا رخ کر لیتے"..... عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"آپ نے تو ہمارا تجسس بڑھا دیا ہے۔ آپ تفصیل تو بتائیں"۔ اس بار کیپٹن شکیل نے کہا اور پھر اس سے پہلے کہ عمران کوئی جواب دیتا جولیا اور صالحہ دونوں فریش ہو کر اور لباس تبدیل کر کے کمرے میں آ گئیں۔

"یہاں بیٹھ کر گپ شپ لگانے سے بہتر ہے کہ مشن مکمل کریں"۔ جولیا نے کہا۔

ندیم
ندیم
Uploaded By Muhammad Nadeem

Uploaded By Muhammad Nadeem

"مس جولیا۔ عمران صاحب ہمیں لیبارٹری کے بارے میں تفصیل بتانے جا رہے ہیں۔ آپ بھی سن لیں"..... صفدر نے کہا۔

"لیبارٹری کی تفصیل۔ کیا مطلب۔ عمران کو کیسے یہ تفصیل معلوم ہو سکتی ہے جبکہ میرا خیال ہے کہ ٹوئن سسٹرز جو اب ہلاک ہو چکی ہیں انہیں بھی سرکاری ایجنسی کی سپر ایجنٹس ہونے کے باوجود اس بارے میں کچھ نہیں بتایا گیا تھا"..... جولیا نے حیرت بھرے لہجے میں کہا اور جیسے ہی اس کا فقرہ ختم ہوا میز پر موجود فون کی گھنٹی بج اٹھی تو عمران نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا اور ساتھ ہی اس نے لاؤڈر کا بٹن بھی پریس کر دیا۔

"لیس۔ پرنس بول رہا ہوں"..... عمران نے کہا۔

"روز میری بول رہی ہوں کلب سے۔ میں نے تمہیں کہا تھا کہ تم نے ٹوئن سسٹرز کے خلاف کوئی کارروائی نہیں کرنی لیکن تمہاری ٹیم نے ایسا کر دیا۔ کیوں"..... روز میری نے قدرے غصیلے لہجے میں کہا۔

"میں نے کچھ نہیں کیا۔ تمہاری ٹوئن سسٹرز نے الٹا ہمارے خلاف کارروائی کر ڈالی"..... عمران نے کہا۔

"ٹوئن سسٹرز نے کارروائی۔ کیا مطلب"..... روز میری نے چونک کر کہا۔

"ہم چار ساتھی تمہارے کلب تم سے ملنے آئے تھے۔ یہاں دو خواتین ممبرز کوٹھی میں رہ گئیں کیونکہ تمہارے ساتھ صرف ہیلو ہیلو

کرنی تھی لیکن ہماری عدم موجودگی میں ٹوئن سسٹرز نے کوٹھی پر ریڈ کیا اور اندر بے ہوش کر دینے والی گیس فائر کر کے ہماری ساتھی خواتین جولیا اور صالحہ کو اغوا کر کے لے گئیں۔ اب یہ ان کی قسمت کہ انہوں نے بم کو بھی لات مار دی تھی"..... عمران نے کہا تو عمران کے ساتھی بے اختیار مسکرا دیئے کیونکہ وہ اس مشہور محاورے کے بارے میں جانتے تھے لیکن روز میری شاید اس کا مطلب نہ سمجھتی تھی اس لئے وہ بول پڑی تھی۔

"بم کو لات مار دی۔ کیا مطلب۔ یہ کیا کہہ رہے ہو"..... روز میری نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"ایک گدھا ایک ملک کی فوج کے لئے کام کرتا تھا لیکن وہ دولتیاں مارنے کا ماہر تھا اور ایسی تاک کر دولتی مارتا تھا کہ مقابل فوراً ناک آؤٹ ہو جاتا۔ چنانچہ اسے باقاعدہ فوج میں شامل کر کے دشمن کے ایریئے میں بھجوا دیا جاتا اور وہاں دشمن فوج کے بڑے بڑے افسروں کو دولتیاں مار کر ہلاک کر دیتا۔ اس طرح وہ فوج کے لئے ہیرو بنتا گیا۔ ہر طرف اس کی تعریف ہونے لگی کہ اچانک ایک دن اس گدھے نے زمین پر پڑے ایک طاقتور اور زندہ بم کو لات مار دی جس کا نتیجہ وہی ہوا جو ٹوئن سسٹرز کا ہوا"..... عمران نے تفصیل سے تمام واقعات بتاتے ہوئے کہا۔

"تم ویسے کے ویسے ناٹی بوائے ہو۔ مجھے یہ معلوم نہ تھا کہ کارروائی ٹوئن سسٹرز نے خود کی تھی لیکن مجھے حیرت ہے کہ تم اس

Uploaded By Muhammad Nadeem

Uploaded By Muhammad Nadeem

کے باوجود وہیں پر موجود ہو جہاں سے تمہاری ساتھی خواتین کو اغوا کیا گیا تھا"۔۔۔ روز میری نے کہا۔

"وہ ہماری ساتھی خواتین کو واپس آنا تھا اس لئے ہمیں یہاں رہنا ہی تھا ورنہ وہ ہماری تلاش میں کہاں دھکے کھاتی پھرتیں"۔ عمران نے جواب دیا۔

"یہ کیا کہہ رہے ہو۔ وہ تمہاری ساتھی خواتین تھیں۔ تمہیں خود انہیں فوری تلاش کرنا چاہئے تھا جبکہ تم رہائش گاہ پر اطمینان سے بیٹھے ان کی واپسی کا انتظار کرتے رہے۔ کیا تمہیں یقین تھا کہ تمہاری ساتھی خواتین زندہ واپس آ جائیں گی"۔۔۔ روز میری نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"مجھے اپنی ساتھی خواتین پر مکمل اعتماد ہے اس لئے مجھے یقین تھا کہ اگر ان کی موت کا وقت نہیں آ گیا تو ٹوئن سسٹرز ان کا کچھ نہ بگاڑ سکیں گی اور وہی ہوا۔ وہ دونوں لڑکیاں اپنے آپ کو ہلاک کرا بیٹھیں"۔۔۔ عمران نے کہا۔

"وہ ہلاک نہیں ہوئیں بچ گئی ہیں اور تمہاری ساتھی خواتین بھی یوں سمجھو کہ قسمت سے بچ گئی ہیں۔ آئندہ شاید ایسا نہ ہو"۔۔۔ روز میری نے کہا۔

"آئندہ کیا ہوتا ہے کیا نہیں ہوتا یہ تو بعد میں دیکھا جائے گا لیکن تم نے فون کیوں کیا ہے"۔۔۔ عمران نے کہا۔

"میں نے اس لئے فون کیا تھا کہ مجھے ٹوئن سسٹرز کے بارے

میں علم ہوا تو میں سمجھی کہ تم نے معاہدے کی خلاف ورزی ہے اس لئے فون کیا تھا"۔۔۔ روز میری نے کہا۔

"تم ان ٹوئن سسٹرز کو سمجھا دینا کہ آئندہ وہ ہمارا راستہ کاٹنے کی کوشش نہ کریں ورنہ شاید آئندہ وہ زندہ نہ بچ سکیں۔ گڈ بائی"۔ عمران نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔

"یہ کیسے ہو سکتا ہے کہ وہ دونوں بچ گئی ہوں۔ ان کے جسموں میں بیک وقت کئی گولیاں لگی تھیں"۔۔۔ جولیا نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"موت کا ایک وقت مقرر ہوتا ہے۔ اس سے پہلے موت بہرحال نہیں آ سکتی اور سب کچھ ہو سکتا ہے"۔۔۔ عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"عمران صاحب۔ ہمیں مشن پر کام کا آغاز کر دینا چاہئے۔ ٹوئن سسٹرز کے زندہ بچ جانے کے بعد تو فوری کارروائی ضروری ہے"۔۔۔ صفدر نے کہا۔

"ہاں۔ چلو تیاری کرو۔ ہمیں دو کاروں میں جانا ہو گا اور ضروری اسلحہ بھی ہمارے ساتھ ہو گا"۔۔۔ عمران نے کہا اور پھر اس نے مشن پر کام کرنے کے بارے میں تفصیلی ہدایات دینا شروع کر دیں اور سب یکلخت سنجیدہ ہو گئے۔

ندیم

ندیم

Uploaded By Muhammad Nadeem

Uploaded By Muhammad Nadeem

ندیم

لیبارٹری انچارج ڈاکٹر شیفر لنچ کے بعد کافی دیر تک اپنے کمرے میں آرام کرنے کے بعد اب اپنے آفس میں آ کر بیٹھے تھے۔ یہ ان کی روٹین تھی اور وہ رات گئے تک اطمینان سے بیٹھے کام کرتے رہتے تھے۔ اس وقت بھی ایک فائل ان کے سامنے موجود تھی کہ پاس پڑے ہوئے انٹرکام کی گھنٹی بج اٹھی تو ڈاکٹر شیفر نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

''یس''..... ڈاکٹر شیفر نے کہا۔

''ڈاکٹر رابرٹ بول رہا ہوں''..... دوسری طرف سے مؤدبانہ لہجے میں کہا گیا۔

''آپ نے فون کیا ہے۔ کوئی خاص بات''..... ڈاکٹر شیفر نے چونک کر کہا کیونکہ ڈاکٹر رابرٹ، ڈاکٹر رچرڈ کا اسسٹنٹ تھا اور چونکہ فون پر گفتگو ڈاکٹر رچرڈ کرتا رہتا تھا اس لئے اب ڈاکٹر

رابرٹ کا نام سن کر ڈاکٹر شیفر بے اختیار چونک پڑے تھے۔

''ڈاکٹر صاحب۔ میں آپ کے علم میں انتہائی اہم بات لانا چاہتا ہوں۔ کیا میں آپ کے آفس میں حاضر ہو سکتا ہوں''۔ ڈاکٹر رابرٹ نے انتہائی مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

''کس سلسلے میں''..... ڈاکٹر شیفر نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''لیبارٹری کے سلسلے میں''..... ڈاکٹر رابرٹ نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''اوہ اچھا۔ ٹھیک ہے۔ آ جائیں''..... ڈاکٹر شیفر نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے رسیور رکھ دیا۔ اس کی پیشانی پر شکنیں نمودار ہو گئی تھیں لیکن وہ رسیور رکھ کر سامنے موجود فائل کی طرف متوجہ ہو گیا تھا۔ تھوڑی دیر بعد بند دروازے پر دستک ہوئی اور پھر ڈاکٹر شیفر نے سر اٹھایا ہی تھا کہ دروازہ کھلا اور ایک ادھیڑ عمر آدمی اندر داخل ہوا۔ یہ ڈاکٹر رابرٹ تھا۔ ڈاکٹر رچرڈ کا اسسٹنٹ۔ اس نے مؤدبانہ انداز میں سلام کیا۔

''بیٹھیں''..... ڈاکٹر شیفر نے اسے غور سے دیکھتے ہوئے کہا۔

''شکریہ جناب''..... ڈاکٹر رابرٹ نے کہا اور میز کی دوسری طرف موجود کرسی پر بیٹھ گیا۔

''فرمائیں۔ کیا کہنا چاہتے ہیں آپ''..... ڈاکٹر شیفر نے ایک بار پھر غور سے ڈاکٹر رابرٹ کو دیکھتے ہوئے کہا۔

''سر۔ ڈاکٹر رچرڈ میرے ہیڈ ہیں اور میں دلی طور پر ان کی بے

Uploaded By Muhammad Nadeem

Uploaded By Muhammad Nadeem

حد عزت کرتا ہوں لیکن لیبارٹری کا تحفظ بھی مجھ پر فرض ہے اس لئے میں یہ بتانے آیا ہوں کہ پرسوں ڈاکٹر رچرڈ اپنے ساتھ ایک اجنبی آدمی کو لے کر خصوصی راستے سے لیبارٹری میں آئے اور یہ آدمی دو گھنٹوں تک ڈاکٹر رچرڈ کے ساتھ ان کے آفس میں رہا اور واپس جاتے ہوئے ڈاکٹر رچرڈ اسے چرچ تک چھوڑنے گئے۔ اس وقت میں یہی سمجھا تھا کہ وہ باقاعدہ اجازت لے کر اس آدمی کو ساتھ لے آئے ہوں گے اس لئے میں خاموش رہا۔ پھر مجھے چیک کرنے کا خیال آیا تو میں نے چیکنگ کی۔ تب مجھے پتہ چلا کہ وہاں ایسا کوئی اجازت نامہ موجود نہیں ہے جس کے بعد میں نے اسے آپ کے نوٹس میں لانے کا فیصلہ کیا ہے''۔۔۔۔۔ ڈاکٹر رابرٹ نے کہا تو ڈاکٹر شیفر کے چہرے پر حیرت کے تاثرات ابھر آئے۔

''یہ آپ کیا کہہ رہے ہیں۔ لیبارٹری میں تو ریڈ الرٹ ہے۔ پھر یہ کیسے ہو سکتا ہے کہ کوئی آدمی اندر تک داخل ہو سکے''۔ ڈاکٹر شیفر نے یقین نہ آنے والے لہجے میں کہا۔

''جناب۔ ریڈ الرٹ سے پہلے کی بات کر رہا ہوں۔ ڈاکٹر رچرڈ جس آدمی کو ساتھ لے آئے تھے اس کے واپس جانے کے بعد ریڈ الرٹ کا اعلان کر دیا گیا تھا''۔۔۔۔۔ ڈاکٹر رابرٹ نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''تو پھر ریڈ الرٹ میں تو کوئی آدمی باہر سے اندر نہیں آیا۔ باقی آپ کا شکریہ کہ آپ نے مجھے اس بارے میں آگاہ کیا۔ اب باقی

کام میں خود کروں گا۔ آپ جا سکتے ہیں''۔۔۔۔۔ ڈاکٹر شیفر نے کہا تو ڈاکٹر رابرٹ سر ہلاتا ہوا اٹھ کھڑا ہوا۔

''سر۔ ایک گزارش ہے کہ ڈاکٹر رچرڈ تک میرا نام نہ پہنچے۔ وہ میرے سینئر ہیں اس لئے ناراض ہو سکتے ہیں''۔۔۔۔۔ ڈاکٹر رابرٹ نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

''ٹھیک ہے۔ آپ بے فکر رہیں۔ مجھے ان باتوں کا علم ہے''۔ ڈاکٹر شیفر نے جواب دیا تو ڈاکٹر رابرٹ سلام کر کے واپس مڑا اور آفس سے باہر نکل گیا۔

''ڈاکٹر رچرڈ نے ایسی حماقت کیوں کی۔ میری اجازت کے بغیر کسی اجنبی آدمی کا لیبارٹری میں داخل ہونا اور پھر واپس چلا جانا یہ تو ڈسپلن کی انتہائی خلاف ورزی ہے''۔۔۔۔۔ ڈاکٹر شیفر نے ڈاکٹر رابرٹ کے جانے کے بعد بڑبڑاتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے ہاتھ بڑھا کر انٹرکام کا رسیور اٹھایا اور یکے بعد دیگرے کئی بٹن پریس کر دیئے۔

''ڈاکٹر رچرڈ بول رہا ہوں سر''۔۔۔۔۔ رابطہ قائم ہوتے ہی ڈاکٹر رچرڈ کی مؤدبانہ آواز سنائی دی۔

''آپ میرے آفس میں آ جائیں۔ ابھی''۔۔۔۔۔ ڈاکٹر شیفر نے سخت لہجے میں کہا اور رسیور رکھ کر اس نے سامنے رکھی ہوئی فائل اٹھا کر اسے اپنے میز کی دراز میں رکھ کر دراز کو بند کر دیا۔ چند لمحوں بعد آفس کا دروازہ کھلا اور ڈاکٹر رچرڈ اندر داخل ہوئے۔ انہوں نے

ندیم
Uploaded By Muhammad Nadeem

Uploaded By Muhammad Nadeem

مؤدبانہ انداز میں سلام کیا۔

"بیٹھیں"...... ڈاکٹر شیفر نے میز کی دوسری طرف موجود کرسی کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا۔

"تھینک یو سر"...... ڈاکٹر رچرڈ نے کہا اور کرسی پر بیٹھ گیا۔

"مجھے اطلاع ملی ہے کہ ریڈ الرٹ سے پہلے آپ باہر سے کسی
دمی کو اپنے ساتھ لیبارٹری میں لائے تھے اور وہ آدمی آپ کے
ڈیڑھ دو گھنٹوں تک رہا۔ اس کے بعد وہ واپس چلا گیا۔ ایسا
"...... ڈاکٹر شیفر نے سامنے بیٹھے ڈاکٹر رچرڈ کو غور سے
ئے کہا۔

میں ایک آدمی کو ساتھ لے کر آیا تھا تاکہ میں چیک
الرٹ کے لئے جو مشینری نصب کی گئی ہے کیا وہ
کام بھی کر سکتی ہے یا نہیں۔ یہ ایک ضروری تجربہ
نے بڑے اعتماد بھرے لہجے میں کہا۔
نے تجربہ کیا۔ تفصیل بتائیں"...... ڈاکٹر شیفر
لہجے میں کہا۔

سے لیبارٹری کے اندر تک دس ایسے
آن کرنے کے بعد ریڈ الرٹ
م شروع کر دیتے ہیں۔ لیکن
کوئی اجنبی جس کا ان
کوائف موجود نہ ہوں

کیونکہ یہاں موجود تمام افراد کے کوائف فیڈ شدہ موجود ہیں ان کے علاوہ کوئی اجنبی ممنوعہ ایریا میں داخل ہو گا یہ آلات فوراً ہی اپنا کام شروع کر دیتے ہیں۔ اس کی چیکنگ اس صورت میں ہو سکتی ہے کہ کسی اجنبی کو یہاں ممنوعہ ایریا میں داخل ہونے کی اجازت دی جائے لیکن ظاہر ہے کوئی اجنبی آدمی کیوں ممنوعہ ایریا میں داخل ہو گا اس لئے ریڈ الرٹ سے پہلے میں سپلائی لینے گیا تھا اور واپسی پر اپنے ساتھ ایک آدمی کو لے آیا۔ پھر اسے واپس بھیج کر میں نے تمام آلات کی چیکنگ کی اور تمام آلات نے اطمینان بخش انداز میں کام کیا۔ چنانچہ ریڈ الرٹ کی کال دے دی گئی اور اب میں مطمئن ہوں کہ تمام آلات درست طور پر کام کر رہے ہیں"۔ ڈاکٹر رچرڈ نے تفصیل سے بات کرتے ہوئے کہا۔

"لیکن آپ کو مجھے تو اس سلسلے میں اطلاع یا رپورٹ دینی چاہئے تھی"...... ڈاکٹر شیفر نے کہا۔

"جناب۔ چونکہ آپ نے ریڈ الرٹ کا حکم دیا تھا اور اس کی تعمیل میں نے کرنی تھی اس لئے میں نے تمام چیکنگ کی اور روٹین کے کاموں کے لئے آپ کو ڈسٹرب نہ کرنا چاہتا تھا"...... ڈاکٹر رچرڈ نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ لیکن آئندہ آپ محتاط رہیں اور کوئی بھی غیر معمولی بات ہو یا کام ہو تو مجھے باقاعدہ رپورٹ ملنی چاہئے"...... ڈاکٹر شیفر نے کہا۔

ندیم
ندیم
Uploaded By Muhammad Nadeem

Uploaded By Muhammad Nadeem

''یس سر۔ میں آئندہ محتاط رہوں گا''...... ڈاکٹر رچرڈ نے اطمینان بھرے لہجے میں کہا کیونکہ ڈاکٹر شیفر نے بہرحال اس کی بیان کردہ وجوہات کو تسلیم کر لیا تھا حالانکہ اسے معلوم تھا کہ اصل ...یات اور تھی۔

''جس اجنبی کو آپ لے آئے تھے وہ کون تھا''...... چند لمحوں کی خاموشی کے بعد ڈاکٹر شیفر نے کہا۔

''پرائم روز کلب میں اس سے ملاقات ہوئی تھی۔ وہ کرانسی ...یاح تھا۔ اس کا نام ڈونجے تھا۔ ہم نے اکٹھے کھانا کھایا اور شراب ... اور پھر میں نے اس کا انتخاب اس لئے کر لیا کہ اول تو اس کا ...وئی تعلق سائنس یا لیبارٹری سے نہ تھا اور دوسرا وہ کرانسی تھا اور ...ح صبح اس نے واپس چلے جانا تھا اور یقیناً وہ چلا گیا ہو گا۔ اس ...ح کوئی خطرہ باقی نہ رہا تھا''...... ڈاکٹر رچرڈ نے تفصیل سے ...ب دیتے ہوئے کہا۔

''کیا وہ پرائم روز کلب میں ٹھہرا ہوا تھا''...... ڈاکٹر شیفر نے ...چھا۔

''مجھے معلوم نہیں ہے سر۔ البتہ مجھ سے اس کی ملاقات اس ...ب میں ہی ہوئی تھی''...... ڈاکٹر رچرڈ نے جواب دیا۔

''اوکے۔ ٹھیک ہے۔ آپ بے حد محتاط رہا کریں۔ معمولی سی ...ی ہوئی تو ساری ذمہ داری آپ پر پڑے گی''...... ڈاکٹر شیفر ...کہا۔

''میں تو ہر طرح سے محتاط رہتا ہوں سر۔ اب مزید رہوں گا''۔ ڈاکٹر رچرڈ نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''اوکے۔ اب آپ جا سکتے ہیں''...... ڈاکٹر شیفر نے کہا تو ڈاکٹر رچرڈ اٹھے، انہوں نے سلام کیا اور واپس مڑ کر آفس سے باہر چلے گئے تو ڈاکٹر شیفر نے میز کی دراز کھول کر فائل نکالی اور اسے کھولا ہی تھا کہ فون کی گھنٹی بج اٹھی تو انہوں نے چونک کر ایک لمحے کے لئے فون کی طرف دیکھا اور پھر ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

''یس۔ ڈاکٹر شیفر بول رہا ہوں''...... ڈاکٹر شیفر نے اپنے مخصوص لہجے میں کہا۔

''پرائم منسٹر صاحب سے بات کیجئے سر''...... دوسری طرف سے ایک نسوانی آواز سنائی دی لیکن لہجہ بے حد مؤدبانہ تھا۔

''ہیلو''...... دوسرے لمحے ایک بھاری سی آواز سنائی دی۔

''ڈاکٹر شیفر بول رہا ہوں سر''...... ڈاکٹر شیفر نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

''آپ نے لیبارٹری میں ریڈ الرٹ کر دیا ہے یا نہیں''۔ پرائم منسٹر نے پوچھا۔ ان کا لہجہ خاصا سخت تھا۔

''یس سر۔ آپ کے حکم کی فوری تعمیل کر دی گئی ہے سر''۔ ڈاکٹر شیفر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''پاکیشیائی ایجنٹ بیکس میں موجود ہیں۔ انہوں نے ہمارے سرکاری ...ٹوں کو بھی زخمی کر دیا ہے اس لئے آپ ریڈ الرٹ کے باوجود

Uploaded By Muhammad Nadeem

Uploaded By Muhammad Nadeem

بھی بے حد محتاط رہیں اور کسی بھی غیر معمولی واقعہ کی رپورٹ ہمیں ضرور کریں“..... پرائم منسٹر نے کہا۔

”یس سر۔ آپ بے فکر رہیں سر۔ اول تو کسی کو لیبارٹری کا علم نہیں ہے اور اگر علم ہو بھی سہی تو وہ کسی صورت لیبارٹری میں داخل نہیں ہو سکتا“..... ڈاکٹر شیفر نے کہا۔

”او کے۔ اس کے باوجود بھی آپ ہر طرح سے محتاط رہیں۔ گڈ بائی“..... پرائم منسٹر نے کہا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو ڈاکٹر شیفر نے رسیور رکھا ہی تھا کہ ایک بار پھر فون کی گھنٹی بج اٹھی۔

”اب کیا ہو گیا ہے۔ نجانے یہ لوگ ان پاکیشیائی ایجنٹوں سے اس قدر خوفزدہ کیوں ہیں“..... ڈاکٹر شیفر نے بڑبڑاتے ہوئے کہا اور ایک بار پھر رسیور اٹھا لیا۔

”یس۔ ڈاکٹر شیفر بول رہا ہوں“..... ڈاکٹر شیفر نے ایک بار پھر اپنے مخصوص لہجے میں کہا۔

”چیف آف فارٹون بول رہا ہوں“..... دوسری طرف سے ایک بھاری سی آواز سنائی دی تو ڈاکٹر شیفر چونک پڑے۔ انہیں یاد آ گیا تھا کہ فارٹون سرکاری ایجنسی ہے جس کے سپر ایجنٹوں کا حوالہ ابھی پرائم منسٹر صاحب دے رہے تھے۔ ویسے ایک تقریب میں وہ چیف سے مل بھی چکے تھے۔

”یس۔ کوئی خاص بات جو آپ نے فون کیا ہے“..... ڈاکٹر شیفر نے کہا۔

”ڈاکٹر شیفر۔ آپ نے لیبارٹری میں تو ریڈ الرٹ کر رکھا ہے۔ مجھے پرائم منسٹر صاحب نے بتایا تھا کہ انہوں نے ایسا کرنے کا حکم دے دیا ہے“..... چیف نے کہا۔

”یس سر۔ پرائم منسٹر صاحب کے حکم کی فوری تعمیل کر دی گئی ہے“..... ڈاکٹر شیفر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

”ٹھیک ہے۔ اس کے باوجود میرے سپر ایجنٹس آپ کی لیبارٹری کی بیرونی حفاظت کریں گے تاکہ اگر پاکیشیائی ایجنٹ وہاں پہنچیں تو وہ لیبارٹری میں داخل ہونے سے پہلے ہی مارے جائیں اس لئے میں نے فیصلہ کیا ہے کہ ایجنٹس کو چرچ میں تعینات کر دیا جائے۔ میں نے سوچا کہ آپ کو اطلاع کر دوں۔ آپ ان کا موبائل فون نمبر نوٹ کر لیں۔ کسی بھی ضرورت کے وقت آپ ان سے براہ راست رابطہ کر سکتے ہیں“..... چیف نے کہا اور ساتھ ہی فون نمبر بھی بتا دیا جو ڈاکٹر شیفر نے سامنے موجود پیڈ پر لکھ لیا۔

”لیکن مجھے تو پرائم منسٹر صاحب نے فون پر بتایا تھا کہ آپ کے سپر ایجنٹس کو پاکیشیائی ایجنٹوں نے زخمی کر دیا ہے“..... ڈاکٹر شیفر نے طنزیہ لہجے میں کہا۔

”ہاں۔ لیکن ایسا غلط فہمی میں ہوا ہے۔ ہمارے سپر ایجنٹس سیکشن ٹوئن سسٹرز پاکیشیائی ایجنٹوں کی ساتھی دو عورتوں کو زبردستی ان کی کوٹھی سے اٹھا کر اپنے ایک پوائنٹ پر لے آئیں لیکن انہوں نے یہ سمجھا کہ یہ صرف ساتھی عورتیں ہیں ایجنٹس نہیں اس لئے انہوں

Uploaded By Muhammad Nadeem

نے لاپرواہی کی جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ وہ زخمی ہو گئیں اور وہ دونوں عورتیں بھی فرار ہو جانے میں کامیاب ہو گئیں لیکن اب ایسا نہیں ہو گا۔ بے فکر رہیں''...... چیف نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''کون سے ایجنٹ آپ بھجوا رہے ہیں۔ اگر مجھے فون پر رابطہ کرنا ہی پڑا تو میں کس سے کروں گا''...... ڈاکٹر شیفر نے کہا۔

''ٹوئن سسٹرز سیکشن وہاں موجود ہو گا کیونکہ وہی پاکیشیا سے اے ایم گن کا فارمولا لے آئی تھیں اور یہاں بھی وہی ان کے خلاف کام کر رہی ہیں۔ جو فون نمبر میں نے آپ کو دیا ہے وہ ٹوئن سسٹرز میں سے ایک لڑکی جولین کا ہے جبکہ دوسری ٹوئن سسٹر موگی ہے۔ اس کو فون کرنا ہو تو اس کا نمبر بھی یہی ہو گا۔ صرف ایک زیرو کا شروع میں اضافہ کرنا ہو گا''...... چیف نے تفصیل سے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''لیکن سر۔ وہ تو زخمی ہوں گی''...... ڈاکٹر شیفر نے کہا۔

''وہ زخمی ضرور ہیں لیکن وہ سپر ایجنٹس ہیں اس لئے آپ بے فکر رہیں۔ وہ آپ کی بخوبی حفاظت کر سکیں گی''...... چیف نے کہا۔

''اوکے جناب''...... ڈاکٹر شیفر نے کہا تو دوسری طرف سے بھی اوکے کہہ کر رابطہ ختم ہو گیا تو ڈاکٹر شیفر نے بھی رسیور رکھ دیا۔

''چلو اچھا ہے۔ یہ پاکیشیائی ایجنٹس باہر ہی مارے جائیں گے تو بہتر ہے''...... ڈاکٹر شیفر نے کہا اور ایک بار پھر فائل پر جھک گئے۔

کار تیزی سے صنعتی علاقے میں آگے بڑھی چلی جا رہی تھی۔ کار کی ڈرائیونگ سیٹ پر جولین موجود تھی جبکہ سائیڈ سیٹ پر موگی بیٹھی ہوئی تھی۔ جولین کو دو گولیاں لگی تھیں جبکہ موگی کے جسم میں تین گولیاں اتار دی گئی تھیں اور وہ دونوں گولیاں کھا کر بے ہوش ہو گئی تھیں اور پھر انہیں ہوش ہسپتال میں آیا تھا اور بعد میں انہیں پتہ چلا کہ پاکیشیائی ایجنٹوں کی دونوں ساتھی عورتیں سپیشل پوائنٹ سے اس لئے نکل جانے میں کامیاب ہو گئیں کہ اوپر اور باہر کوئی موجود نہ تھا۔ سب نیچے آپریشن ایریا میں موجود تھے تاکہ اس کوٹھی کے بارے میں جان سکیں جہاں سے ان دونوں عورتوں کو لایا گیا تھا اور جہاں وہ خصوصی آلہ نصب کر آئی تھیں تاکہ وہاں کی جانے والی گفتگو وہ یہاں آپریشن ایریا میں سن سکیں بلکہ وہاں ہونے والی تمام عملی کارروائی کی تصاویر بھی یہاں دیکھ سکیں۔

Uploaded By Muhammad Nadeem
ندیم ندیم
Uploaded By Muhammad Nadeem

Uploaded By Muhammad Nadeem

جولین اور موگی کا خیال تھا کہ عمران اور اس کے ساتھی دیر سے آئیں گے اس لئے انہوں نے سوچا کہ جب تک وہ آئیں تب تک وہ ان دونوں عورتوں سے معلومات حاصل کر لیں جنہوں نے اپنے نام جولیا اور صالحہ بتائے تھے۔ دونوں چونکہ راڈز میں جکڑی ہوئی تھیں اور یہ راڈز ریموٹ کنٹرولڈ تھے اس لئے انہیں ان کی طرف سے کوئی فکر نہ تھی لیکن موگی کی حماقت کی وجہ سے جولین جو ان کو ڈرانے کے لئے ان پر فائر کھول رہی تھی لیکن وہ براہ راست ان کا نشانہ نہیں لے رہی تھی لیکن موگی کے ہاتھ مارنے پر ایک بار گولیاں ان کے سروں سے اوپر دیوار سے جا ٹکرائیں جبکہ دوسری بار مشین پسٹل کا رخ نیچے ہو گیا اور گولیاں اس جگہ پر پڑیں جہاں ان راڈز کو الیکٹرک سپلائی کا آپریٹنگ یونٹ موجود تھا۔ گولیوں کی وجہ سے یہ یونٹ تباہ ہو گیا اور راڈز خود بخود کھل کر غائب ہو گئے۔ اس طرح جولیا اور صالحہ دونوں کو ان پر حملہ کرنے کا موقع مل گیا۔ پھر لڑائی کے دوران ان دونوں کے جسموں میں گولیاں اتار دی گئیں اور وہ بے ہوش ہو گئیں۔

اس ٹارچنگ روم کا انچارج گرانڈ بھی ان کے ساتھ تھا۔ وہ فائرنگ سے ہلاک ہو گیا تھا اور جولیا اور صالحہ شاید ان دونوں کو ہلاک شدہ سمجھ کر نکل جانے میں کامیاب ہو گئیں۔ جولین اور موگی کو ہسپتال میں ہوش آنے کے بعد بتایا گیا کہ فائرنگ کی ہلکی سی آوازیں نیچے آپریشن ایریا میں سنائی ضرور دی تھیں لیکن کسی نے

پرواہ نہ کی اور پھر جس آلے کے ذریعے کوٹھی کو چیک کرنے کے لئے سب نیچے موجود تھے وہ آلہ اچانک تباہ کر دیا گیا تو وہ سب انہیں اطلاع دینے کے لئے اوپر پہنچے تو یہاں وہ دونوں شدید زخمی حالت میں بے ہوش پڑی ہوئی تھیں جس پر انہیں فوری طور پر ہسپتال پہنچایا گیا۔ یہ ان دونوں کی خوش قسمتی تھی کہ گولیاں ان کے دل کے اندر یا دل کے قریب نہ لگی تھیں لیکن ہسپتال پہنچنے تک کافی خون بہہ جانے کی وجہ سے وہ شدید کمزوری محسوس کر رہی تھیں۔ پھر ان کے حکم پر اس کالونی کی کوٹھی پر ان کے سیکشن نے ریڈ کیا جہاں سے وہ جولیا اور صالحہ کو اٹھا کر لے آئی تھی لیکن کوٹھی خالی ملی۔

ٹوئن سسٹرز کے زخمی ہونے کی رپورٹ ملنے پر فارٹون کے چیف نے خود ہسپتال آ کر ان کی عیادت کی اور ساری بات سن کر اس نے انہیں کلیئر کر دیا اور نئی زندگی ملنے پر انہیں مبارک باد دی جس سے ان کے پست حوصلے بے حد بلند ہو گئے اور انہوں نے چیف سے عمران اور اس کے خلاف کارروائی میں حصہ لینے کی اجازت مانگی۔ چیف نے ہسپتال کے انچارج ڈاکٹر سے مشورہ کیا تو ڈاکٹر نے انہیں اس شرط پر اجازت دے دی کہ وہ زیادہ تیزی سے حرکت نہیں کریں گی جس کا انہوں نے وعدہ کر لیا اور پھر چیف سے اس معاملے پر ڈسکس کے بعد یہ طے پایا گیا کہ چیف لیبارٹری کا محل وقوع سیکرٹری سائنس سے معلوم کرے گا اور پھر وہ لیبارٹری

ندیم
ندیم
Uploaded By Muhammad Nadeem

Uploaded By Muhammad Nadeem

کے اندر جانے والے راستے کے دہانے پر اپنے مورچے لگائیں گی تاکہ عمران اور اس کے ساتھی جب بھی وہاں پہنچیں وہ انہیں ہلاک کرسکیں۔ چیف نے سیکرٹری سائنس کو سارے معاملات پر بریف کیا تو سیکرٹری سائنس نے بھی ٹوئن سسٹرز کو لیبارٹری کی حفاظت کے لئے وہاں پہنچنے کی اجازت دے دی اور لیبارٹری کا محل وقوع بھی بتا دیا اور انچارج ڈاکٹر شیفر کا فون نمبر بھی چیف کو دے دیا۔

چیف ڈاکٹر شیفر سے پہلے سے واقف تھا۔ اس نے ڈاکٹر شیفر کو فون کر کے اس سے ریڈ الرٹ کے بارے میں معلومات حاصل کیں اور اسے یہ سن کر بے حد اطمینان ہو گیا کہ لیبارٹری میں پرائم منسٹر کے حکم کی تعمیل میں ریڈ الرٹ کر دیا گیا ہے۔ چیف کو یقین تھا کہ ریڈ الرٹ کے بعد عمران اور اس کے ساتھی کسی صورت بھی لیبارٹری میں داخل نہ ہوسکیں گے اور وہ یقیناً ٹوئن سسٹرز کے ہاتھوں مارے جائیں گے۔ چنانچہ اس سارے سیٹ اپ کے بعد ٹوئن سسٹرز اب کار میں سوار لیبارٹری کی طرف جا رہی تھیں۔ ان کی کار کے پیچھے ایک اسٹیشن ویگن موجود تھی جس میں ان کے سیکشن کے چار مسلح افراد موجود تھے جن کے ساتھ بڑے تھیلوں میں میزائل گنیں، طاقتور دستی بم، دور مار رائفلیں اور ایسا ہی دوسرا خطرناک اسلحہ موجود تھا۔

ہم نے تمام سیٹ اپ اس انداز میں تیار کیا ہے کہ جیسے عمران اور اس کے ساتھیوں کو لیبارٹری اور اس کے راستوں کا پوری طرح

علم ہو گا اور وہ لیبارٹری میں داخل ہونے کے لئے آئیں گے تو ہماری جھولی میں پکے ہوئے پھلوں کی طرح آ گریں گے''۔ خاموش بیٹھی ہوئی موگی نے کہا۔

''یہ انتہائی خطرناک ایجنٹ ہیں موگی۔ یہ کہیں نہ کہیں سے ضروری معلومات حاصل کر لیں گے۔ یہ میری چھٹی حس کہہ رہی ہے''۔ جولین نے کہا۔

''تمہاری چھٹی حس الٹا کام کرتی ہے۔ آج تک تو میں نے یہی دیکھا ہے''..... موگی نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

''ایک تو مشن کے دوران ایسی منحوس باتیں کرتی ہو کہ انسان کے اندر موجود سارا جذبہ ہی ختم ہو جاتا ہے۔ تمہارا کیا خیال ہے کہ عمران اور اس کے ساتھی لیبارٹری تلاش نہ کر سکنے کی وجہ سے منہ لٹکائے واپس چلے جائیں گے''..... جولین نے غصیلے لہجے میں کہا۔

''حقائق حقائق ہوتے ہیں جولین۔ ہمیں صرف خوش فہمیوں اور اندازوں پر کام نہیں کرنا چاہئے۔ یہ ٹھیک کہ وہ انتہائی خطرناک ایجنٹ ہیں اور اس کا عملی تجربہ بھی ہمیں ہو چکا ہے لیکن اس کا یہ مطلب نہیں کہ وہ بالکل احمق لوگ ہیں''..... موگی نے کہا۔

''تم کہنا کیا چاہتی ہو۔ خود ہی انہیں عقلمند کہہ رہی ہو اور خود ہی اس بات کی نفی کر رہی ہو اور یہ بھی کہہ رہی ہو کہ وہ لیبارٹری کو تلاش ہی نہ کر سکیں گے''..... جولین نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

''وہ لیبارٹری کو تلاش کر لیں گے۔ اس حد تک تو بات درست

ندیم
Uploaded By Muhammad Nadeem

Uploaded By Muhammad Nadeem

ہے لیکن وہ یہی راستہ اختیار کریں گے جو اس لیبارٹری کا عام راستہ ہے۔ ایسا ممکن نظر نہیں آتا''..... موگی نے جواب دیا تو جولین بے اختیار چونک پڑی۔

''تو اور کون سا راستہ ہے۔ یہی تو راستہ ہے لیبارٹری میں داخل ہونے کا''..... جولین نے کہا۔

''تم نے اور میں نے بے شمار لیبارٹریوں میں داخل ہو کر مشنز مکمل کئے ہیں اور ہر لیبارٹری میں عام راستے سے ہٹ کر دو تین خفیہ اور مخصوص راستے رکھے جاتے ہیں جن کو عام حالات میں بند رکھا جاتا ہے لیکن انہیں بہرحال استعمال کیا جا سکتا ہے اور استعمال کیا جاتا ہے۔ یہ لوگ بھی ایسا ہی کریں گے''..... موگی نے کہا۔

ندیم

''تمہارا مطلب ہے کہ وہ لیبارٹری کا اصل نقشہ حاصل کر لیں گے اور اس میں تمام راستے چیک کر لیں گے۔ یہ کیسے ممکن ہے۔ اگر ایسے راستے ہیں بھی سہی تو وہ انہیں کسی صورت بھی معلوم نہیں ہو سکتے اور آخری بات یہ کہ لیبارٹری میں ریڈ الرٹ ہو چکا ہے اور جب کہیں ریڈ الرٹ کیا جاتا ہے تو ایسے تمام راستے مکمل طور پر بلاک کر دیئے جاتے ہیں''..... جولین نے تیز تیز لہجے میں کہا۔

''یہ سب کتابی باتیں ہیں، فضول باتیں۔ یوں نہیں ہو سکتا۔ کرنے والے سب کچھ کر سکتے ہیں''..... موگی نے برا سا منہ بناتے ہوئے کہا۔

''تمہارا مطلب ہے کہ ہم لیبارٹری کے اندر جا بیٹھیں۔ آخر تم

چاہتی کیا ہو''..... جولین نے خاصے غصیلے لہجے میں کہا۔

''میں تو صرف اتنا چاہتی ہوں کہ ہم کوئی عملی کام کریں۔ کوئی ایسا کام جس سے ان پاکیشیائی ایجنٹوں کو واقعی ہلاک کیا جا سکے''۔ موگی نے جواب دیا۔

''ایسا ہی ہو گا۔ تم بس خاموشی سے بیٹھی رہو۔ خبردار اب اگر ایک لفظ بھی تم نے منہ سے نکالا۔ میں تنگ آ گئی ہوں تمہاری بک بک سن کر''..... جولین نے اس بار بپھرے ہوئے لہجے میں کہا۔

''مجھ پر غصہ کھانے کی ضرورت نہیں ہے۔ غصہ اس عمران پر نکالنا۔ وہ کیا کہتے ہیں کہ آدمی گرتا گدھے سے ہے اور غصہ کمہار پر نکالا جاتا ہے''..... موگی بھلا کہاں خاموش ہونے والی تھی لیکن اسی لمحے جولین نے کار ایک بڑے چرچ کے گیٹ پر موڑی تو موگی اس چرچ کی طرف متوجہ ہو گئی۔ ان کی کار کے پیچھے اسٹیشن ویگن بھی اندر آ گئی اور پھر جولین نے کار ایک طرف موڑ کر روک دی تو اس کے پیچھے ویگن بھی رک گئی۔ جولین اور موگی دونوں کار سے نیچے اتریں تو ویگن سے بھی چار مسلح افراد نیچے اتر آئے۔ اسی لمحے ایک پادری تیزی سے ان کی طرف بڑھا۔

ندیم

''آپ کن سے ملنے آئی ہیں''..... پادری نے کار کے قریب آتے ہوئے کہا۔

''فادر جوزف سے''..... جولین نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''یس میڈم۔ میں انہیں اطلاع دیتا ہوں۔ آپ ٹوئن سسٹرز ہیں''۔

Uploaded By Muhammad Nadeem

Uploaded By Muhammad Nadeem

پادری نے کہا۔

"یس فادر"...... جولین نے جواب دیا تو پادری سر ہلاتا ہوا مڑا اور چرچ کی طرف بڑھ گیا۔ تھوڑی دیر بعد ایک بوڑھا پادری پہلے والے پادری کے ساتھ چلتا ہوا کار کے قریب پہنچا۔

"فادر جوزف۔ آپ ہمیں اس راستے سے آگاہ کریں جو لیبارٹری کی طرف جاتا ہے اور ہمارے لئے صرف اتنی سہولت مہیا کر دیں کہ ہم دونوں ٹوئن سسٹرز اور ہمارے چار ماتحت یہاں اس انداز میں رہ سکیں کہ باہر سے ہم کسی کو نظر نہ آئیں اور دشمن ایجنٹ لیبارٹری میں جانے کی کوشش کریں تو نہ صرف ہماری نظروں میں رہیں بلکہ ہماری فائرنگ رینج میں بھی رہیں"...... جولین نے تفصیل سے بات کرتے ہوئے کہا۔

"یہاں چرچ میں تو فائرنگ کی اور دوسروں کو ہلاک کرنے کی اجازت نہیں ہے اور نہ ہی دی جا سکتی ہے۔ البتہ چرچ کے مغربی حصے میں ایک عمارت ہے جس میں صنعتی مزدوروں کو فنون سکھائے جاتے ہیں۔ یہ دو منزلہ عمارت ہے اور ان دنوں چھٹیوں کی وجہ سے عمارت خالی پڑی ہوئی ہے۔ وہاں آپ اپنے مورچے بنا سکتی ہیں۔ راستہ اس عمارت کے سامنے سے گزرتا ہے۔ دوسری طرف اونچی دیوار ہے اور اس راستے سے گزرے بغیر کوئی لیبارٹری میں نہیں جا سکتا۔ آپ اس عمارت میں مورچہ زن ہو سکتی ہیں"...... فادر جوزف نے تفصیل سے بات کرتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ آپ اپنا کوئی آدمی ہمارے ساتھ بھیج دیں تاکہ ہم اپنے آپ کو درست طور پر ایڈجسٹ کر سکیں"...... جولین نے کہا۔

"یہ میرے اسسٹنٹ فادر جوائے ہیں۔ یہ آپ کے ساتھ رہیں گے اور ہر طرح کی سہولت آپ کو مہیا کریں گے۔ اس کے ساتھ ساتھ یہ درخواست بھی اعلیٰ حکام نے کی ہے کہ جب تک آپ یہاں رہیں آپ کو کھانا وغیرہ چرچ کے میس سے مہیا کیا جاتا رہے گا اور اس کے انچارج بھی فادر جوائے ہوں گے"...... فادر جوزف نے کہا۔

"تھینک یو فادر"...... جولین نے خوش ہو کر کہا اور پھر فادر جوزف سے اجازت لے کر وہ فادر جوائے کے ساتھ اس عمارت کی طرف بڑھ گئیں۔ عمارت دو منزلہ تھی لیکن اس وقت مکمل طور پر خالی تھی۔ جولیا اور موگی نے دوسری منزل کا ایک کمرہ منتخب کر لیا جہاں سے نہ صرف پورے راستے پر نظر رکھی جا سکتی تھی بلکہ یہاں سے اس راستے سے گزرنے والوں پر فائرنگ اور میزائل بھی درست طور پر فائر کئے جا سکتے تھے۔

"رات کو اس راستے پر روشنی ہونی چاہئے"...... جولین نے کہا۔

"روشنی کا انتظام کر لیا گیا ہے۔ یہ راستہ ساری رات مکمل طور پر روشن رہے گا۔ یہاں سے گزرنے والی چیونٹی بھی آپ کو صاف دکھائی دے گی"...... فادر جوائے نے مسکراتے ہوئے کہا۔

ندیم
ندیم
Uploaded By Muhammad Nadeem

Uploaded By Muhammad Nadeem

"ویسے اس راستے سے عام طور پر کون گزرتا ہے"...... موگی نے پوچھا۔

"کوئی نہیں۔ صرف لیبارٹری کے لوگ آتے جاتے رہتے ہیں لیکن اب تو ریڈ الرٹ ہے اس لئے نہ کوئی اندر جا سکتا ہے اور نہ ہی کوئی باہر آ سکتا ہے"...... فادر جوائے نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"شکریہ۔ اب آپ جا سکتے ہیں۔ ہمارے آدمی گراؤنڈ فلور پر رہیں گے اور ہم یہاں سیکنڈ فلور پر۔ ہمارے کھانے پینے کا کیا انتظام ہوگا"...... جولین نے کہا۔

"میں آپ کے ایک آدمی کو ساتھ لے جا کر میس دکھا دیتا ہوں جو چوبیس گھنٹے کھلا رہتا ہے۔ جب آپ کو جس چیز کی ضرورت ہو آپ اس آدمی کو بھیج کر منگوا سکتی ہیں"...... فادر جوائے نے کہا۔

"چوبیس گھنٹے میس کیوں کھلا رہتا ہے"...... موگی نے حیران ہو کر پوچھا۔

"چرچ کے میس سے قریبی ہسپتال کے مریضوں کو کھانا سپلائی کیا جاتا ہے اس لئے وہاں دن رات کام ہوتا رہتا ہے۔ پھر چرچ کے لوگ بھی اس میس سے کھانا کھاتے ہیں"...... فادر جوائے نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"وکی"...... جولین نے اپنے ایک آدمی سے مخاطب ہو کر کہا۔

"یس میڈم"...... وکی نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"فادر جوائے کے ساتھ جاؤ اور میس دیکھ آؤ۔ پھر تم نے ہی وہاں جا کر کھانے پینے کی ڈیمانڈ کے بارے میں اطلاع دینی ہوگی"۔ جولین نے کہا۔

"یس میڈم"...... وکی نے جواب دیا اور پھر وہ فادر جوائے کے پیچھے چلتا ہوا چرچ کی طرف بڑھ گیا۔

"جولین۔ ہم کب تک یہاں اس انداز میں موجود رہیں گی۔ نجانے وہ پاکیشیائی ایجنٹ کب آئیں اور آئیں بھی سہی یا نہ آئیں"۔ موگی نے کہا۔

"ہمارا سیکشن انہیں ٹریس کرے گا جبکہ ہم یہاں مورچہ بند رہیں گی۔ کہیں نہ کہیں تو ان سے ٹکراؤ ہو ہی جائے گا"...... جولین نے جواب دیا تو موگی نے کچھ کہنے کے لئے منہ کھولا لیکن پھر بغیر کچھ کہے منہ اس طرح بند کر لیا جیسے اس نے مزید بولنے سے اپنے آپ کو جبراً روک لیا ہو۔

ندیم
Uploaded By Muhammad Nadeem

Uploaded By Muhammad Nadeem

عمران اور اس کے ساتھی دو کاروں میں سوار دارالحکومت سے صنعتی علاقے بیکس کی طرف بڑھے چلے جا رہے تھے۔ پہلی کار کی ڈرائیونگ سیٹ پر عمران اور سائیڈ سیٹ پر صفدر موجود تھا جبکہ عقبی سیٹ پر جولیا اور صالحہ بیٹھی ہوئی تھیں جبکہ عقبی کار کی ڈرائیونگ سیٹ پر تنویر اور سائیڈ سیٹ پر کیپٹن شکیل موجود تھا اور عقبی سیٹ خالی تھی۔ دارالحکومت سے بیکس کا فاصلہ تقریباً چھ گھنٹوں کا تھا۔

”عمران صاحب۔ یقیناً لیبارٹری میں ریڈ الرٹ ہو گا اور ہو سکتا ہے کہ ٹوئن سسٹرز کا سیکشن بھی وہاں موجود ہو۔ ایسی صورت میں آپ نے کیا لائحہ عمل بنایا ہے“..... صفدر نے کہا۔

”تم بار بار کیوں پوچھ رہے ہو صفدر۔ اس نے پہلے بھی بتایا ہے جواب بتائے گا“..... عقبی سیٹ پر موجود جولیا نے کہا۔

”کیا بتاؤں۔ میں تو بتا بتا کر تھک گیا ہوں کہ لیبارٹری پر ریڈ

کرنا ہے لیکن میری کوئی سنتا ہی نہیں“..... عمران نے ایسے لہجے میں کہا جس میں بے بسی نمایاں تھی۔

”آپ تفصیل نہیں بتا رہے۔ میں وہ تفصیل معلوم کرنا چاہتا ہوں“..... صفدر نے مسکراتے ہوئے کہا۔

”تفصیل تو وقوعہ کے بعد بتائی جاتی ہے اور تم وقوعہ سے پہلے ہی معلوم کرنا چاہتے ہو۔ اب تم بتاؤ کہ مجھے مستقبل کے بارے میں کیسے معلوم ہو سکتا ہے“..... عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

”میں وقوعہ کے بارے میں تفصیل معلوم نہیں کرنا چاہتا۔ یہ معلوم کرنا چاہتا ہوں کہ آپ نے کیا لائحہ عمل بنایا ہے“..... صفدر نے کہا۔

”لائحہ عمل تو موقع دیکھ کر ہی بنایا جا سکتا ہے“..... عمران نے شرارت بھرے انداز میں مسکراتے ہوئے کہا۔

”کون سا موقع“..... صفدر نے بھی مسکراتے ہوئے کہا۔

”تمہارا مطلب ہے کہ ایک جائے وقوعہ کے کئی مواقع ہو سکتے ہیں۔ یہ کیسے ممکن ہے“..... عمران نے کہا۔

”عمران صاحب۔ ہمیں آپ کے ساتھ کام کرتے ہوئے عرصہ گزر گیا ہے اور اب ہمیں آپ کے مزاج اور فطرت کا بخوبی اندازہ ہے۔ مجھے سو فیصد یقین ہے کہ آپ نے لیبارٹری کے عام راستے کو اندر جانے کے لئے منتخب نہ کیا ہو گا کیونکہ وہاں ریڈ الرٹ بھی ہے اور وہاں کسی ایجنسی کے لوگ بھی ہمارے منتظر ہو سکتے ہیں۔ آپ

ندیم

Uploaded By Muhammad Nadeem

Uploaded By Muhammad Nadeem

نے یقیناً اس ڈوبنجے سے لیبارٹری کے خفیہ راستوں کے بارے میں معلومات حاصل کی ہوں گی اور ان خفیہ راستوں میں سے کسی راستے کا آپ نے انتخاب کیا ہو گا تاکہ ریڈ الرٹ اور ایجنسیوں کی موجودگی کے باوجود آپ اپنا مشن مکمل کر کے واپس بھی آ جائیں۔ میں اس راستے کی تفصیل معلوم کرنا چاہتا ہوں''..... صفدر نے کہا۔

''کمال ہے۔ پہلے میں کیپٹن شکیل سے خوفزدہ رہتا تھا کہ وہ میرے خیالات تک پڑھ لیتا ہے اس لئے مجھے جولیا کے بارے میں اپنے ذہن میں آنے والے خیالات کو چھپا چھپا کر رکھنا پڑتا تھا لیکن اب تم میرے مزاج اور فطرت سے بھی واقف ہو گئے ہو تو اب مجھے اپنے دل کو بھی تم سے چھپانا پڑے گا کہ تمہیں معلوم نہ ہو سکے کہ میرے دل میں کس کی تصویر موجود ہے''..... عمران نے کہا۔

''بکواس کرنے کی ضرورت نہیں ہے''..... جولیا نے غصیلے لہجے میں کہا لیکن اس کا غصہ واضح طور پر مصنوعی دکھائی دے رہا تھا۔

''پہلے تو کہا جاتا تھا کہ لڑکیاں ایسے معاملات کو باقاعدہ اپنے دلوں میں چھپا کر رکھتی ہیں لیکن اب مرد بھی یہی کام کرنے لگ گئے ہیں''..... صالحہ نے کہا تو سب بے اختیار ہنس پڑے۔

''عمران صاحب۔ آپ بات مت ٹالیں لائحہ عمل بتائیں تاکہ ہم ذہنی طور پر اس کے لئے پہلے سے تیار ہو جائیں''..... صفدر نے کہا۔

''وہ کیا کہتے ہیں کہ جن چھوڑے، بھوت چھوڑے لیکن صفدر نہ

چھوڑے۔ تم واقعی کسی بھوت کی طرح پیچھے پڑ جاتے ہو۔ اچھا تو سنو قصہ چوتھے درویش کا''..... عمران کہا۔

''آپ تو اکلوتے ہیں عمران صاحب۔ آپ چوتھے کیسے ہو گئے''۔ صالحہ نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''پلیز مس صالحہ۔ بڑی مشکل سے عمران صاحب کو آمادہ کیا ہے۔ آپ پلیز کوئی کمنٹ نہ کریں''..... صفدر نے منت بھرے لہجے میں کہا۔

''اوکے۔ اب صفدر چونکہ صالحہ کی منتوں پر اتر آیا ہے تو اب بتا ہی دینا چاہئے۔ تو سنو۔ میں نے واقعی ڈوبنجے سے معلومات حاصل کی تھیں۔ ڈوبنجے چونکہ کرانس کا ایجنٹ ہے اس لئے اس کے اپنے اندر اس لیبارٹری کے بارے میں تجسس موجود تھا۔ اس نے ڈاکٹر رچرڈ سے اس بارے میں معلومات حاصل کر لیں کیونکہ ڈاکٹر رچرڈ لیبارٹری بنتے ہی اس کے پہلے سٹاف میں شامل تھا اور اب تک وہاں موجود ہے۔ البتہ اس نے صرف اتنا بتایا ہے کہ اسے بس یہی معلوم ہے کہ لیبارٹری کا نقشہ بنانے والے انجینئر رابرٹ سمتھ نے اس میں ایک خفیہ راستہ بنایا تھا لیکن بعد میں اسے کینسل کر دیا گیا تھا اور انجینئر رابرٹ سمتھ بیکس کے مین چرچ کے چیف پادری جوزف سمتھ کا بڑا بھائی تھا۔ اس نے بھی فادر جوزف کی طرح شادی نہ کی تھی اور اپنے بھائی فادر جوزف کے پاس چرچ میں ہی رہتا تھا۔ یہ معلوم ہونے کے بعد میں نے فون پر فادر جوزف سے

Uploaded By Muhammad Nadeem

Uploaded By Muhammad Nadeem

رابطہ کیا اور انہیں ان کے بھائی انجینئر رابرٹ سمتھ کے شاگرد کے طور پر متعارف کرایا اور ان سے پوچھا کہ انجینئر رابرٹ سمتھ کے بنائے نقشوں کی کاپیاں ان کے پاس موجود ہیں یا نہیں تو گو انہوں نے انکار کر دیا لیکن اس کا لہجہ بتا رہا تھا کہ وہ دانستہ غلط بات کر رہے ہیں۔ نقشے ان کے پاس موجود ہیں۔ اس لیبارٹری کا راستہ بھی لمبا چوڑا چکر کاٹنے کے بعد اس چرچ میں سے ہی گزرتا ہے اس لئے مجھے یقین ہے کہ فادر جوزف کو اگر کور کر لیا جائے تو وہ نقشہ مل جائے گا اور اس نقشے میں کسی خفیہ راستے کا علم ہو جائے گا۔ اس کے بعد ہم خاموشی سے لیبارٹری کے اندر پہنچ کر اپنا مشن مکمل کر کے واپس بھی آ سکیں گے“...... عمران نے کہا۔

”عمران صاحب۔ پلیز بات چھپائیں نہیں بتا دیں کیونکہ آپ سب کو ساتھ لے کر مشن پر جا رہے ہیں اس کا مطلب ہے کہ آپ اس خفیہ راستے کا سراغ پہلے ہی لگا چکے ہیں اور دوسری بات یہ کہ چرچ کوئی ہوٹل تو نہیں ہوگا کہ ہم وہاں جا کر ٹھہریں گے اور فادر جوزف سے معلومات حاصل کریں گے پھر وہ پادری ہیں انتہائی معزز اور مذہبی آدمی۔ ان پر عام آدمی کی طرح تشدد بھی تو نہیں ہو سکتا“...... صفدر نے ایک بار پھر تفصیل سے بات کرتے ہوئے کہا۔

”وہ جن بھوت والی بات واقعی درست ہے۔ بہرحال اب بتائے بغیر چارہ نہیں ہے۔ ڈونجے نے ہی مجھے بتایا تھا کہ اسے ڈاکٹر رچرڈ نے بتایا تھا کہ فادر جوزف ایک مخصوص شراب کا عادی

ہے اور یہ شراب خصوصی طور پر تیار کی جاتی ہے اور ڈاکٹر رچرڈ نے فادر جوزف کے لئے پرائم روز کلب کی میڈم روز میری سے کہہ کر اسے تیار کرایا تھا اور اب فادر جوزف ہر ماہ خود کلب جا کر یہ شراب تیار کرا کر واپس چرچ لے آتا ہے۔ جب فادر جوزف نے مجھے نقشوں کی موجودگی سے انکار کیا تو میں نے روز میری سے فون پر بات کی۔ اس نے فادر جوزف سے بات کر کے مجھے بتایا کہ میں جا کر روز میری کا ریفرنس دوں گا تو فادر جوزف مجھے وہ نقشہ کی کاپی دے دے گا اور بس۔ اس سے زیادہ کچھ نہیں تو میں نے اس کی بات مان لی۔ اب ہم براہ راست چرچ نہیں جائیں گے بلکہ چرچ کے عقبی طرف ایک کلب ہے جس کا نام پاور کلب ہے اس کے جنرل منیجر اور مالک کا نام مائیکل ہے۔ ہم مائیکل سے ملیں گے تو وہ فادر جوزف کے ساتھ ہماری ملاقات کلب میں کرا دے گا اور وہ نقشہ ساتھ لے آئے گا۔ ہم نقشہ چیک کر کے اسے واپس کر دیں گے اور پھر اس نقشے کے مطابق کوئی لائحہ عمل بنایا جائے گا“۔ عمران نے کہا تو صفدر نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ پھر تقریباً ایک گھنٹے کی ڈرائیونگ کے بعد وہ بیکس پہنچ گئے۔ چونکہ بیکس کا نقشہ بھی عمران روانگی سے پہلے بغور دیکھ چکا تھا اس لئے اسے کسی سے پوچھنے کی ضرورت ہی محسوس نہ ہوئی اور وہ پاور کلب پہنچ گیا۔ یہ دو منزلہ عمارت تھی اور اس کا رقبہ بھی خاصا وسیع تھا۔ کمپاؤنڈ گیٹ میں کار موڑ کر عمران اسے سائیڈ میں بنی ہوئی پارکنگ میں لے گیا اور پھر

ندیم ندیم

Uploaded By Muhammad Nadeem

Uploaded By Muhammad Nadeem

کار رکتے ہی صفدر، جولیا اور صالحہ تینوں نیچے اتر آئے۔ عمران کی کار کے پیچھے تنویر کی کار بھی پارکنگ میں پہنچ گئی۔ کاریں لاک کر کے اور پارکنگ بوائے سے کارڈ لے کر وہ سب مڑ کر کلب کے مین گیٹ کی طرف بڑھ گئے۔

کلب کا ماحول عمران کی توقع کے خلاف خاصا صاف ستھرا تھا۔ وہاں آنے جانے والے اور موجود افراد بھی درمیانے طبقے کے لیکن صاف ستھرے افراد تھے۔ تھوڑی دیر بعد وہ سب دوسری منزل پر موجود پاور کلب کے جنرل مینجر اور مالک مائیکل کے آفس میں موجود تھے۔ کاؤنٹر فون سے پرائم روز کلب کا حوالے دے کر جب مائیکل سے بات کی گئی تو اس نے فوراً انہیں اپنے آفس میں کال کر لیا۔ عمران سمیت اس کے سب ساتھی یورپی میک اپ میں تھے اس لئے جولیا اور صالحہ بھی یورپی میک اپ میں تھیں لیکن اس کے باوجود جولیا اور صالحہ نے مائیکل سے مصافحہ کرنے کی بجائے اس وقت کرسیوں پر بیٹھ گئیں جب عمران، صفدر، تنویر اور کیپٹن شکیل، مائیکل سے مصافحہ کر رہے تھے۔ اس طرح وہ مائیکل سے مصافحہ کرنے سے بچ گئی تھیں۔

"آپ کیا پینا پسند کریں گے جناب"...... مائیکل نے اپنی مخصوص کرسی پر بیٹھتے ہوئے کہا۔

"مشروبات منگوا لیں کیونکہ ڈاکٹرز نے ہمیں شراب پینے سے منع کر رکھا ہے"...... عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا تو مائیکل

ندیم

نے اثبات میں سر ہلاتے ہوئے انٹرکام کا رسیور اٹھایا اور یکے بعد دیگرے تین نمبر پریس کر دیئے اور پھر کسی کو چھ مشروب لانے کا کہہ کر اس نے رسیور رکھ دیا۔

"آپ نے اپنا نام ڈیوک بتایا ہے نا"...... رسیور رکھ کر مائیکل نے عمران سے مخاطب ہوتے ہوئے کہا۔

"ہاں۔ ویسے میرا پورا نام ڈیوک مائیکل ہے لیکن اب آپ بھی مائیکل ہیں اس لئے آپ مجھے صرف ڈیوک کہہ سکتے ہیں"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا کیونکہ یورپ میں آخری نام سے پکارے جانے کا رواج تھا۔

"مسٹر ڈیوک۔ فادر جوزف سے میری بات ہوئی ہے۔ وہ نقشہ دکھانے سے انکاری ہیں اور میں انہیں مجبور نہیں کر سکتا"...... مائیکل نے آگے کی طرف جھکتے ہوئے کہا لیکن اس کا لہجہ اور اس کے چہرے کے تاثرات بتا رہے تھے کہ وہ بلف کر رہا ہے۔

"آپ کو کتنی رقم دی جائے تاکہ آپ اسے مجبور کر سکیں"۔ عمران نے صاف لہجے میں کہا۔

"ہاں۔ اب آپ نے درست کاروباری بات کی ہے۔ اگر میرے مجبور کرنے کے بعد وہ میرے کلب سے ہٹ گیا تو مجھے کم از کم ایک لاکھ ڈالرز کا نقصان ہو گا۔ اس لئے اگر آپ ایک لاکھ ڈالرز دے دیں تو میں اسے مجبور کر سکتا ہوں"...... مائیکل نے بھی اس بار صاف بات کرتے ہوئے کہا۔

ندیم
Uploaded By Muhammad Nadeem

Uploaded By Muhammad Nadeem

"ٹھیک ہے۔ سودا کھرا ہونا چاہئے"..... عمران نے کہا اور جیب سے ایک چیک بک نکال کر اپنے سامنے رکھ لی۔

"سوری۔ میں چیک نہیں لیا کرتا"..... مائیکل نے چیک بک دیکھتے ہوئے کہا۔

"یہ گارینٹڈ چیکس ہیں"..... عمران نے کہا۔

"اوہ۔ پھر ٹھیک ہے"..... مائیکل نے جواب دیا تو عمران نے چیک لکھ کر اسے بک سے علیحدہ کیا اور پھر چیک مائیکل کی طرف بڑھا دیا۔ مائیکل چند لمحوں تک غور سے اسے دیکھتا رہا اور پھر اس نے اطمینان بھرے انداز میں سر ہلایا اور چیک تہہ کر کے جیب میں ڈال لیا۔

ندیم

"آپ میں سے کون ان سے ملاقات کرے گا"..... مائیکل نے کہا۔

"میں"..... عمران نے کہا۔

"او کے۔ میں بات کرتا ہوں۔ آپ انہیں بتائیں گے کہ آپ کو کون سا نقشہ دیکھنا ہے"..... مائیکل نے کہا اور رسیور اٹھا کر اس نے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔ آخر میں اس نے خود ہی شاید لاؤڈر کا بٹن پریس کر دیا تھا کیونکہ دوسری طرف بجنے والی گھنٹی کی آواز سنائی دینے لگی تھی۔

"یس"..... چند لمحوں بعد رسیور اٹھائے جانے کی آواز کے ساتھ ہی ایک بھاری سی مردانہ آواز سنائی دی۔

"فادر جوزف۔ میں پاور کلب سے مائیکل بول رہا ہوں"۔ مائیکل نے کہا۔

"یس"..... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"پارٹی سے بات ہو گئی ہے جنہوں نے صرف نقشہ دیکھنا ہے اور بس۔ نقشے کو ساتھ نہیں لے جائیں گے۔ آپ کا کام بھی ہو جائے گا اور پارٹی کا بھی"..... مائیکل نے کہا۔

"کون سا نقشہ چاہئے"..... چند لمحوں کی خاموشی کے بعد فادر جوزف کی آواز سنائی دی۔

"یہ پارٹی سے بات کریں"..... مائیکل نے رسیور عمران کی طرف بڑھاتے ہوئے کہا۔

ندیم

"ڈیوک بول رہا ہوں"..... عمران نے خالصتاً یورپی لہجے میں کہا۔

"آپ کو میرے بڑے بھائی کے بنائے ہوئے نقشوں میں سے کون سا نقشہ چاہئے"..... فادر جوزف نے کہا۔

"اس لیبارٹری کا نقشہ جو آپ کے چرچ کے قریب ہے"۔ عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اوہ۔ اوہ۔ کیا آپ کا تعلق پاکیشیا سے ہے"..... چند لمحوں کی خاموشی کے بعد قدرے چیختے ہوئے لہجے میں کہا گیا۔

"ہم یورپی ہیں فادر۔ ہمارا کسی پاکیشیا سے کیا تعلق ہو سکتا ہے۔ آپ نے یہ بات کیوں پوچھی ہے"..... عمران نے کہا۔

Uploaded By Muhammad Nadeem

Uploaded By Muhammad Nadeem

''اس لئے کہ لیبارٹری میں ریڈ الرٹ ہے اور اس کے ساتھ ساتھ یہاں حکومت کے ایجنٹس بھی موجود ہیں۔ ان سب کا کہنا ہے کہ پاکیشیائی ایجنٹوں کے حملے کا خدشہ ہے اور آپ نے بھی اس لیبارٹری کا نقشہ طلب کیا ہے''..... فادر جوزف نے تیز لہجے میں کہا۔

''آپ مسٹر مائیکل سے پوچھ لیں۔ انہوں نے باقاعدہ ہماری ضمانت لینے کے بعد کہ ہمارا کوئی تعلق پاکیشیا سے نہیں ہے ہم سے بات کی ہے۔ ہم تو یہ نقشہ اس لئے دیکھنا چاہتے ہیں کہ آپ کے بھائی رابرٹ سمتھ نے خود ہی اس نقشے کے بارے میں ایک آرٹیکل ورلڈ ڈائجسٹ میں لکھا تھا جس میں اس نقشے پر تفصیلی بحث کی گئی تھی اور ان کے اس آرٹیکل کی وجہ سے اس نقشے کو عالمی شہرت ملی ہے۔ ہمارا تعلق کاسا نیشنل یونیورسٹی سے ہے اور ہم ایسے نقشوں پر ریسرچ کر رہے ہیں''..... عمران نے تفصیل سے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''لیکن آپ صرف نقشہ دیکھ کر کیا کریں گے۔ میں اسے آپ کو دے تو نہیں سکتا۔ یہ میرے پاس میرے بھائی کی امانت ہے''۔ فادر جوزف نے کہا۔

''ہم صرف اس کو دیکھنا چاہتے ہیں اور بس تاکہ ہم اپنے ریسرچ پیپرز میں یہ لکھ سکیں کہ ہم نے اس بہترین نقشے کو ایک نظر دیکھا ہے''..... عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

ندیم

''تو پھر آپ یہاں چرچ آ جائیں۔ میں آپ کو نقشہ دکھا دوں گا۔ میں دو روز تک ایک مذہبی معاملے میں بے حد مصروف ہوں اس لئے کلب نہیں آ سکتا''..... فادر جوزف نے کہا۔

''ٹھیک ہے۔ لیکن ہمیں کہاں آنا ہو گا''..... عمران نے کہا۔

''آپ چرچ کے مین گیٹ پر آ جائیں۔ میرا آدمی وہاں موجود ہو گا۔ اس کا نام کیرل ہے۔ وہ آپ کو میرے خصوصی کمرے تک پہنچا دے گا۔ آپ نے اسے اپنا نام، پاور کلب اور مائیکل کے نام بتانے ہیں''..... فادر جوزف نے کہا۔

''ٹھیک ہے۔ ہم دس منٹ میں پہنچ رہے ہیں''..... عمران نے کہا اور رسیور واپس مائیکل کو دے دیا۔

''فادر۔ آپ اطمینان سے انہیں نقشہ دکھا دیں۔ یہ لوگ وہ نہیں ہیں جو آپ سمجھ رہے ہیں۔ میں نے ان کے بارے میں اعلیٰ سطح سے معلومات حاصل کر لی ہیں''..... مائیکل نے کہا۔ ظاہر ہے وہ ایک لاکھ ڈالرز کا گارینٹڈ چیک وصول کر چکا تھا۔

''او کے۔ بھجوا دیں انہیں''..... فادر جوزف نے اس بار اطمینان بھرے لہجے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی رسیور رکھے جانے کی آواز سنائی دی اور رابطہ ختم ہو گیا تو مائیکل نے بھی رسیور رکھ دیا۔

''بے حد شکریہ مسٹر مائیکل۔ آپ بے فکر رہیں۔ میڈم روز میری غلط لوگوں کی سفارش نہیں کر سکتیں''..... عمران نے اٹھتے ہوئے کہا تو اس کے ساتھی بھی اٹھ کھڑے ہوئے۔

ندیم

Uploaded By Muhammad Nadeem

Uploaded By Muhammad Nadeem

''میں جانتا ہوں۔ اسی لئے تو میں نے فادر جوزف کو بھی آپ کی گارنٹی دے دی ہے''..... مائیکل نے بھی اٹھ کر کھڑے ہوتے ہوئے کہا اور پھر عمران اور اس کے ساتھی مائیکل سے مصافحہ کرنے میں مصروف ہو گئے تو جولیا اور صالحہ دونوں بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گئیں تاکہ انہیں مصافحہ نہ کرنا پڑے۔ وہ یورپی میک اپ میں تھیں اور یورپ میں مرد عورت کے مصافحہ کرنے کو کوئی برا نہ سمجھتا تھا لیکن جولیا اور صالحہ دونوں کے لئے یہ ناقابل برداشت تھا چاہے وہ کسی بھی میک اپ میں ہوں۔

''عمران صاحب۔ کیا ہم نے ساتھ چلنا ہے''..... کلب سے باہر آ کر صفدر نے عمران سے کہا۔

''ہاں۔ ہم نے نقشہ دیکھ کر وہیں لائحہ عمل بنانا ہے اور پھر کام شروع کر دینا ہے۔ تم نے سنا نہیں کہ لیبارٹری میں نہ صرف ریڈ الرٹ ہے بلکہ سرکاری ایجنٹس بھی وہاں پہنچ چکے ہیں''..... عمران نے کہا۔

''لیکن فادر جوزف کو اس بارے میں کیسے معلوم ہوا۔ وہ تو پادری ہے۔ اس کا لیبارٹری سے کیا تعلق ہو سکتا ہے''..... کیپٹن شکیل نے کہا تو عمران چونک پڑا۔

''اوہ گڈ۔ تم نے بہت گہری بات سوچی ہے۔ اس کا مطلب ہے کہ فادر جوزف کا براہ راست کوئی نہ کوئی تعلق ہے لیبارٹری کے ساتھ اور یہ تعلق ہمیں معلوم کرنا ہوگا''..... عمران نے کہا۔

''لیکن وہ پادری ہے۔ ایک مذہبی شخصیت۔ تم اسے چیک کیسے کرو گے''..... جولیا نے کہا۔

''اس کے سینکڑوں طریقے ہو سکتے ہیں۔ بے فکر رہو۔ میرے دل میں ہر مذہب کی مذہبی شخصیات کا احترام موجود ہے''..... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔ وہ پیدل چلتے ہوئے چرچ کے مین گیٹ کی طرف بڑھے چلے جا رہے تھے۔ کچھ دیر بعد وہ چرچ کے گیٹ پر پہنچ گئے۔ وہاں واقعی ایک ادھیڑ عمر آدمی موجود تھا۔

''کیا آپ کا نام کیرل ہے''..... عمران نے کہا تو وہ چونک پڑا۔

''یس سر۔ آپ''..... اس نے غور سے عمران اور اس کے ساتھیوں کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

''میرا نام ڈیوک ہے اور یہ میرے ساتھی ہیں۔ ہمیں پاور کلب کے مالک مائیکل نے بھیجا ہے اور ہم نے فادر جوزف سے ملنا ہے''..... عمران نے کہا۔

''یس سر۔ آیئے سر''..... کیرل نے اطمینان بھرے لہجے میں کہا اور پھر وہ مڑ کر چرچ کی اندرونی طرف بڑھتا چلا گیا۔ عمران اور اس کے ساتھی اس کے پیچھے تھے۔ چرچ خاصا قدیم اور بڑا تھا۔ تھوڑی دیر بعد وہ ایک تہہ خانے میں پہنچ گئے جہاں ایک بوڑھا آدمی موجود تھا جس نے باقاعدہ پادریوں کا لباس پہنا ہوا تھا۔ کیرل انہیں تہہ خانے تک چھوڑ کر واپس چلا گیا۔

Uploaded By Muhammad Nadeem

Uploaded By Muhammad Nadeem

''میرا خیال تھا کہ صرف مسٹر ڈیوک آئیں گے''..... فادر جوزف نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''یہ میرے ساتھی ہیں فادر اور یہ صرف آپ کی زیارت کرنے آ گئے ہیں۔ مائیکل نے آپ کی بے حد تعریف کی ہے''..... عمران نے کہا تو فادر جوزف کے چہرے پر مسرت کے تاثرات ابھر آئے۔

''مسٹر مائیکل کا شکریہ۔ تشریف رکھیں آپ سب''..... فادر جوزف نے کہا اور پھر مڑ کر ایک الماری کی طرف بڑھ گیا۔ اس نے الماری کھولی اور اس میں موجود ایک باکس اٹھا کر اس نے ایک میز پر رکھا اور پھر باکس کھول کر اس نے اس میں موجود تہہ شدہ نقشے نکال نکال کر میز پر رکھنے شروع کر دیئے۔ پھر ایک تہہ شدہ نقشے کو اس نے باقاعدہ باقی نقشوں سے علیحدہ رکھ دیا اور پہلے سے باہر موجود نقشوں کو واپس باکس میں رکھ کر انہوں نے باکس بند کر کے اسے الماری میں رکھ دیا۔

''یہ ہے لیبارٹری کا نقشہ۔ اور ہاں۔ چرچ میں ہم شراب استعمال نہیں کرتے اس لئے سوری۔ میں آپ کی کوئی خدمت نہیں کر سکوں گا''..... فادر جوزف نے کہا۔

''شکریہ۔ شراب ہم ویسے بھی کم پیتے ہیں''..... عمران نے جواب دیا اور فادر جوزف کے ہاتھ سے نقشہ لے کر اس نے اسے کھول کر میز پر بچھا دیا اور پھر اس پر جھک گیا۔

''اوہ۔ اوہ۔ تو کیا آپ کے بھائی نے آپ کے لئے یہ خصوصی خفیہ راستہ بنایا تھا''..... اچانک عمران نے سر اٹھا کر فادر جوزف سے کہا۔

''میرے لئے۔ کیا مطلب''..... فادر جوزف نے ایسے لہجے میں کہا جیسے عمران کی بات اس کی سمجھ میں نہ آئی ہو۔

''یہ دیکھیں۔ نقشے میں ایک خفیہ راستہ ہے اور یہ دیکھیں۔ نقشے میں یہاں چرچ دکھایا گیا ہے۔ چرچ کی مخصوص نشانی ہی موجود ہے اور یہ خفیہ راستے کی مخصوص نشانی ہے اور یہ خفیہ راستہ ٹھیک چرچ کے اس تہہ خانے میں آ کر نکلتا ہے۔ یہ تہہ خانے کی مخصوص نشانی دیکھیے''..... عمران نے کہا۔

''آپ۔ آپ نے کیسے یہ معلوم کر لیا۔ حیرت ہے''..... فادر جوزف کے لہجے میں بے حد حیرت تھی۔

''میں نے آپ کو بتایا تھا کہ ہم کاسا نیشنل یونیورسٹی میں لیبارٹریوں پر ریسرچ کر رہے ہیں اس لئے ایسے نشانات کے بارے میں ہمیں بخوبی معلوم ہے''..... عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

''ٹھیک ہے۔ یہ واقعی ایک خفیہ راستہ بڑے بھائی نے ایسا بنا رکھا تھا کہ جو لیبارٹری سے اس تہہ خانے میں کھلتا تھا لیکن پھر اسے مکمل طور پر بلاک کر دیا گیا اور آج تک مکمل طور پر بلاکڈ ہے''۔ فادر جوزف نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''ظاہر ہے۔ ہونا بھی چاہئے۔ ایسے راستے صرف ایمرجنسی سے

ندیم
ندیم
Uploaded By Muhammad Nadeem

Uploaded By Muhammad Nadeem

نمٹنے کے لئے بنائے جاتے ہیں۔ آپ بھی اپنے بھائی کے ساتھ اس راستے سے لیبارٹری گئے ہیں''..... عمران نے کہا۔

''ہاں۔ جب لیبارٹری تعمیر ہو رہی تھی تو میں ایک بار نہیں بلکہ کئی بار آیا گیا ہوں''..... فادر جوزف نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''کیا آپ اس راستے کے بارے میں بتائیں گے کہ وہ کتنا طویل ہے اور لیبارٹری میں کہاں جا نکلتا ہے اور وہاں اس کے بارے میں کیا انتظامات ہیں''..... عمران نے کہا۔

''آپ اس راستے میں اتنی دلچسپی کیوں لے رہے ہیں۔ آپ نے نقشہ دیکھنا تھا دیکھ لیا اور بس''..... فادر جوزف نے اس بار قدرے مشکوک سے لہجے میں کہا۔

''آپ ناراض نہ ہوں۔ ہمارا تو کام ہی یہی ہے کہ ہم ایسے راستوں کے بارے میں معلومات حاصل کریں۔ میں اپنی ریسرچ میں خصوصی طور پر آپ کے تعاون کا ذکر کروں گا''..... عمران نے کہا۔

''سوری۔ اب میں آپ کو مزید وقت نہیں دے سکتا۔ آپ تشریف لے جا سکتے ہیں ورنہ مجھے حکم ہے کہ کسی بھی مشکوک صورت حال میں فوری طور پر اعلیٰ حکام سے رابطہ کروں''..... فادر جوزف نے اور زیادہ سخت لہجے میں کہا۔

''اوکے۔ آپ یہ نقشہ لے لیں اور ہمیں اجازت دیں۔ ہم آپ کی ناراضگی کسی صورت برداشت نہیں کر سکتے۔ البتہ آپ صرف اتنی مہربانی کر دیں کہ ہمیں صرف اشارہ کر کے وہ جگہ بتا

دیں جہاں سے پہلے یہ راستہ کھلتا تھا''..... عمران نے نقشہ تہہ کر کے اسے واپس فادر جوزف کی طرف بڑھاتے ہوئے کہا۔

''وہ سامنے دیوار دیکھ رہے ہیں۔ یہ دیوار ہٹ جاتی تھی اور راستہ کھل جاتا تھا لیکن اب یہ دیوار مکمل طور پر بلاکڈ کر دی گئی ہے''۔ فادر جوزف نے نقشہ لیتے ہوئے ایک دیوار کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا۔

''اوکے۔ تھینک یو فادر''..... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور مصافحہ کے لئے ہاتھ بڑھا دیا۔ فادر جوزف نے بڑے رسمی انداز میں مصافحہ کیا اور پھر جیسے ہی فادر جوزف نے ہاتھ پیچھے کیا عمران کا بازو بجلی کی سی تیزی سے حرکت میں آیا اور فادر جوزف چیختے ہوئے اچھل کر سائیڈ پر پڑے ہوئے صوفے پر گرے۔ انہوں نے اٹھنے کی کوشش کی لیکن پلٹ کر نیچے بچھے ہوئے قالین پر گرے اور پھر ساکت ہو گئے۔

''سوری فادر۔ کم سے کم یہی ہو سکتا تھا۔ آپ نے اعلیٰ حکام کو فون کرنے کا اشارہ کر کے اپنے خلاف خود ہی کارروائی کرنے پر ہمیں مجبور کیا ہے''..... عمران نے کہا اور پھر آگے بڑھ کر اس نے جھک کر فادر جوزف کو قالین سے اٹھا کر اوپر صوفے پر لٹا دیا اور پھر اس دیوار کی طرف بڑھ گیا جس کے بارے میں فادر جوزف نے انہیں بتایا تھا۔

''عمران صاحب۔ کسی بھی وقت کوئی یہاں آ سکتا ہے اس لئے

ندیم

Uploaded By Muhammad Nadeem

Uploaded By Muhammad Nadeem

ہمیں حفاظتی تدابیر کر لینی چاہئیں''..... صفدر نے کہا۔

''نہیں۔ یہ چرچ ہے۔ مقدس عبادت گاہ۔ اس کا احترام کرنا ہے۔ کوئی فائرنگ نہیں ہو گی۔ فادر جوزف کو بھی مجبوراً بیہوش کرنا پڑا ہے''..... عمران نے کہا اور پھر اس دیوار کی جڑ کے قریب پہنچ کر وہ چند لمحوں تک غور سے دیوار کی جڑ کو جو زمین کے ساتھ مل رہی تھی دیکھتا رہا۔ پھر وہ دیوار کے پاس اکڑوں بیٹھ گیا اور کافی دیر تک غور سے دیوار اور فرش کے ملاپ والی جگہ کو دیکھتا رہا اور پھر اچانک اس کے تنے ہوئے چہرے پر مسکراہٹ کے تاثرات ابھر اور وہ اٹھ کر کھڑا ہو گیا۔ اس نے جیب سے ایک چھوٹا سا مشین پسٹل نکالا اور اس کا میگزین کھول کر اس نے سوائے ایک گولی کے باقی سب گولیاں باہر نکالیں اور پھر اس نے جھک کر یہ گولیاں دیوار اور فرش کے ملاپ سے بننے والی دراز میں دبانا شروع کر دیں۔ گولیاں درز میں نہ جا رہی تھیں لیکن عمران نے ہاتھ سے دباؤ ڈال کر انہیں درز میں ڈال ہی دیا۔ پھر اس نے مشین پسٹل کا رخ ان گولیوں کی طرف کر کے میگزین کو اس انداز میں سیٹ کر دیا کہ میگزین میں موجود واحد گولی ٹریگر کے سامنے آ جائے۔ چنانچہ ٹریگر دبتے ہی ہلکا سا دھماکہ ہوا اور گولی ٹھیک اس درز پر پڑی اور دوسرے لمحے ایک خاصا تیز دھماکہ ہوا اور وہاں گہرے سفید رنگ کا دھواں سا پھیلتا چلا گیا لیکن چند لمحوں بعد سرر کی آواز کے ساتھ ہی دیوار درمیان سے پھٹ کر دونوں سائیڈوں میں غائب ہو گئی اور اب وہاں ایک طویل

سرنگ کا دہانہ نظر آ رہا تھا۔

''یہ کیسے ہو گیا''..... عمران کے ساتھیوں نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''بعد میں بات ہو گی۔ ابھی آؤ۔ یہ دھماکے سن کر لوگ یہاں آ بھی سکتے ہیں''..... عمران نے دہانے کی طرف بڑھتے ہوئے کہا۔

''لیکن میں نے تو دروازہ اندر سے لاک کر دیا ہے۔ پھر کوئی اندر کیسے آئے گا''..... صفدر نے کہا۔

''دروازہ توڑا بھی جا سکتا ہے۔ آؤ۔ دیر مت کرو''..... عمران نے کہا تو اس کے سارے ساتھی تیزی سے فرش کو کراس کر کے اس دہانے میں داخل ہو گئے تو عمران نے آگے بڑھ کر فرش پر ایک مخصوص جگہ پر زور سے تین بار پیر مارا تو سرر کی آواز کے ساتھ ہی دیوار برابر ہو گئی۔ اب وہاں کوئی راستہ نہ تھا۔

''یہ کیسے آپ نے کر لیا عمران صاحب''..... تقریباً سب نے ہی یک زبان ہو کر کہا۔

''سائنس ایک جادو ہے اور میں نے اس جادو میں ڈاکٹریٹ کیا ہوا ہے۔ فی الحال اتنا کافی ہے۔ جلدی کرو۔ ہم نے مشن مکمل کر کے واپس بھی جانا ہے''..... عمران نے کہا اور تیزی سے آگے کی طرف بڑھنے لگا۔ اس کے ساتھیوں کو شاید پہلی بار احساس ہوا کہ وہ اس وقت انتہائی نازک مرحلے سے گزر رہے ہیں اس لئے ان سب کے چہروں پر گہری سنجیدگی کے تاثرات ابھر آئے تھے۔

ندیم
ندیم
Uploaded By Muhammad Nadeem

Uploaded By Muhammad Nadeem

ڈاکٹر شیفر اپنے آفس میں بیٹھے ایک اہم فائل کے مطالعہ میں مصروف تھے کہ پاس پڑے ہوئے فون کی گھنٹی بج اٹھی تو ڈاکٹر شیفر نے چونک کر فون کی طرف دیکھا اور پھر ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

”یس۔ ڈاکٹر شیفر بول رہا ہوں“..... ڈاکٹر شیفر نے اپنے مخصوص لہجے میں کہا۔

”ڈاکٹر رچرڈ بول رہا ہوں سر۔ میرے سیکشن پر نامعلوم افراد نے حملہ کر دیا ہے۔ میں اس وقت علیحدہ بنے ہوئے واش روم میں تھا اس لئے میں بچ گیا۔ یہ لوگ جن کی تعداد چار یا چھ ہے مشین پسٹلز سے مسلح ہیں اور بے دریغ فائرنگ کر رہے ہیں۔ یہ اب تک یہاں پوری لیبارٹری میں پھیل گئے ہوں گے آپ فوراً اپنا آفس بلاک کر دیں سر“..... دوسری طرف سے چیختے ہوئے لہجے میں کہا

گیا۔

”کیا۔ کیا کہہ رہے ہو۔ یہاں تو ریڈ الرٹ تھا۔ پھر۔ پھر یہ کون لوگ ہیں اور کیسے اندر آ گئے“..... ڈاکٹر شیفر نے حلق کے بل چیختے ہوئے کہا۔

”یہی تو معلوم نہیں ڈاکٹر صاحب کہ یہ کون لوگ ہیں۔ کہاں سے آئے ہیں۔ آپ فوراً اپنی حفاظت کر لیں۔ اوہ۔ اوہ“..... ڈاکٹر رچرڈ نے یکلخت بات کرتے ہوئے کہا اور پھر اس کی چیخ کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو ڈاکٹر شیفر ایک جھٹکے سے اٹھا اور تقریباً دوڑتا ہوا آفس کے بیرونی دروازے کی طرف گیا۔ اس نے دروازے کو نہ صرف اندر سے لاک کیا بلکہ دیوار پر موجود سوئچ بورڈ پر ایک بٹن کو پریس کیا تو سیاہ رنگ کی کسی دھات کی چادر نے دروازے کو مکمل طور پر ڈھانپ لیا۔ ڈاکٹر شیفر تیزی سے واپس آیا اور کرسی پر بیٹھ کر اس نے ایک جھٹکے سے میز کی دراز کھولی اور دراز کے آخری حصے میں موجود ایک ریموٹ کنٹرول نما آلہ اٹھایا اور دراز بند کر کے وہ کرسی سے اٹھا اور تیزی سے کمرے کے ایک کونے میں گیا۔ اس نے آلے پر موجود ایک بٹن پریس کیا تو کمرے کا فرش کسی صندوق کے ڈھکن کی طرح اٹھتا چلا گیا۔ نیچے سیڑھیاں جا رہی تھیں۔

ڈاکٹر شیفر تیزی سے سیڑھیاں اترتے چلے گئے۔ پھر جیسے ہی وہ آخری سیڑھی پر پہنچے تو انہوں نے آلے کا رخ اوپر کی طرف کر کے ایک اور بٹن دبایا تو کڑک کی آواز کے ساتھ ہی چھت بند ہو گئی۔ یہ

Uploaded By Muhammad Nadeem

Uploaded By Muhammad Nadeem

ایک خاصا بڑا تہہ خانہ تھا جس کی ایک دیوار کے ساتھ مشینری نصب تھی۔ اس کے علاوہ وہاں دو بڑی الماریاں، چار کرسیاں اور ایک بیڈ موجود تھا۔ چھوٹا ریفریجریٹر بھی تھا۔ ڈاکٹر شیفر نے ایک سائیڈ پر موجود میز پر ریموٹ کنٹرول نما آلہ رکھا اور پھر ایک مشین کی طرف بڑھ گیا۔ اس نے مشین کو آن کیا تو اس کی سکرین پر جھماکے سے ہونے لگے۔ چند لمحوں بعد ایک منظر ابھر آیا اور یہ منظر دیکھتے ہی ڈاکٹر شیفر بے اختیار اچھل پڑا کیونکہ وہاں ہر طرف لاشیں پڑی نظر آ رہی تھیں لیکن حملہ آوروں میں سے کوئی موجود نہ تھا۔ ڈاکٹر شیفر نے مشین کے بٹن پریس کرنا شروع کر دیئے اور اس کے ساتھ ہی سکرین پر مناظر تیزی سے بدلنے لگے۔ ڈاکٹر شیفر کی نظریں سکرین پر اس طرح جمی ہوئی تھیں جیسے لوہا مقناطیس سے چپک جاتا ہے اور پھر ایک منظر دیکھ کر اس نے ہاتھ ہٹا لیا۔ اس منظر میں لیبارٹری کے بڑے ہال میں جہاں انتہائی قیمتی مشینری موجود تھی چار سائنس دانوں کی لاشیں پڑی واضح طور پر دکھائی دے رہی تھیں جبکہ ایک عورت اور ایک مرد ہاتھ میں مشین پسٹلز اٹھائے اس طرح ٹہل رہے تھے جیسے اپنی رہائش گاہ کے لان میں ٹہل رہے ہوں۔ مرد اور عورت دونوں یورپی تھے۔

''یہ کون لوگ ہیں یہ تو یورپی نژاد ہیں اور ریڈ الرٹ کے باوجود یہ اندر کیسے آ گئے''..... ڈاکٹر شیفر نے بڑبڑاتے ہوئے کہا اور پھر مشین آف کر کے وہ دوسری مشین کی طرف لپکے۔ انہوں نے اسے آن کیا لیکن یہ مشین آن نہ ہوئی تو ڈاکٹر شیفر نے تیسری مشین آن کرنے کی کوشش کی لیکن باوجود شدید کوشش کے تیسری مشین بھی آن نہ ہوئی تو ڈاکٹر شیفر کے چہرے کے عضلات بے اختیار پھڑکنے لگے۔ وہ سمجھ گیا تھا کہ چونکہ ان دونوں مشینوں کا تعلق لیبارٹری میں موجود مخصوص مشینری سے تھا اور یقیناً وہ مشینری تباہ کر دی گئی ہو گی اس لئے یہ دونوں مشینیں آن نہ ہو رہی تھیں۔

''اب میں کیا کروں''..... ڈاکٹر شیفر نے بڑبڑاتے ہوئے کہا اور پھر وہ اس طرح چونک پڑے جیسے اچانک ان کے ذہن میں کوئی خیال آیا ہو۔ وہ تیزی سے مڑے اور ایک الماری کی طرف بڑھ گئے۔ انہوں نے الماری کھولی اور اس میں موجود ایک ٹرانسمیٹر اٹھا کر الماری بند کی اور پھر واپس آ کر کرسی پر بیٹھ گئے۔ انہوں نے ٹرانسمیٹر آن کیا اور تیزی سے ایک فریکوئنسی ایڈجسٹ کرنا شروع کر دی۔

''ہیلو۔ ہیلو۔ ڈاکٹر شیفر کالنگ فرام لیبارٹری۔ اوور''..... ڈاکٹر شیفر نے بار بار کال دیتے ہوئے کہا۔

''یس۔ کمانڈر نیلسن اٹنڈنگ یو فرام سڈوم ایئر بیس۔ اوور''۔ تھوڑی دیر بعد ایک بھاری سی آواز سنائی دی۔

''کمانڈر نیلسن۔ لیبارٹری پر نامعلوم افراد نے حملہ کر دیا ہے اور انہوں نے یہاں کی مشینری کو توڑ پھوڑ دیا ہے اور سائنس دانوں کا قتل عام کیا جا رہا ہے۔ میں ایک تہہ خانے میں محصور ہو چکا ہوں۔

ندیم

Uploaded By Muhammad Nadeem

Uploaded By Muhammad Nadeem

آپ فوراً بڑا ہیلی کاپٹر یہاں بھیجیں جس میں فوجی موجود ہوں اور وہ ان لوگوں کو ہلاک کر کے مجھے یہاں سے نکال کر لے جائیں۔ مجھ سے اسی فریکونسی پر بات ہو سکتی ہے۔ اوور'' ڈاکٹر شیفر نے تیز تیز لہجے میں کہا۔

''او۔ ویری بیڈ۔ کہاں ہے یہ لیبارٹری اور فورس کہاں پہنچے۔ پلیز تفصیل بتائیں۔ اوور''.... دوسری طرف سے تیز تیز لہجے میں کہا گیا۔

''ڈیکس کے صنعتی علاقے میں مرکزی چرچ کے قریب ہے اور یہ لیبارٹری انڈر گراؤنڈ ہے۔ آپ کے آدمی یہاں پہنچ کر مجھ سے رابطہ کریں گے تو میں انہیں گائیڈ کر دوں گا۔ اوور''.... ڈاکٹر شیفر نے کہا۔

''اوکے۔ سیکنڈ کمانڈر ہاک کو چار کمانڈوز کے ساتھ بھجوا رہا ہوں۔ وہ آپ سے رابطہ کرے گا۔ اوور اینڈ آل''.... دوسری طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو ڈاکٹر شیفر نے ٹرانسمیٹر آف کیا۔ اب ان کے چہرے پر اطمینان کے تاثرات نمایاں تھے۔ فون سیٹ اوپر ان کے آفس میں تھا اور یہاں نہ تھا لیکن اب وہ اپنے آفس میں جانا نہیں چاہتے تھے اس لئے انہوں نے ٹرانسمیٹر استعمال کیا تھا۔ ایئر بیس سے رابطہ کی فریکونسی پہلے سے انہیں معلوم تھی کہ کسی بھی انتہائی مجبوری کے عالم میں ایئر بیس سے امداد حاصل کی جا سکتی تھی اور انہیں بھی پابند کیا گیا تھا کہ وہ

لیبارٹری کی امداد کے لئے فوری حرکت میں آ جائیں اس لئے انہیں معلوم تھا کہ وہ جلد از جلد یہاں پہنچ جائیں گے۔ اس تہہ خانے سے ایک خفیہ راستہ چرچ کے عقب میں جا نکلتا تھا۔ یہ سپیشل وے تھا جس کا علم صرف ڈاکٹر شیفر کو ہی تھا تاکہ ٹاپ ایمرجنسی کی صورت میں وہ اس راستے کو استعمال کر سکیں اور ان کے خیال کے مطابق وہ وقت آ گیا تھا جب وہ اس راستے کو استعمال کر سکیں۔ وہ بیٹھے یہی سب کچھ سوچ رہے تھے کہ انہیں چھت کی طرف سے دھماکے کی آواز سنائی دی تو وہ بے اختیار اچھل کر کھڑے ہو گئے۔ اسی لمحے انہیں ایک خیال آیا تو ان کا دل چاہا کہ وہ بے اختیار اپنا سر پیٹ لیں کیونکہ جو فائل وہ آفس میں بیٹھے پڑھ رہے تھے یہ وہی فائل تھی جسے پاکیشیا سے حاصل کیا گیا تھا اور اس کے پیچھے پاکیشیائی ایجنٹ کام کر رہے تھے لیکن دوسرے لمحے انہیں یہ سوچ کر قدرے تسلی ہو گئی کہ یہ حملہ آور پاکیشیا کے نہیں ہیں بلکہ یورپی نژاد لوگ ہیں لیکن پھر انہیں یہ خیال آیا کہ ان لوگوں نے کیوں یہاں حملہ کیا ہے اور وہ کیا چاہتے ہیں۔ وہ بیٹھے یہی سوچ رہے تھے کہ میز پر پڑے ہوئے ٹرانسمیٹر سے سیٹی کی آواز سنائی دی تو انہوں نے جلدی سے ٹرانسمیٹر اٹھا لیا اور اس کو آن کر دیا۔

''ہیلو۔ ہیلو۔ اسسٹنٹ کمانڈر ہاک کالنگ۔ اوور''.... رابطہ ہوتے ہی دوسری طرف سے تیز آواز سنائی دی۔ پس منظر میں کافی شور تھا۔

Uploaded By Muhammad Nadeem

Uploaded By Muhammad Nadeem

''یس۔ ڈاکٹر شیفر اٹنڈنگ یو۔ اوور''..... ڈاکٹر شیفر نے کہا۔

''ڈاکٹر صاحب۔ ہم بیکس کی فضا میں موجود ہیں۔ آپ کہاں ہیں اور ہم کہاں اتریں تاکہ آپ کی مدد کر سکیں۔ اوور''۔ اسسٹنٹ کمانڈر ہاک نے اس بار قدرے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

''چرچ کے عقب میں سڑک کی دوسری طرف ایک چھوٹا سا میدان ہے جس میں درختوں کا ایک جھنڈ موجود ہے۔ کیا آپ اسے دیکھ سکتے ہیں۔ اوور''..... ڈاکٹر شیفر نے کہا۔

''یس سر۔ ہم نے چیک کر لیا ہے اسے۔ اوور''..... دوسری طرف سے کہا گیا۔

''آپ ہیلی کاپٹر وہاں اتار دیں۔ آپ کے ساتھ کتنے کمانڈوز ہیں۔ اوور''..... ڈاکٹر شیفر نے کہا۔

''چار۔ اوور''..... دوسری طرف سے کہا گیا۔

''ٹھیک ہے۔ میں خفیہ راستے سے وہاں پہنچ رہا ہوں۔ مجھے وہاں تک پہنچنے میں دس بارہ منٹ لگیں گے۔ پھر میں آپ کو ساتھ لے کر واپس لیبارٹری آؤں گا تاکہ آپ یہاں موجود حملہ آوروں کا خاتمہ کر دیں۔ ویسے آپ کو راستہ نہیں ملے گا۔ اوور''..... ڈاکٹر شیفر نے کہا۔

''ٹھیک ہے۔ جلدی کریں۔ حملہ آور فرار نہ ہو جائیں۔ اوور اینڈ آل''..... اسسٹنٹ کمانڈر ہاک نے کہا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو ڈاکٹر شیفر نے ٹرانسمیٹر آف کر کے اسے جیب

میں ڈالا اور پھر ریموٹ کنٹرول نما آلہ اٹھا کر وہ تہہ خانے کی عقبی دیوار کے قریب پہنچ کر رکا اور اس نے آلے کا رخ اس دیوار کی طرف کر کے یکے بعد دیگرے دو بٹن پریس کر دیئے تو سرر کی آواز کے ساتھ ہی دیوار درمیان سے پھٹ کر دونوں سائیڈوں میں غائب ہو گئی۔ اب دوسری طرف زیر زمین جاتی ہوئی ایک چھوٹی سی سرنگ نظر آ رہی تھی جس میں ایک آدمی چل سکتا تھا۔ ڈاکٹر شیفر تیزی سے آگے بڑھا اور اندر جا کر اس نے رخ موڑ کر ایک بار پھر ریموٹ کنٹرول نما آلے کا رخ اندر کی طرف کر کے اس نے یکے بعد دیگرے دو بٹن پریس کیے تو سرر کی آواز کے ساتھ ہی دیوار پہلے کی طرح برابر ہو گئی لیکن اس کے ساتھ ہی سرنگ میں گھپ اندھیرا سا چھا گیا تو ڈاکٹر شیفر نے اس ریموٹ کنٹرول نما آلے کے عقبی حصے میں موجود ایک چھوٹا سا بٹن پریس کیا تو اس آلے کے سامنے کے رخ سے ٹارچ کی روشنی کی لکیر سی روشن ہو گئی اور اس کے ساتھ ہی سرنگ میں چھایا ہوا اندھیرا کافی حد تک روشنی میں تبدیل ہو گیا اور ڈاکٹر شیفر دوڑنے کے انداز میں آگے بڑھتا چلا گیا پھر اسے عقب میں دھماکے کی آواز سنائی دی تو اس کی رفتار اور تیز ہو گئی۔

Uploaded By Muhammad Nadeem

Uploaded By Muhammad Nadeem

ٹوئن سسٹرز چرچ کے ساتھ بنی ہوئی عمارت کی دوسری منزل پر موجود تھیں۔ بڑی سی کھڑکی کھلی ہوئی تھی اور نیچے کا وہ راستہ جہاں سے لازماً گزر کر لیبارٹری میں داخل ہوا جا سکتا تھا انہیں صاف دکھائی دے رہا تھا جبکہ وہ خود کھڑکی کی سائیڈ میں کرسیوں پر بیٹھی ہوئی تھیں۔ ایک سائیڈ پر جولین اور دوسری سائیڈ پر موگی بیٹھی ہوئی تھی جبکہ ان کے ساتھی گراؤنڈ فلور میں موجود تھے۔

''یہ عجیب کام ہمارے ذمے لگا دیا گیا ہے۔ بیٹھے الوؤں کی طرح آنکھیں پھاڑ پھاڑ کر راستے کو دیکھتے رہو''...... موگی نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

''تم نہ دیکھو۔ میں اکیلی دیکھ سکتی ہوں۔ تم سو جاؤ ننھی بچیوں کی طرح''...... جولین نے قدرے غصیلے لہجے میں کہا۔

''میں تو سو ہی جاؤں گی لیکن مجھے تمہاری فکر ہے۔ اگر پاکیشیائی

ایجنٹ آ گئے تو تم خاصی زخمی ہو اس لئے تم اکیلی کچھ نہ کر سکو گی اس لئے انسانی ہمدردی کی وجہ سے مجبوراً جاگ رہی ہوں''۔ موگی نے کہا۔

''مجھے انسان سمجھنے کا بے حد شکریہ''...... جولین نے قدرے طنزیہ لہجے میں کہا۔

''تمہیں واقعی میرا شکریہ ادا کرنا چاہئے کیونکہ ویسے تو تم نہ انسان ہو اور نہ ہی اس قابل ہو کہ تم سے ہمدردی کی جائے''۔ موگی بھلا کہاں پیچھے رہنے والی تھی۔

''بس۔ بس۔ زیادہ اڑنے کی ضرورت نہیں ہے۔ خاموش رہو۔ ہم اس وقت حالت جنگ میں ہیں''...... جولین نے تیز لہجے میں کہا۔

''حالت جنگ میں۔ وہ کیسے۔ سامنے خالی راستہ ہے۔ کوئی مقابل تو ہے نہیں اور ہم حالت جنگ میں ہیں۔ کمال ہے''۔ موگی نے منہ بناتے ہوئے کہا اور پھر نجانے کتنا وقت گزر گیا انہیں ایسی باتیں کرتے ہوئے کہ سیل فون کی گھنٹی بج اٹھی تو جولین نے تیزی سے جیکٹ کی جیب سے فون نکالا اور اس کا بٹن آن کر دیا۔

''ڈربی بول رہا ہوں''...... دوسری طرف سے ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

''یس۔ جولین بول رہی ہوں۔ کیوں کال کی ہے''...... جولین نے تیز لہجے میں کہا۔

Uploaded By Muhammad Nadeem

Uploaded By Muhammad Nadeem

''میڈم۔ میں واش روم کے لئے چرچ کی طرف گیا تھا۔ میں نے وہاں چار مردوں اور دو عورتوں کو ایک پادری کے ساتھ چرچ کے سنٹرل ایریا کی طرف جاتے دیکھا تھا۔ میں واش روم چلا گیا۔ اب میں واپس آیا ہوں تو میں نے سوچا کہ آپ کو اطلاع دے دوں کیونکہ ان کی تعداد مشکوک ہے''...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

''کتنی دیر پہلے کی بات ہے''...... جولین نے کہا۔

''تقریباً نصف گھنٹہ پہلے کی''...... ڈربی نے جواب دیا۔

''یہ لوگ پادری کے ساتھ جا رہے تھے۔ کون سے پادری کے ساتھ''...... جولین نے پوچھا۔

''وہی پادری جو پہلے ہمیں ملا تھا اور پھر وہ فادر جوزف کو لے آیا تھا''...... ڈربی نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''تم اندر جاؤ اور چیک کر کے بتاؤ کہ یہ افراد وہاں کیا کر رہے ہیں اور فادر جوزف کیا کر رہا ہے۔ فوراً جا کر چیک کرو اور پھر مجھے رپورٹ دو''...... جولین نے تیز لہجے میں کہا۔

''یس میڈم''...... دوسری طرف سے کہا گیا تو جولین نے فون آف کر کے واپس جیب میں ڈال لیا۔

''کیا ہوا ہے''...... موگی نے کہا کیونکہ وہ دوسری طرف سے آنے والی آواز نہ سن پا رہی تھی تو جولین نے اسے ڈربی کی کال کے بارے میں مختصر طور پر بتا دیا۔

''تمہارا خیال ہے کہ یہ پاکیشائی ایجنٹ ہو سکتے ہیں''...... موگی نے کہا۔

''نہیں۔ میرا خیال ہے کہ صرف تعداد اور عورتوں کی وجہ سے ڈربی مشکوک ہوا ہے ورنہ وہ ادھر لیبارٹری میں جاتے، چرچ میں جانے سے انہیں کیا ملے گا''...... جولین نے کہا۔

''جبکہ میرا خیال ہے کہ یہ ہمارے مطلوبہ لوگ ہیں۔ ہو سکتا ہے کہ وہ فادر جوزف پر تشدد کر کے ہمارے بارے میں معلوم کر لیں اور پھر اچانک ہم پر دھاوا بول کر ہم سے چھٹکارا پا لیں اور پھر اطمینان سے اپنی کارروائی کرتے رہیں''...... موگی نے کہا۔

''اگر ایسا ہوتا تو اب تک ایسا ہو چکا ہوتا۔ تقریباً پینتالیس منٹ تو انہیں چرچ میں گئے ہوئے ہو گئے ہیں''...... جولین نے کہا تو موگی نے اس بار کوئی جواب نہ دیا اور پھر تقریباً دس منٹ بعد فون کی گھنٹی ایک بار پھر بج اٹھی۔

''لاؤڈر آن کر دینا''...... موگی نے کہا تو جولین نے اثبات میں سر ہلاتے ہوئے جیب سے سیل فون نکال کر اس کا بٹن پریس کر دیا۔

''یس۔ جولین بول رہی ہوں''...... جولین نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے لاؤڈر آن کر دیا۔

''ڈربی بول رہا ہوں میڈم۔ یہاں غضب ہو گیا ہے۔ فادر جوزف اپنے خصوصی تہہ خانے میں بے ہوش پڑے ہوئے ہیں جبکہ

ندیم

Uploaded By Muhammad Nadeem

Uploaded By Muhammad Nadeem

ان کے پاس فرش پر ایک نقشہ بھی پڑا ہوا ہے اور وہ چھ افراد غائب ہیں''..... ڈربی نے تیز لہجے میں کہا۔

''اوہ۔ اوہ۔ ہم وہیں پہنچ رہی ہیں۔ تم مین چرچ کے باہر ہمارا انتظار کرو''..... جولین نے چیختے ہوئے کہا اور فون آف کر کے اس نے جیکٹ کی جیب میں ڈال لیا۔

''کہاں جا رہی ہو۔ ایسا بھی تو ہو سکتا ہے کہ ہمیں باقاعدہ ڈاج دیا جا رہا ہو۔ ہم اپنے آدمیوں سمیت وہاں پہنچ جائیں اور وہ لوگ اطمینان سے یہاں سے گزر کر لیبارٹری میں داخل ہو جائیں۔ اب چرچ میں تو ظاہر ہے لیبارٹری کا کوئی راستہ نہیں ہے''..... موگی نے کہا۔

ندیم

''اوہ۔ اوہ۔ ڈربی نے بتایا ہے کہ وہاں کوئی نقشہ بھی پڑا ہوا ہے۔ اوہ۔ ویری بیڈ۔ کہیں کوئی خفیہ راستہ نہ ہو اور ہم یہاں بیٹھی مکھیاں مارتی رہ جائیں''..... جولین نے کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ مڑ کر بیرونی دروازے کی طرف بڑھتی چلی گئی۔ اس کا انداز ایسا تھا جیسے وہ اکیلی وہاں جانے کا فیصلہ کر چکی ہو۔

''میں بھی آ رہی ہوں''..... موگی نے کہا اور پھر وہ بھی جولین کے پیچھے بیرونی دروازے کی طرف بڑھنے لگی۔

''ڈربی کے علاوہ باقی ساتھی یہاں رہیں گی''..... جولین نے عمارت سے باہر نکل کر فرسٹ فلور پر موجود اپنے ساتھیوں سے کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ دونوں دوڑتی ہوئیں چرچ کی طرف بڑھتی

چلی گئیں۔ چرچ کے مرکزی حصے کے باہر ڈربی موجود تھا۔ اس کے ساتھ ایک پادری بھی موجود تھا۔

''یہ فادر کیرل ہیں۔ یہ فادر جوزف کو ہسپتال بھجوانا چاہتے تھے لیکن میں نے انہیں منع کر دیا کہ جب تک آپ صورت حال کو چیک نہ کر لیں اس وقت تک سچویشن میں کوئی تبدیلی نہ لائی جائے''..... ڈربی نے کہا۔

''آئیں۔ دکھائیں ہمیں کیا ہوا ہے''..... جولین نے کہا اور پھر فادر کیرل کی رہنمائی میں وہ اس تہہ خانے میں پہنچ گئیں جہاں فادر جوزف بے ہوشی کے عالم میں پڑے ہوئے تھے۔

ندیم

''یہ دیکھیں میڈم۔ یہ نقشہ یہاں پڑا ہوا ہے''..... ڈربی نے ایک طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا۔

''وہ لوگ یہاں کیوں آئے تھے۔ کون لے آیا تھا انہیں یہاں''۔ جولین نے پوچھا۔

''میں انہیں لے آیا تھا''..... فادر کیرل نے جواب دیتے ہوئے کہا تو جولین اور موگی دونوں بے اختیار چونک پڑیں۔

''کیوں۔ وجہ''..... جولین نے قدرے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''فادر جوزف نے حکم دیا تھا کہ میں باہر جا کر رکوں۔ یہ لوگ آئیں گے۔ یہ میرا نام لیں گے تو میں انہیں یہاں لے آؤں۔ میں نے فادر جوزف کے حکم کی تعمیل کی اور انہیں یہاں لے آیا۔

Uploaded By Muhammad Nadeem

Uploaded By Muhammad Nadeem

پھر میں واپس چلا گیا۔ پھر جب فادر جوزف کی عبادت کا مخصوص وقت ہوا مگر فادر جوزف اس تہہ خانے سے باہر نہ آئے تو میں معلوم کرنے گیا تو فادر جوزف یہاں بے ہوش پڑے تھے اور وہ آنے والے لوگ بھی غائب تھے۔ میں پریشان ہو کر باہر نکلا تو یہ آپ کا آدمی مل گیا۔ میں چاہتا تھا کہ فادر جوزف کو فوراً ہوش میں لانے کے لئے ہسپتال بھجوایا جائے مگر آپ کے آدمی نے روک دیا۔ پھر آپ آ گئیں''...... فادر کیرل نے تفصیل سے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''پھر وہ کہاں گئے۔ فادر جوزف کو کس نے بے ہوش کیا اور یہ نقشہ کون لایا ہے''...... جولین نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''یہ تو فادر جوزف ہوش میں آ کر ہی بتا سکیں گے''...... فادر کیرل نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''ڈربی۔ فادر جوزف کو ہوش میں لے آؤ۔ پچنگ طریقہ سے کیونکہ یہ فادر ہیں اور قابل احترام ہیں''...... جولین نے ڈربی سے کہا۔

''یس میڈم''...... ڈربی نے کہا اور فادر جوزف کی طرف بڑھ گیا۔ اس نے فادر جوزف کے سینے پر دونوں ہاتھ مخصوص انداز میں رکھ کر انہیں آہستہ آہستہ دبانا شروع کر دیا۔ وہ رفتہ رفتہ دباؤ بڑھائے چلا جا رہا تھا تا کہ دل پر پڑنے والے دباؤ سے خون کی رفتار میں اضافہ ہو اور اعصاب میں موجود جمود ختم ہو سکے۔

''جولین۔ جولین۔ یہ دیکھیں جو اصل بات ہے۔ اس طرف تم نے توجہ ہی نہیں کی۔ فضولیات میں وقت ضائع کرنے کا بڑا شوق ہے تمہیں۔ ادھر آؤ۔ یہ دیکھو''...... اسی لمحے موگی کی چیختی ہوئی آواز سنائی دی تو جولین جو ڈربی اور فادر جوزف کی طرف متوجہ تھی چونک پڑی۔

''کیا قیامت ٹوٹ پڑی ہے تم پر''...... جولین نے بھی غصیلے لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

''یہ دیکھو۔ یہاں بارود بھر کر اسے فائر کیا گیا ہے۔ یہ تہہ خانہ یقیناً ساؤنڈ پروف ہے ورنہ دھماکے کی آواز کافی دور تک سنائی دیتی۔ اس کا مطلب ہے کہ یہاں کوئی راستہ ہے جسے دھماکے سے کھولا گیا ہے''...... موگی نے کہا تو جولین جو جھک کر دیوار کی جڑ کو دیکھ رہی تھی بے اختیار اچھل پڑی۔

''اوہ۔ تم سمجھ نہیں رہی ہو۔ میں سمجھ گئی ہوں۔ یہ کوئی عام راستہ نہیں کھولا گیا۔ کوئی خفیہ راستہ کھولا گیا ہے۔ اوہ۔ اسی لئے یہ نقشہ بھی یہاں پڑا تھا۔ وری بیڈ۔ اب اسے کیسے کھولا جائے''۔ جولین نے اچھلتے ہوئے کہا۔

''فادر جوزف کو یقیناً معلوم ہو گا۔ اس سے معلوم کرو''...... موگی نے کہا تو جولین نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ اسی لمحے ان کے کانوں میں فادر جوزف کے کراہنے کی آوازیں پڑیں تو وہ دونوں ہی ان کی طرف متوجہ ہو گئیں۔

Uploaded By Muhammad Nadeem

Uploaded By Muhammad Nadeem

"بم مار کر اڑا دو اسے فوراً۔ جلدی"...... عمران نے مڑ کر قدرے تیز لہجے میں کہا تو صفدر نے بجلی سے بھی زیادہ تیز رفتاری سے عمران کی ہدایت پر عمل کرتے ہوئے اپنی پشت پر موجود تھیلے میں سے ایک بم نکالا اور اس کی پن پریس کر کے اس نے بم کو دیوار پر مار دیا۔ ایک خوفناک دھماکہ ہوا اور گہرے نیلے رنگ کا دھواں سا پھیلتا چلا گیا۔ تھوڑی دیر بعد دھواں ختم ہوا تو اس کمرے کے ٹکڑے اڑ چکے تھے لیکن اس کے بعد کسی دھات کی سیاہ چادر واضح طور پر نظر آ رہی تھی۔ اس چادر پر بم کا کوئی اثر ہی نہ ہوا تھا۔

"اوہ۔ اوہ۔ یہ تو کارسکو بلیک میٹل ہے۔ دو بم اکٹھے پھینکو۔ جلدی"...... عمران نے ایک بار پھر تیزی سے کہا تو اس بار اس کی ہدایت کی پیروی کیپٹن شکیل اور صفدر دونوں نے مل کر کی اور بیک وقت دو بم اس چادر پر مارے گئے تو پہلے سے بھی زیادہ خوفناک

دھماکے ہوئے اور ایک بار پھر گہرے رنگ کا دھواں پھیلتا چلا گیا۔ چند لمحوں بعد جب دھواں منتشر ہو گیا تو خلاء صاف نظر آ رہا تھا۔ دوسری طرف کوئی کمرہ تھا۔

"آؤ"...... عمران نے کہا اور لانگ جمپ کے انداز میں اس نے چھلانگ لگائی اور خلاء کو کراس کر کے اندر کمرے میں پہنچ گیا۔ کمرہ آفس کے انداز میں سجایا گیا تھا۔ بڑی سی میز پر ایک فائل کھلی ہوئی موجود تھی جبکہ ایک دیوار پر ایک تصویر کا فریم بھی موجود تھا جس کے نیچے ڈاکٹر شیفر لکھا ہوا تھا۔

"یہ ڈاکٹر شیفر کا آفس ہے"...... عمران نے میز کی طرف بڑھتے ہوئے کہا۔ عمران اور اس کے ساتھی چرچ والے خفیہ راستے کو کھول کر لیبارٹری میں داخل ہوئے تو یہاں ان کے خلاف مزاحمت کی کوشش کی گئی۔ اس راستے پر تو کسی قسم کے انتظامات نہ کئے گئے تھے لیکن لیبارٹری کے اندر داخل ہونے کے بعد وہ جس سیکشن میں پہنچے وہاں سائنسی رکاوٹیں موجود تھیں جنہیں عمران نے فائرنگ کر کے ختم کر دیا لیکن اس سیکشن کے سب افراد مشین پسٹلز سے مسلح تھے۔ شاید یہ سیکورٹی سیکشن تھا لیکن عمران اور اس کے ساتھی اس راستے سے اندر پہنچے تھے جس کا تصور بھی ان لوگوں کو نہیں تھا اس لئے انہیں سنبھلنے اور عمران اور اس کے ساتھیوں پر حملہ کرنے میں کچھ لمحوں کی تاخیر ہو گئی اور یہی تاخیر نہ صرف ان کی موت کا سبب بن گئی بلکہ باقی سیکشن کے افراد بھی اس کی بھینٹ چڑھ گئے۔

Uploaded By Muhammad Nadeem

Uploaded By Muhammad Nadeem

ایک سیکشن میں ایک آدمی فون پر بات کر رہا تھا کہ تنویر نے اسے گولی مار دی لیکن وہ صرف زخمی ہوا تھا۔ عمران نے اسے گلے سے پکڑ کر انگوٹھا اس کی شہ رگ پر رکھ کر اس سے پوچھ گچھ کی کہ وہ کس سے بات کر رہا تھا تو اس نے بتایا کہ اس کا نام ڈاکٹر رچرڈ ہے اور وہ لیبارٹری انچارج ڈاکٹر شیفر کو مطلع کر رہا تھا کہ وہ اپنی حفاظت کر لیں۔ عمران نے اس سے پوچھا کہ اہم فارمولے کہاں رکھے جاتے تو اس نے بتایا کہ ڈاکٹر شیفر کے آفس میں بڑی سی خفیہ سیف ہے جس میں اہم فارمولے رکھے جاتے ہیں۔ پھر عمران نے اس سے ڈاکٹر شیفر کے آفس کا محل وقوع معلوم کر لیا۔ عمران تو مزید بھی پوچھ گچھ کرنا چاہتا تھا لیکن وہ مزید جانبر نہ ہو سکا تو عمران نے اسے چھوڑا اور پھر صفدر اور کیپٹن شکیل کو ساتھ لے کر وہ ڈاکٹر شیفر کے آفس کی طرف چل پڑا جبکہ تنویر، جولیا اور صالحہ کو عمران نے لیبارٹری میں موجود مزید افراد کو چیک کرنے بھیج دیا۔ اس کے بعد عمران، صفدر اور کیپٹن شکیل نے ڈاکٹر شیفر کے دفتر کا دروازہ بم مار کر اور اس کے پیچھے موجود سیاہ چادر کو اکٹھے دو بم مار کر ختم کیا اور وہ تیزی سے آفس میں داخل ہو گئے۔

''ویری گڈ۔ جب اللہ تعالیٰ مہربان ہو تو ایسے ہی راستے کھل جاتے ہیں''...... عمران نے میز پر موجود فائل کو چیک کرتے ہوئے مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

''کیا ہوا عمران صاحب''...... صفدر نے کہا۔

''یہ میز پر جو کھلی ہوئی فائل موجود ہے یہی پاکیشیائی فائل ہے۔ اے ایم گن فارمولے کی فائل۔ لیکن یہ ڈاکٹر شیفر کہاں گیا''...... عمران نے بات کرتے کرتے چونک کر کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ بے اختیار اچھل پڑا۔

''اوہ۔ اوہ۔ نقشے میں جو ایک اور خفیہ راستہ تھا وہ اسی سمت تھا۔ میں راستہ چیک کرتا ہوں۔ تم جا کر جولیا، تنویر اور صالحہ کو بلا لاؤ۔ جلدی۔ اگر وہ راستہ مل جاتا ہے تو یہ ہمارے لئے محفوظ راستہ ہو گا''...... عمران نے کہا تو کیپٹن شکیل تیزی سے مڑا اور کمرے سے باہر چلا گیا جبکہ عمران ادھر ادھر گھوم کر دیواروں کو چیک کر رہا تھا۔ فائل اس نے تہہ کر کے کوٹ کی اندرونی جیب میں رکھ لی تھی۔

''عمران صاحب۔ پرانا راستہ زیادہ محفوظ ہے۔ فائل ہمیں مل گئی ہے۔ اب ہمیں یہاں زیادہ دیر نہیں رکنا چاہئے''...... صفدر نے کہا۔

''اب تک فادر جوزف کو یا تو خود ہوش آ گیا ہو گا یا اسے ہوش دلایا جا چکا ہو گا اور ہو سکتا ہے کہ وہاں فارٹون ایجنسی کے ایجنٹ پہنچ چکے ہوں''...... عمران نے جواب دیا اور اس بار صفدر نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

''اوہ۔ اس دیوار کی ساخت بتا رہی ہے کہ یہ کھل سکتی ہے۔ صفدر۔ تمہارے پاس بم ہے۔ اسے اڑا دو''...... عمران نے شمالی دیوار کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا تو صفدر نے تیزی سے پشت پر لدے ہوئے تھیلے میں سے ایک بم نکالا اور پلک جھپکنے میں دیوار

ندیم

Uploaded By Muhammad Nadeem

Uploaded By Muhammad Nadeem

پر مار دیا۔ ایک دھماکہ ہوا اور ایک بار پھر دھواں اور گرد و غبار پھیل گیا۔ چند لمحوں بعد جب دھواں چھٹا تو سامنے ایک سرنگ جاتی دکھائی دے رہی تھی جس میں روشنی کی لکیر آگے کی طرف جاتی دکھائی دے رہی تھی۔

''اوہ۔ اوہ۔ ڈاکٹر شیفر فرار ہو رہا ہے''...... عمران نے اچھل کر اندر داخل ہوتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے نہ صرف جیب سے مشین پسٹل نکال لیا بلکہ اس نے روشنی کے پیچھے پوری رفتار سے [illegible] نا شروع کر دیا۔ دوڑنے کے دوران اس نے مشین پسٹل کا رخ آگے کی طرف کیا اور پھر دوڑتے دوڑتے اس نے ٹریگر دبا دیا۔ دوسرے لمحے انسانی چیخ سنائی دی اور روشنی اچھل کر نیچے گر گئی اور پھر ساکت ہو گئی۔ عمران سمجھ گیا کہ ڈاکٹر شیفر گر گیا ہے لیکن عمران اسی طرح دوڑتا ہوا آگے بڑھتا چلا گیا۔ جب وہ ڈاکٹر شیفر کے قریب پہنچا جو اسے ہیولے کے انداز میں تڑپتا ہوا نظر آ رہا تھا۔

''تمہارا نام ڈاکٹر شیفر ہے''...... عمران نے جھک کر اس کی گردن پر انگوٹھا رکھتے ہوئے کہا۔

''ہاں۔ ہاں۔ مگر۔ مگر تم کون ہو۔ تم نے مجھے گولی ماری ہے''۔ ڈاکٹر شیفر نے رک رک کر کہا تو عمران نے انگوٹھا اس کی گردن سے اٹھا لیا کیونکہ آواز سن کر ہی اسے اندازہ ہو گیا تھا کہ ڈاکٹر شیفر آخری سانس لے رہا ہے۔

''یہ راستہ کہاں جا نکلتا ہے۔ جلدی بتاؤ ورنہ''...... عمران نے غراتے ہوئے کہا۔

''جھنڈ میں۔ چرچ کے عقب میں درختوں کے جھنڈ میں''۔ ڈاکٹر شیفر نے ایسے انداز میں فقرہ مکمل کیا کہ اس کی آواز فقرے کے اختتام پر ڈوب چکی تھی اور اس کا جسم ایک زور دار جھٹکا کھا کر ساکت ہو گیا تھا۔ عمران اٹھنے ہی لگا تھا کہ ڈاکٹر شیفر کی جیب سے ٹرانسمیٹر کی سیٹی کی آواز سنائی دی تو عمران نے جھک کر ڈاکٹر شیفر کی اس جیب کی طرف ہاتھ بڑھا دیا جہاں سے آواز سنائی دے رہی تھی۔ اس دوران عمران کے سارے ساتھی وہاں پہنچ کر خاموش کھڑے یہ سب کچھ ہوتا دیکھ رہے تھے جبکہ صفدر نے ڈاکٹر شیفر کے ہاتھ سے نکل کر گرنے والا ٹارچ نما ریموٹ کنٹرول آلہ اٹھا لیا تھا۔ عمران نے ٹرانسمیٹر آن کر دیا۔

''ہیلو۔ ہیلو۔ سیکنڈ کمانڈر کالنگ ڈاکٹر شیفر۔ اوور''...... ٹرانسمیٹر آن ہوتے ہی ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

''یس۔ ڈاکٹر شیفر اٹنڈنگ یو۔ اوور''...... عمران نے ڈاکٹر شیفر کی آواز اور لہجے میں بات کرتے ہوئے جواب دیا۔

''ڈاکٹر صاحب۔ ہم نے درختوں کے جھنڈ کے قریب ہیلی کاپٹر اتار لیا ہے اور اب ہم آپ کی آمد کا انتظار کر رہے ہیں۔ آپ نے کہا تھا کہ دس بارہ منٹوں میں آپ یہاں پہنچ جائیں گے۔ اب تو یہ وقت بھی گزر چکا ہے۔ لیبارٹری کو تباہ کرنے والے

Uploaded By Muhammad Nadeem

Uploaded By Muhammad Nadeem

ایجنٹ فرار ہو جائیں گے۔ آپ کہاں ہیں۔ اوور‘‘..... دوسری طرف سے کہا گیا۔

’’میں بوڑھا آدمی ہوں۔ زیادہ تیز نہیں دوڑ سکتا۔ بہرحال میں چند منٹوں میں پہنچ رہا ہوں۔ اوور اینڈ آل‘‘..... عمران نے کہا اور ٹرانسمیٹر آف کر کے اس نے جیب میں ڈال لیا۔

’’آؤ۔ اللہ تعالیٰ نے ہماری واپسی کا بھی محفوظ انتظام پہلے ہی کر دیا ہے۔ آؤ‘‘..... عمران نے ٹرانسمیٹر جیب میں رکھتے ہوئے کہا اور صفدر سے ٹارچ نما ریموٹ کنٹرول آلہ لے لیا۔ اسے اس کے استعمال کا بخوبی علم تھا۔

’’یہ کیا ہے عمران صاحب‘‘..... صفدر نے پوچھا۔

’’اللہ تعالیٰ اس کی پیشگی مدد کرتا رہتا ہے۔ نجانے اس نے کون کی ریاضت کر کے اللہ تعالیٰ کو راضی کیا ہوا ہے‘‘..... تنویر نے کہا تو سب بے اختیار ہنس پڑے۔

’’اب تک ہم بموں کی مدد سے دروازے اور راستے کھولتے چلے آ رہے تھے لیکن اب اگر آخری بار ہم نے بم استعمال کیا تو یقیناً باہر موجود فوجی کمانڈوز ہمیں چند قدم بھی نہ اٹھانے دیں گے اور مجھے معلوم ہے کہ ڈاکٹر شیفر جیبوں میں بم ڈال کر نہ دوڑ رہا ہو گا۔ یقیناً اس کے پاس سرنگ کا دہانہ کھولنے کے لئے کوئی الیکٹرونک آلہ موجود ہو گا اور یہ ٹارچ نما آلہ وہی ہے‘‘..... عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

’’عمران صاحب۔ ہمیں جلد از جلد یہاں سے نکلنا چاہئے‘‘۔ صفدر نے کہا تو عمران نے اثبات میں سر ہلا دیا اور پھر وہ سب تقریباً دوڑتے ہوئے آگے بڑھنے لگے۔ عمران کے ہاتھ میں موجود آلے کی روشنی خاصی تیز تھی اس لئے انہیں کوئی دشواری نہ ہو رہی تھی۔ سرنگ خاصی طویل تھی اور گھومتی ہوئی آگے بڑھ رہی تھی اس لئے سمتوں کا کوئی اندازہ نہ ہو رہا تھا۔

’’اگر یہ روشنی نظر نہ آتی تو یقیناً ڈاکٹر شیفر نکل جانے میں کامیاب ہو جاتا اور وہ یقیناً اس راستے سے ان فوجی کمانڈوز کو لے آتا اور اس طرح وہ لوگ اچانک ہمارے سروں پر پہنچ جاتے‘‘..... عمران نے کہا۔

’’عمران صاحب۔ سب کچھ اللہ تعالیٰ کی حکمتوں سے وقوع پذیر ہوتا ہے۔ آپ نے اتنی دور سے بھاگتے ہوئے ہیولے پر کامیاب نشانہ لگایا جو عام حالات میں ناممکن سمجھا جاتا ہے۔ پھر عین وقت پر ٹرانسمیٹر کی آواز سنائی دی۔ پھر اس سے پہلے کہ آپ کی ڈاکٹر شیفر سے بات چیت اور اس طرح آپ اس کی آواز اور لہجے کی نقل کرنے میں کامیاب ہو گئے۔ پھر ڈاکٹر شیفر کا میز پر فائل یعنی ہمارے مطلب کی فائل چھوڑ کر بھاگنا اور اگر ایسا نہ ہوتا تو ظاہر ہے ہم سب سے پہلے اس فائل کو تلاش کرتے اور اس میں ہمیں یقیناً وقت لگ جاتا اور ڈاکٹر شیفر نکل جانے میں کامیاب ہو جاتا۔ ان سارے واقعات کا بیک وقت وقوع پذیر ہو جانا بھی اللہ تعالیٰ

ندیم
ندیم
Uploaded By Muhammad Nadeem

کی حکمتوں پر مبنی ہے''...... کیپٹن شکیل نے دوڑنے کے انداز میں چلتے ہوئے تفصیل سے تجزیہ کرتے ہوئے کہا۔

''اور تمہارا ذہن بھی اللہ تعالیٰ کی حکمتوں سے ایک حکمت پر مبنی ہے کہ تم نے فوراً یہ سب تجزیہ کر لیا ہے''...... عمران نے کہا تو سب بے اختیار ہنس پڑے۔ پھر تھوڑی دیر بعد وہ سرنگ گھوم کر اچانک ختم ہوگئی تو وہ سب رک گئے۔

''یہ دہانہ درختوں کے جھنڈ میں سے نکلے گا اور باہر فوجی کمانڈوز موجود ہیں۔ ہم نے فوری طور پر ان کمانڈوز کا خاتمہ کرنا ہے اور ہیلی کاپٹر پر قبضہ کرنا ہے اس لئے سب پوری طرح تیار رہیں''۔ عمران نے اپنے ساتھیوں سے مخاطب ہو کر کہا تو سب نے اثبات میں سر ہلا دیئے۔ عمران نے ٹارچ نما ریموٹ کنٹرول نما آلے کا رخ دہانے کی طرف کر کے آلے پر موجود گہرے سبز رنگ کا بٹن پریس کر دیا تو ہلکی سی گڑگڑاہٹ کے ساتھ دہانہ کھلتا چلا گیا۔ وہ تیزی سے باہر نکلے تو واقعی یہ گھنے درختوں کا ایک خاصا بڑا جھنڈ تھا۔

''وہ۔ وہ ادھر بائیں ہاتھ پر گن شپ ہیلی کاپٹر کھڑا نظر آ رہا ہے اور اس کے ساتھ پانچ فوجی بھی ہیں''...... عمران نے ہاتھ اٹھا کر اپنے ساتھیوں کو دکھاتے ہوئے کہا اور ساتھ ہی ہاتھ سے اس طرف اشارہ کر دیا۔

''میں انہیں ختم کرتا ہوں۔ یہ سب احمقوں کی طرح اکٹھے

کھڑے ہیں''...... تنویر نے کہا۔

''نہیں۔ وہ تربیت یافتہ کمانڈوز ہیں۔ عام لوگ نہیں ہیں۔ تین اطراف سے ان پر فائر کھولو گے تو کام مکمل ہوگا''...... عمران نے کہا۔

''عمران صاحب۔ یہ تو جھنڈ کی طرف متوجہ ہی نہیں ہیں''۔ صفدر نے کہا۔

''انہیں یقیناً معلوم نہیں ہے کہ دہانہ جھنڈ کے اندر ہے ورنہ یہ ہمارے سروں پر موجود ہوتے۔ چلو آگے بڑھو''...... عمران نے کہا تو تنویر، صفدر اور کیپٹن شکیل تین اطراف میں پھیلتے چلے گئے۔ پھر سب سے پہلے تنویر نے فائر کھول دیا۔ اس کے ساتھ ہی دونوں سائیڈوں سے صفدر اور کیپٹن شکیل نے بھی فائر کھول دیئے اور تڑتڑاہٹ کی تیز آوازوں کے ساتھ ہی انسانی چیخوں سے فضا گونج اٹھی جبکہ عمران تیزی سے دوڑتا ہوا ہیلی کاپٹر کی طرف بڑھتا چلا گیا کیونکہ سب کمانڈوز سنبھلنے سے پہلے ہی فائرنگ کی زد میں آ کر ختم ہو چکے تھے۔ عمران ہیلی کاپٹر میں سوار ہوا اور دوسرے لمحے اس نے ہیلی کاپٹر سٹارٹ کر دیا۔ اس دوران صالحہ اور جولیا بھی ہیلی کاپٹر پر سوار ہو چکی تھیں۔ پھر چند لمحوں بعد صفدر، کیپٹن شکیل اور تنویر بھی اندر پہنچ گئے۔

''جلدی بیٹھو۔ ہمیں فوراً نکلنا ہوگا''...... عمران نے چیختے ہوئے کہا اور پھر جیسے ہی اس کے ساتھی ہیلی کاپٹر پر سوار ہوئے عمران

Uploaded By Muhammad Nadeem
ندیم
Uploaded By Muhammad Nadeem

Uploaded By Muhammad Nadeem

نے اسے ایک جھٹکے سے فضا میں بلند کر دیا لیکن ابھی ہیلی کاپٹر تھوڑی بلندی پر پہنچا تھا کہ نیچے سے اس پر فائرنگ شروع ہو گئی۔ عمران نے ایک جھٹکے سے اس کا رخ موڑا اور گن شپ ہیلی کاپٹر ہونے کی وجہ سے اچانک رخ بدلنے کی وجہ سے ہیلی کاپٹر فائرنگ کی زد میں نہ آ سکا تھا۔ مخصوص بلندی پر پہنچ کر عمران نے اس کا رخ ایک بار پھر موڑا اور اس کے ہیلی کاپٹر نے جب درختوں کے گرد چکر کاٹا تو اسے نیچے دو عورتیں اور دو مرد نظر آئے۔ مردوں کے ہاتھوں میں مشین گنیں موجود تھیں اور اس کے ساتھ ہی عمران نے ہیلی کاپٹر کا رخ موڑا اور پھر وہ بیکس سے واپس کاسا دارالحکومت کی طرف بڑھتا چلا گیا۔

''یہ کون تھے فائرنگ کرنے والے''...... ہیلی کاپٹر کی سائیڈ سیٹ پر بیٹھی ہوئی جولیا نے کہا۔

''ان عورتوں کو دیکھ کر تو یہی اندازہ ہوتا ہے کہ یہ ٹوئن سسٹرز اور ان کے سیکشن کے افراد تھے۔ بس یہ لوگ چند منٹ لیٹ ہو گئے ورنہ اچھا خاصا مقابلہ شروع ہو جاتا''...... عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''عمران صاحب۔ آپ کے کنٹرول میں گن شپ ہیلی کاپٹر ہے۔ آپ نے ان پر فائر کیوں نہیں کھولا''...... صالحہ نے کہا۔

''براہ راست مقابلے کی بات اور ہے لیکن ان حالات میں جب ہم محفوظ بلندی پر پہنچ چکے تھے تو زخمی عورتوں پر فائر کھولنا کوئی

پسندیدہ بات نہیں ہے''...... عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''مطلب ہے کہ تم نے دانستہ ٹوئن سسٹرز پر فائر نہیں کھولا۔ کیوں''...... جولیا نے یکلخت غراتے ہوئے کہا۔

''ارے۔ ارے۔ میں نے تو آج تک ان کی صورتیں نہیں دیکھیں۔ ویسے بزرگ کہتے ہیں کہ ایک سے دو بھلے ہوتے ہیں''۔ عمران نے بڑے معصوم سے لہجے میں کہا تو سب بے اختیار ہنس پڑے۔

ندیم
ندیم
Uploaded By Muhammad Nadeem

Uploaded By Muhammad Nadeem

"آپ۔ آپ یہاں۔ یہ مجھے کیا ہو گیا تھا۔ یہ سب کیا ہے"۔ فادر جوزف نے ہوش میں آتے ہی ایک جھٹکے سے اٹھنے کی کوشش کرتے ہوئے کہا تو ڈربی نے انہیں سنبھال کر بٹھا دیا۔

"مجھے کیا ہو گیا تھا۔ اچانک میرا ذہن تاریک ہو گیا تھا اور آپ یہاں۔ آپ کب آئیں"...... فادر جوزف کے لہجے میں حیرت موجود تھی۔

"ہمیں اطلاع ملی تھی کہ دو عورتیں اور چار مرد آپ کے پاس آئے ہیں، پھر اطلاع ملی کہ آپ یہاں بے ہوش پڑے ہیں۔ ہم نے آ کر دیکھا تو یہاں ایک نقشہ بھی پڑا تھا اور چھ افراد بھی غائب تھے اور آپ بے ہوش پڑے تھے۔ یہ سب کیا ہوا ہے۔ وہ چھ افراد کون تھے اور یہ نقشہ کس کا ہے"...... جولین نے تیز تیز لہجے میں کہا۔

"ڈربی۔ تم جا کر ساتھیوں کو یہاں باہر لے آؤ۔ ہمیں شاید کوئی فوری ایکشن کرنا پڑے"...... موگی نے فادر جوزف کے بولنے سے پہلے ہی ڈربی کو ہدایات دیتے ہوئے کہا تو جولین نے اسے بڑی غصیلی نظروں سے دیکھا لیکن ظاہر ہے موگی پر اس کا کیا اثر ہونا تھا۔

"یس فادر۔ آپ بتائیں اور پلیز سب کچھ بتا دیں۔ غیر ملکی ایجنٹوں سے ہم اپنے ملک کی سب سے اہم لیبارٹری بچانے کی جدوجہد کر رہے ہیں اس لئے آپ پلیز تفصیل سے بتائیے"۔ جولین نے کہا۔ اس نے دانستہ لفظ جھوٹ یا سچ استعمال نہیں کیا تھا کیونکہ فادر کو یہ کہنا کہ وہ جھوٹ نہ بولے یا سچ بولے اس کے احترام کے خلاف تھا۔

"یہ نقشہ میرے مرحوم بھائی انجینئر رابرٹ سمتھ کا ہے اور یہ اس لیبارٹری کا نقشہ ہے جس کے تحفظ کی تم بات کر رہی ہو"...... فادر جوزف نے کہا تو جولیا اور موگی دونوں کے چہروں پر یہ سن کر کہ یہ نقشہ اسی لیبارٹری کا ہے زلزلے کے سے آثار نمودار ہونا شروع ہو گئے تھے۔

"پاور کلب کا مالک مائیکل میرا گہرا دوست ہے۔ اس نے مجھے فون کیا کہ یورپ کی کسی یونیورسٹی کے ریسرچ اسکالرز مجھ سے مل کر ایک لیبارٹری کا نقشہ جو انجینئر رابرٹ سمتھ کا بنا ہوا ہے دیکھنا چاہتے ہیں تا کہ اس پر تفصیلی ریسرچ کر سکیں تو میں نے انہیں بلا لیا

ندیم ندیم
Uploaded By Muhammad Nadeem

Uploaded By Muhammad Nadeem

کیونکہ نقشہ دیکھنے دکھانے میں تو کوئی حرج نہیں تھا۔ پھر یہ لوگ ریسرچ اسکالرز تھے اور میرے بھائی کی کاوش پر ریسرچ کر رہے تھے۔ آنے والے یورپی تھے۔ دو عورتیں اور چار مرد۔ انہوں نے جب اس لیبارٹری کا نقشہ مانگا تو میں قدرے مشکوک ہوا لیکن میں نے نقشہ دکھا دیا۔ وہ واقعی نقشوں کے علم کو جانتے تھے۔ انہوں نے نقشہ دیکھتے ہی سمجھ لیا کہ اس کا ایک خفیہ راستہ اس تہہ خانے سے نکلتا ہے جسے بعد میں مکمل طور پر بلاک کر دیا گیا تھا۔ اس کے بعد اچانک میرے ذہن پر تاریکی چھا گئی اور اب ہوش آیا ہے''۔ فادر جوزف نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

''کہاں کھلتا ہے دہانہ اس خفیہ راستے کا''...... جولین نے کہا۔

''مجھے کیا معلوم۔ میں تو نقشوں کے بارے میں کچھ زیادہ نہیں جانتا۔ یہ تو برادر رابرٹ ہی بتا سکتے تھے''...... فادر جوزف نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''تو پھر یہ چھ افراد کہاں چلے گئے۔ کیا انہوں نے راستہ کھول لیا۔ آپ دیکھیں اور چیک کر کے بتائیں کیونکہ ہم تو پہلی بار یہاں آئی ہیں۔ آپ یہاں کے مستقل رہائشی ہیں۔ آپ چیک کر سکتے ہیں''...... جولین نے کہا تو فادر جوزف نے اٹھ کر پورے کمرے کا راؤنڈ لگایا۔

''سب کچھ ویسے ہی ہے۔ کوئی تبدیلی تو نظر نہیں آ رہی۔ البتہ اس دیوار کی جڑ میں راکھ وغیرہ پڑی ہے۔ نجانے یہ راکھ کہاں سے

ندیم

آ گئی''...... فادر جوزف نے کہا۔

''میرا خیال ہے کہ یہی دیوار ہٹنے سے وہ راستہ کھلتا ہے۔ ان پاکیشیائی ایجنٹوں نے پراسرار طور پر یہ راستہ کھولا اور پھر اندر جا کر اسے دوبارہ بند کر دیا اور اب وہ لیبارٹری کے اندر ہیں''...... جولین نے کہا۔

''اب ہم اس راستے کو کیسے کھولیں''...... موگی نے کہا۔

''ہم اس راستے سے اندر جاتے ہیں جس راستے کی نگرانی ہم کر رہی تھیں''...... جولین نے کہا۔

''اس پر تو ریڈ الرٹ ہے اور وہ تین ماہ کے لئے بند ہے''۔ موگی نے کہا اور پھر اس سے پہلے کہ جولین کوئی جواب دیتی ڈربی تیزی سے اندر داخل ہوا تو اس کے آنے کا انداز دیکھ کر وہ دونوں چونک پڑیں۔

''کیا ہوا ہے۔ کوئی خاص بات''...... جولین نے تیز لہجے میں کہا۔

''میڈم۔ چرچ کے عقبی سڑک کے قریب ایک بڑا سا احاطہ ہے جس میں درختوں کے جھنڈ ہیں۔ وہاں ایک ملٹری گن شپ ہیلی کاپٹر موجود ہے اور کمانڈوز بھی موجود ہیں''...... ڈربی نے کہا تو سب اس کی بات سن کر بے اختیار چونک پڑے۔

''کس نے بتایا ہے تمہیں''...... جولین نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

ندیم
Uploaded By Muhammad Nadeem

''وکی ویسے ہی راؤنڈ کرنے وہاں گیا تھا تو اس نے دور سے دیکھا اور واپس آ کر اس نے بتایا ہے لیکن آپ مصروف تھیں اس لئے کسی نے آپ کو اطلاع نہ دی۔ اب میں وہاں گیا تو اس نے مجھے بتایا اور میں نے خود وہاں جا کر چیک کیا ہے اور پھر آپ کو اطلاع دینے آیا ہوں۔ وہ وہاں کافی دیر سے موجود ہیں''...... ڈربی نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''ہیلی کاپٹر فضا سے گزرتے اور اترتے انہیں نظر نہیں آیا تھا''...... موگی نے کہا۔

''میڈم۔ فوجی ہیلی کاپٹر تو گزرتے ہی رہتے ہیں۔ پھر یہ چرچ کے عقب میں جا کر اترا ہو گا جبکہ ہمارے ساتھی تو بلڈنگ میں تھے''...... ڈربی نے جواب دیا۔

''آؤ ہمیں دیر نہیں کرنی چاہئے۔ یہ یقیناً اس لیبارٹری کے لئے آئے ہیں''...... جولین نے کہا۔

''لیبارٹری والوں کا ایئر فورس سے کیا تعلق۔ وہ کال کرتے تو ہمیں کرتے''...... موگی نے کہا۔

''تم آؤ تو سہی۔ ہمارا نمبر ان کے پاس نہیں ہو گا۔ ایمرجنسی میں لیبارٹری انچارج کو ایسے رابطوں کی ہدایات دی جاتی ہیں''۔ جولین نے کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ مڑی اور تیزی سے بیرونی دروازے کی طرف بڑھنے لگی۔ اس کی پیروی موگی نے کی اور موگی کے پیچھے ڈربی تھا۔

''ہو گا کوئی ایئر فورس کا آپریشن۔ تم خواہ مخواہ ادھر بھاگ رہی ہو''...... موگی نے غصیلے لہجے میں کہا۔

''یہاں کیا آپریشن ہو سکتا ہے۔ یقیناً یہی لیبارٹری کا ہی سلسلہ ہے''...... جولین نے بھی غصیلے لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

باہر ان کے سب ساتھی موجود تھے۔ ان کے کاندھوں سے مشین گنیں لٹکی ہوئی تھیں۔

''دکھاؤ مجھے۔ کہاں ہیں وہ''...... جولین نے وکی سے کہا۔

''آیئے میڈم''...... وکی نے کہا اور پھر وہ سب اس کے پیچھے چرچ کی عقبی طرف بڑھنے لگے۔ چرچ کی حدود ختم ہوتے ہی وہاں موجود دروازہ کراس کر کے وہ سڑک پر آ گئے۔ دوسری طرف واقعی ایک بڑا احاطہ موجود تھا جس میں درختوں کے گھنے جھنڈ موجود تھے اور وہاں ایک گن شپ ہیلی کاپٹر کھڑا ہوا دکھائی دے رہا تھا لیکن ابھی وہ سڑک کراس کرنے والی مخصوص جگہ تک پہنچی ہی تھیں کہ یکلخت احاطہ سے تیز اور مسلسل فائرنگ اور انسانی چیخوں کی آوازیں سنائی دینے لگیں۔

''اوہ۔ اوہ۔ حملہ ہو گیا ہے۔ آؤ''...... جولین نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے کراسنگ کے لئے مخصوص جگہ کا خیال چھوڑ کر ویسے ہی سڑک کراس کرنے کے لئے دوڑ پڑی۔ اس کے پیچھے موگی اور اس کے پیچھے ان کے دو مسلح ساتھی دوڑتے ہوئے سڑک کراس کر گئے اور پھر انہیں احاطے میں داخل ہونے کا دروازہ تلاش کرنا

Uploaded By Muhammad Nadeem
ندیم
ندیم
Uploaded By Muhammad Nadeem

Uploaded By Muhammad Nadeem

پڑا۔ بہرحال تھوڑی سی جدوجہد کے بعد وہ اندر داخل ہونے میں کامیاب ہو گئے۔ اسی لمحے ہیلی کاپٹر فضا میں بلند ہوتا دکھائی دیا جبکہ فوجی کمانڈوز انہیں سائیڈ پر پڑے تڑپتے دکھائی دے رہے تھے۔

''ہیلی کاپٹر پر فائر کھولو۔ اسے نیچے گراؤ۔ ان میں پاکیشیائی ایجنٹ ہیں''...... جولین نے چیخ کر کہا تو اس کے ساتھیوں نے جنہوں نے پہلے ہی مشین گنیں ہاتھوں میں اٹھا رکھی تھیں اپنی گنوں کا رخ ہیلی کاپٹر کی طرف کر کے فائر کھول دیا لیکن گن شپ ہیلی کاپٹر نے دفاعی انداز میں غوطہ مارا اور دوسرے لمحے وہ تیزی سے سائیڈ کاٹتا ہوا گھوم کر بلند ہوتا چلا گیا۔ گو اس پر مسلسل فائرنگ جاری تھی لیکن پائلٹ بڑے ماہرانہ انداز میں نہ صرف ہیلی کاپٹر کو بچائے لے جا رہا تھا بلکہ تیزی سے بلند ہوتا چلا جا رہا تھا۔ پھر مخصوص بلندی پر پہنچ کر اس نے درختوں کے جھنڈ پر سے چکر کاٹا اور پھر شہر کی طرف بڑھتا چلا گیا۔ جولین تیزی سے ایک زخمی فوجی کی طرف بڑھی۔ وہ ابھی زندہ تھا جبکہ باقی فوجی کمانڈوز ختم ہو چکے تھے۔

''آپ کا تعلق کس ایئر بیس سے ہے''...... جولین نے چیختے ہوئے کہا۔

''سڈوم ایئر بیس سے۔ میں سیکنڈ کمانڈر ہاک ہوں''...... اس فوجی نے رک رک کر کہا اور اس کے ساتھ ہی اس کی گردن ڈھلک گئی۔ وہ ختم ہو چکا تھا۔ جولین نے ایک طویل سانس لیا اور اٹھ کر کھڑی ہو گئی۔ اسی لمحے پولیس گاڑیوں کے سائرن قریب آتے

سنائی دینے لگے لیکن جولین نے جیب سے اپنا سیل فون نکالا اور اس نے پہلے ملٹری ایکسچینج کا نمبر پریس کر کے وہاں سے سڈوم ایئر بیس کا نمبر معلوم کیا اور پھر اس نے سڈوم ایئر بیس کا نمبر پریس کر دیا۔

''یس۔ کمانڈر نیلسن فرام سڈوم ایئر بیس''...... ایک بھاری آواز سنائی دی۔

''فارٹون ایجنسی کے ٹوئن سسٹرز سیکشن سے جولین بول رہی ہوں''۔ جولین نے تیز لہجے میں کہا۔

''یس میڈم''...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

''آپ نے سیکنڈ کمانڈر ہاک کی سربراہی میں چار کمانڈوز کا دستہ ایک گن شپ ہیلی کاپٹر میں بیکس بھجوایا تھا''...... جولین نے کہا۔

''یس میڈم۔ آپ کیوں پوچھ رہی ہیں''...... کمانڈر نیلسن نے چونک کر اور حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''اس لئے کہ پاکیشیائی ایجنٹوں نے آپ کے کمانڈوز اور سیکنڈ کمانڈر ہاک پر اچانک فائر کھول دیا اور مجھے افسوس سے کہنا پڑ رہا ہے کہ وہ سب ہلاک ہو گئے ہیں اور''...... جولین نے بولتے ہوئے کہا۔

''اسے ہیلی کاپٹر کے بارے میں بتاؤ۔ جلدی بتاؤ تاکہ وہ لوگ دور نہ جا سکیں''...... موگی نے اسے ٹوکتے ہوئے کہا۔

''بتا تو رہی ہوں۔ صبر تو کرو''...... جولین نے مڑ کر جھلائے ہوئے لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

ندیم

Uploaded By Muhammad Nadeem

''ہیلو۔ ہاں تو میں بتا رہی تھی کہ آپ کا ہیلی کاپٹر اب پاکیشیائی ایجنٹوں کے قبضے میں ہے۔ آپ فوراً اسے چیک کر کے ان ایجنٹوں کو گرفتار کریں یا پورا ہیلی کاپٹر ہی اڑا دیں کیونکہ یہ انتہائی خطرناک ایجنٹ ہیں اور مجھے اسی نمبر پر اطلاع دیں''..... جولین نے تیز تیز لہجے میں بات کرتے ہوئے کہا۔

''آپ نے بہت بری خبر سنائی ہے۔ بہرحال اب ان ایجنٹوں کو مرنا پڑے گا''..... دوسری طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو جولین نے فون آف کر کے جیکٹ کی جیب میں ڈال لیا۔

''ہمیں لیبارٹری کو بھی چیک کرنا ہے۔ آؤ میرے ساتھ۔ تمہیں تو بس فون پر لمبی لمبی باتیں کرنے کا شوق ہے۔ آؤ''..... موگی نے غصیلے لہجے میں کہا اور پھر تیزی سے وہ درختوں کے جھنڈ کی طرف چل پڑی۔

''میں آ رہی ہوں۔ ٹھہرو تو سہی۔ ان لوگوں کو تو ہدایات دے دوں۔ کیوں ہوا کے گھوڑے پر سوار ہو گئی ہو۔ لاشیں یہاں پڑی ہیں۔ تمہیں کیا جلدی ہے''..... جولین نے کہا اور پھر اپنے ساتھیوں کو ہدایات دینے لگی کہ وہ یہاں کا خیال رکھیں اور کسی کو بھی لیبارٹری میں داخل نہ ہونے دیں اور پھر وہ دوڑتی ہوئی موگی کے پیچھے چل پڑی۔

''عمران صاحب۔ یہ واقعی اللہ تعالیٰ کی طرف سے خاص مدد ہے کہ اس طرح اچانک ایک ہیلی کاپٹر مل گیا ہے ورنہ یہاں سے دارالحکومت گائٹ تک پہنچنا مشکل ہو جاتا اور وہ فارٹون ایجنسی بھی وہاں موجود تھی''..... صفدر نے کہا جو عقبی سیٹ پر بیٹھا ہوا تھا۔

''ہم نے جلد از جلد اس ہیلی کاپٹر کو چھوڑنا ہے۔ یہ ایئر فورس کا ہیلی کاپٹر ہے اور وہ کسی بھی وقت ہمیں گھیر سکتے ہیں''..... عمران نے بڑے سنجیدہ لہجے میں جواب دیا تو سب بے اختیار چونک پڑے۔ شاید یہ پہلو ان کے ذہن میں موجود ہی نہیں تھا۔

''لیکن کون ایئر بیس پر اطلاع دے گا''..... صالحہ نے کہا۔

''کوئی اطلاع دے یا نہ دے جس بیس کا یہ ہیلی کاپٹر ہو گا وہ اس کی پرواز کے وقت سے باقاعدہ مانیٹرنگ کر رہے ہوں گے''۔ عمران نے جواب دیا۔

Uploaded By Muhammad Nadeem
ندیم

Uploaded By Muhammad Nadeem

”تو پھر اسے کہیں اتار دو۔ ایسا نہ ہو کہ ہم واقعی پھنس جائیں“۔ صالحہ نے کہا۔

”میں چاہتا ہوں کہ جس قدر فاصلہ طے کیا جا سکے کر لیا جائے کیونکہ لیبارٹری کی حالت سامنے آتے ہی پورے ملک میں ہماری تلاش شروع ہو جائے گی“...... عمران نے کہا۔

”اوہ۔ اوہ۔ پھر ہمیں میک اپ بھی تبدیل کر لیے چاہئیں۔ فادر جوزف، فادر کیرل اور دوسرے لوگوں نے ہمیں دیکھ رکھا ہے“...... صفدر نے کہا۔

”ہاں۔ کرنے تو ہوں گے لیکن جہاں ہم جا کر اتریں گے“۔ عمران نے کہا اور اس سے پہلے کہ مزید کوئی بات ہوتی ٹرانسمیٹر کی سیٹی کی آواز سنائی دینے لگی تو سب چونک پڑے۔ عمران نے ہاتھ بڑھا کر ٹرانسمیٹر کا بٹن پریس کر دیا۔

”ہیلو۔ ہیلو۔ کمانڈر نیلسن کالنگ۔ اوور“...... دوسری طرف سے ایک بھاری لیکن چیختی ہوئی آواز سنائی دی۔

”یس۔ علی عمران ایم ایس سی۔ ڈی ایس سی (آکسن) اٹنڈنگ یو۔ اوور“...... عمران نے اس بار اپنے اصل لہجے میں اپنا تعارف کراتے ہوئے کہا اور عمران کے ساتھی اس طرح چونک پڑے جیسے ان کے ذہنوں میں یہ تصور تک نہ تھا کہ عمران اس طرح اپنا اصل تعارف کرا دے گا۔

”کون ہو تم۔ ہیلی کاپٹر چھوڑ دو ورنہ اسے تباہ کر دیا جائے گا۔

Uploaded By Muhammad Nadeem

اوور“...... دوسری طرف سے حلق کے بل چیختے ہوئے کہا گیا۔

”مجھے معلوم ہے کہ کاسبا کے لئے یہ خاصا قیمتی ہیلی کاپٹر ہے۔ اسے تباہ کرنے کے لئے تمہیں ایئر مارشل سے اجازت لینا ہو گی لیکن میں نے اپنا اصل تعارف اس لئے کرایا ہے تاکہ تم حکومت کاسبا تک اور فارٹون کے چیف تک پیغام پہنچا دو کہ فارٹون کی ٹوئن سسٹرز کے سیکشن نے پاکیشیا کی اہم ترین لیبارٹری کے سائنس دانوں کو ہلاک کیا ہے۔ مشینری تباہ کی ہے اور ہمارا فارمولا اڑایا تھا اس کے جواب میں یہ کارروائی کی گئی ہے کہ لیبارٹری کے سائنس دانوں کو ہلاک کر کے لیبارٹری کی مشینری تباہ کر دی گئی ہے اور ہم نے اپنا فارمولا واپس حاصل کر لیا ہے۔ ٹوئن سسٹرز زخمی تھیں اس لئے انہیں گولی نہیں ماری گئی ورنہ اس ہیلی کاپٹر کی مشین گنوں سے انہیں چرچ کے قریب احاطے میں گولیاں مار دی جاتیں حالانکہ انہوں نے ہیلی کاپٹر تباہ کرنے کے لئے فائرنگ بھی کی تھی اور ہم ہیلی کاپٹر دارالحکومت گائٹ سے پہلے نہیں چھوڑیں گے۔ اب یہ فیصلہ تم نے کرنا ہے کہ کیا تم اپنا ہیلی کاپٹر درست حالت میں چاہتے ہو یا تباہ شدہ حالت میں۔ اوور اینڈ آل“...... عمران نے باقاعدہ تقریر کرنے کے انداز میں کہا اور ٹرانسمیٹر آف کرتے ہی اس نے ہیلی کاپٹر کی بلندی تیزی سے کم کرنا شروع کر دی۔ سب ساتھی خاموش بیٹھے ہوئے تھے۔ عمران نے جو کچھ کہا تھا وہ اس کے نتائج پر غور کر رہے تھے کہ اچانک وہ یہ محسوس کر کے چونک پڑے کہ ہیلی

ندیم

Uploaded By Muhammad Nadeem

کاپٹر تیزی سے اترنے کی حالت میں آ رہا تھا اور پھر واقعی کچھ دیر بعد ہیلی کاپٹر درختوں کے ایک بڑے جھنڈ کے تقریباً درمیان ایک خالی جگہ پر اتر گیا۔ عمران نے انجن آف کر دیا۔

''آؤ۔ اب جب تک وہ اسے تلاش کریں گے ہم خاصی دور نکل جائیں گے''...... عمران نے کہا اور پھر چند لمحوں بعد وہ سب ہیلی کاپٹر سے نیچے اتر آئے۔

''یہ کون سی جگہ ہو گی''...... جولیا نے ادھر ادھر دیکھتے ہوئے کہا۔

''یہ زرعی علاقہ ہے۔ یہاں سے قریب ہی ایک فارم ہاؤس ہے۔ وہاں ہمیں جیپ مل جائے گی کیونکہ میں نے چیک کر لیا ہے۔ ایک مضبوط اور طاقتور جیپ فارم ہاؤس میں موجود ہے اور جہاں تک میرا آئیڈیا ہے کاسبا کے علاقے سارما میں ہم موجود ہیں کیونکہ کاسبا کے نقشے کے مطابق پورے کاسبا میں یہی علاقہ زرعی ہے''...... عمران نے باہر کی طرف دیکھتے ہوئے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

''عمران صاحب۔ دارالحکومت گائٹ یہاں سے کتنے فاصلے پر ہو گا''...... صفدر نے پوچھا۔

''میرے خیال میں تین سو کلومیٹر مغرب کی طرف''...... عمران نے جواب دیا۔

''تو یہ فاصلہ کیا ہم جیپ پر طے کریں گے''...... اس بار جولیا

نے کہا۔

''ہماری سختی سے چیکنگ شروع ہو جائے گی اور سڑکوں پر یہ چیکنگ آسانی سے ہو سکتی ہے اس لئے ہم اس جیپ پر کسی ریلوے اسٹیشن جائیں گے اور وہاں سے دو گروپوں کی صورت میں ریلوے سے سفر کرتے ہوئے دارالحکومت پہنچیں گے''...... عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے ہاتھ اٹھا کر ساتھیوں کو روک دیا۔

''صرف صفدر اور کیپٹن شکیل فارم ہاؤس میں جائیں گے اور جیپ لے آئیں گے۔ انہوں نے وہاں کیا کرنا ہے۔ وہ بہتر سمجھ سکتے ہیں۔ بس فائرنگ نہیں ہو گی''...... عمران نے کہا تو صفدر اور کیپٹن شکیل دونوں تیزی سے آگے بڑھے اور پھر ذخیرے سے باہر نکل کر درختوں کے ساتھ ساتھ کچھ فاصلے پر موجود زرعی فارم ہاؤس کی طرف بڑھتے چلے گئے۔ تھوڑی دیر بعد وہ ان کی نظروں سے اوجھل ہو گئے۔

''ہمیں میک اپ بھی تبدیل کرنے ہیں''...... جولیا نے کہا۔

''ہمارے پاس میک اپ باکس ہیں لیکن میں جیپ چھوڑ کر یہ میک اپ کرنا چاہتا ہوں تاکہ جیپ کے شواہد کے بعد وہ ہمیں چیک نہ کر سکیں''...... عمران نے کہا تو جولیا نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ پھر تقریباً بیس منٹ بعد جیپ آتی دکھائی دی اور وہ ذخیرے کے قریب آ کر رک گئی تو عمران، تنویر، جولیا اور صالحہ تیزی سے آگے بڑھے اور جیپ میں سوار ہو گئے۔ صفدر ڈرائیونگ سیٹ سے

ندیم
ندیم
Uploaded By Muhammad Nadeem

Uploaded By Muhammad Nadeem

سائیڈ سیٹ پر آ گیا جبکہ کیپٹن شکیل پہلے ہی عقبی سیٹ پر بیٹھا ہوا تھا۔ عمران نے ڈرائیونگ سیٹ سنبھالی اور دوسرے لمحے جیپ ایک جھٹکے سے آگے بڑھی اور عمران نے سڑک پر پہنچ کر اس کا رخ مشرق کی طرف موڑ دیا۔

''آپ نے سڑک پہلے سے ہی چیک کر رکھی تھی''...... صفدر نے کہا۔

''میں نے تو ریلوے اسٹیشن بھی چیک کر رکھا ہے''...... عمران نے جواب دیا تو صفدر نے اس انداز میں سر ہلا دیا جیسے اسے عمران سے ایسے ہی جواب کی توقع تھی۔

ندیم

جولین اور موگی دونوں اپنے سیکشن کے ایک کمرے میں بیٹھی ہوئی تھیں۔ ان دونوں کے چہرے لٹکے ہوئے تھے۔ انہوں نے جھنڈ کے درمیان موجود خفیہ راستے کے کھلے دہانے سے اندر جا کر پوری لیبارٹری کو چیک کر لیا تھا۔ لیبارٹری میں وہی سب کچھ ہوا انہیں نظر آ گیا تھا جو کچھ وہ پاکیشیا کی لیبارٹری میں کر کے آئی تھیں اور پھر وہاں رکنا فضول سمجھ کر وہ اپنے ساتھیوں سمیت واپس اپنے سیکشن پہنچ گئی تھیں۔ فارٹون کے چیف کو بھی اطلاع دے دی گئی تھی اور چیف نے ان کی ناکامی پر خاصی برہمی کا اظہار کیا تھا جس کی وجہ سے بھی ان دونوں کا موڈ آف تھا۔ وہ دونوں اس طرح خاموش بیٹھی ہوئی تھیں جیسے ایک دوسرے سے روٹھی ہوئی ہوں اور انہوں نے ایک دوسرے سے نہ بولنے کی قسم کھا رکھی ہو۔ پھر اچانک فضا پر طاری خاموشی کو جولین کے سیل فون کی گھنٹی نے توڑ

ندیم

Uploaded By Muhammad Nadeem

Uploaded By Muhammad Nadeem

دیا اور جولین نے چونک کر جیب میں ہاتھ ڈالا اور سیل فون نکال کر اس نے اس کی سکرین پر دیکھا۔

''اوہ۔ ایئر کمانڈر نیلسن''...... جولین نے کہا اور پھر فون آن کرنے کے ساتھ ہی اس نے لاؤڈر بھی آن کر دیا کیونکہ موگی بھی ایئر کمانڈر نیلسن کا نام سن کر اس کی طرف متوجہ ہو گئی تھی۔

''یس۔ ٹوئن سسٹرز جولین بول رہی ہوں''...... جولین نے کہا۔

''سڈوم ایئر بیس کمانڈر نیلسن بول رہا ہوں''...... دوسری طرف سے ایئر کمانڈر نیلسن کی آواز سنائی دی۔

''ہیلی کاپٹر چیک ہوا ہے یا نہیں''...... جولین نے اشتیاق بھرے لہجے میں کہا۔

''میں نے ٹرانسمیٹر پر بات کی تھی۔ دوسری طرف سے کسی علی عمران نے اپنی ڈگریاں بتاتے ہوئے اپنا تعارف کرایا اور اس نے کہا کہ ٹوئن سسٹرز نے جو کچھ پاکیشیا میں کیا تھا وہی کچھ ہم یہاں کر کے جا رہے ہیں اور اس نے کہا کہ ٹوئن سسٹرز کے ساتھیوں نے ہیلی کاپٹر پر فائر بھی کھولا تھا لیکن اس کے باوجود اس نے گن شپ ہیلی کاپٹر سے جوابی فائر اس لئے نہیں کیا کہ ٹوئن سسٹرز زخمی تھیں اور ہم زخمیوں پر ہاتھ نہیں اٹھایا کرتے حالانکہ آپ ان کے نشانے پر تھیں۔ اس کے بعد انہوں نے فوراً ٹرانسمیٹر آف کر دیا۔ ہم نے طیاروں کا اسکوارڈن ان کو گھیرنے کے لئے بھیجا لیکن دور دور تک اس ہیلی کاپٹر کا پتہ نہیں چلا لیکن پھر اچانک چیک ہوا کہ ہیلی کاپٹر

ایک زرعی فارم کے قریب درختوں کے جھنڈ میں موجود ہے۔ اسے چیک کرایا گیا تو وہ خالی تھا''...... کمانڈر نیلسن نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو جولین نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے فون آف کر کے جیب میں ڈالا ہی تھا کہ میز پر موجود فون کی گھنٹی بج اٹھی تو جولین نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھایا اور اس کے ساتھ ہی اس نے لاؤڈر کا بٹن بھی پریس کر دیا کیونکہ یہ ان دونوں کی عادت میں شامل تھا کہ جب وہ دونوں اکٹھی ہوتیں تو رسیور اٹھاتے ہی خودبخود لاؤڈر کا بٹن پریس کر دیتی تھیں۔

''ہیلو''...... دوسری طرف سے فارٹون کے چیف کی آواز سنائی دی۔

''یس چیف۔ جولین بول رہی ہوں''...... جولین نے کہا۔

''پاکیشیائی ایجنٹوں کی تلاش پورے ملک میں جاری ہے لیکن وہ اس طرح غائب ہو گئے ہیں جیسے ان کا کبھی وجود ہی نہ رہا ہو۔ ایئر فورس بیس سے ہمیں اطلاع ملی تھی کہ ان کا ہیلی کاپٹر سارما کے علاقے میں درختوں کے ایک جھنڈ میں خالی کھڑا ملا ہے جس پر میں نے سارما میں اپنے ایجنٹس کو مامور کیا تو ان کی طرف سے رپورٹ ملی ہے کہ درختوں کے ذخیرے سے ہیلی کاپٹر ملا ہے۔ وہاں سے قریب ہی ایک زرعی فارم ہے۔ انہوں نے وہاں موجود چار افراد کو بے ہوش کر کے وہاں سے ان کی جیپ اڑائی ہے اور پھر اس جیپ

ندیم
Uploaded By Muhammad Nadeem

Uploaded By Muhammad Nadeem

سے وہ مشرق کی طرف ایک ریلوے اسٹیشن ولی پہنچے۔ وہاں انہوں نے جیپ چھوڑ دی اور وہاں سے شواہد ملے ہیں کہ وہ دارالحکومت جانے والی ٹرین پر سوار ہو گئے۔ اس ٹرین کو دارالحکومت پہنچنے پر چیک کیا گیا۔ ان کے حلیئے جو تم نے فادر جوزف سے پوچھ کر بتائے تھے ان حلیوں کے مطابق کوئی آدمی یا کوئی عورت چیک نہ ہو سکی۔ یقیناً انہوں نے راستے میں ہی میک اپ تبدیل کر لئے ہوں گے۔ بہرحال ان کی تلاش جاری ہے''...... چیف نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

''چیف۔ آپ حکم دیں تو ہم دوبارہ پاکیشیا جا کر وہاں سے فارمولا لے آئیں اور اس عمران کا بھی خاتمہ کر دیں''...... جولین نے کہا۔

''اس کا فیصلہ بعد میں کیا جائے گا کہ کیا کرنا ہے اور کیا نہیں کرنا۔ ابھی تو ان کی تلاش جاری ہے۔ خاص طور پر دارالحکومت کے ایئر پورٹ پر سخت چیکنگ کی جا رہی ہے۔ میں نے تمہیں کال کر کے اس لئے تفصیل بتائی ہے کہ ہو سکتا ہے کہ تمہاری اس ناکامی پر تمہارے خلاف کارروائی کا حکم اعلیٰ حکام دے دیں کیونکہ کاسا کو تمہاری اس ناکامی کی وجہ سے شدید نقصان سے دوچار ہونا پڑا ہے۔ میں کوشش کروں گا کہ ایسا نہ ہو لیکن اس کے باوجود ایسا ہو سکتا ہے''...... دوسری طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو جولین نے موگی کی طرف دیکھتے ہوئے رسیور رکھ

ندیم

دیا۔

''چیف نے تو باقاعدہ دھمکی دی ہے۔ اس کا مطلب ہے کہ ہمیں چیف سیکرٹری سے بات کرنا ہو گی''...... موگی نے غصیلے لہجے میں کہا۔

''کیا کہو گی کہ ہم ناکام ہو گئی ہیں۔ ہمیں معاف کیا جائے''۔ جولین نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

''ہم ناکام نہیں ہوئیں۔ اس لیبارٹری میں خفیہ راستے ہی کیوں بنائے گئے تھے ایک خفیہ راستے سے وہ داخل ہوئے اور دوسرے خفیہ راستے سے وہ نکل گئے اور ہم اوپن راستے پر بیٹھے پہرہ دیتے رہے اور ہمیں کیا غیب کا علم ہے کہ ہمیں ازخود سب کچھ معلوم ہو جاتا''...... موگی نے غصیلے لہجے میں کہا اور پھر اس سے پہلے کہ مزید کوئی بات ہوتی فون کی گھنٹی ایک بار پھر بج اٹھی تو جولین نے ایک بار پھر رسیور اٹھایا اور ساتھ ہی لاؤڈر کا بٹن بھی پریس کر دیا۔

''ہیلو۔ جولین بول رہی ہوں''...... جولین نے کہا۔

''علی عمران ایم ایس سی۔ ڈی ایس سی (آکسن) بول رہا ہوں''۔ دوسری طرف سے خوشگوار لہجے میں ایک ہنستی کھیلتی آواز سنائی دی تو وہ دونوں اس طرح اچھل پڑیں جیسے کرسیوں کی سیٹوں میں اچانک کانٹے نکل آئے ہوں۔

''تم۔ تم۔ تمہیں ہمارا نمبر کیسے معلوم ہوا اور تم کہاں سے بول رہے ہو''...... جولین نے تیز لہجے میں کہا۔

ندیم

Uploaded By Muhammad Nadeem

Uploaded By Muhammad Nadeem

''ارے۔ ارے۔ تم ٹوئن سسٹرز ایک سیکشن کی انچارج ہو۔ اس کے باوجود پوچھ رہی ہو کہ نمبر کیسے ملا اور دوسری بات یہ کہ میں اس وقت کاسبا کے ہمسایہ ملک بوٹانی کے دارالحکومت موجراک کے ایک پبلک فون بوتھ سے بول رہا ہوں''...... دوسری طرف سے اس انداز میں جواب دیا گیا جیسے مزے لے لے کر بولا جا رہا ہو۔

''کیا تم واقعی موجراک سے بول رہے ہو''...... جولین نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

''ارے۔ مجھے جھوٹ بولنے کی کیا ضرورت ہے اور پھر ٹوئن سسٹرز کے سامنے ایک جھوٹ خود بخود ڈبل ہو جائے گا اور ہاں۔ میں نے اس لئے تمہیں فون کیا ہے کہ مجھے ٹوئن سسٹرز والا آئیڈیا بے حد پسند آیا ہے اور میں پاکیشیا سیکرٹ سروس کے چیف کو کہوں گا کہ وہ تمہارے مقابلے میں ٹوئن برادرز کو بھرتی کرے تا کہ مقابلہ برابر کا ہو سکے اور ہاں۔ یہ بھی سن لو کہ تم نے ہیلی کاپٹر پر فائر کھولا تھا اس وقت تم ٹوئن سسٹرز اور تمہارے ساتھی جو فائر کر رہے تھے گن شپ ہیلی کاپٹر کی مشین گنوں کی زد میں تھے لیکن چونکہ تم دونوں زخمی تھیں اور ہم زخمیوں پر ہاتھ نہیں اٹھایا کرتے اس لئے میں نے فائر نہیں کھولا اور دوسری بات یہ کہ تم اپنے چیف کو بھی بتا دو اور دوسرے اعلیٰ حکام کو بھی کہ اب اگر ہمارا فارمولا چرانے کی کوشش کی گئی تو کاسبا کی تمام لیبارٹریاں اور تمام اہم ڈیم تباہ کر دیئے جائیں گے۔ فی الحال ہم نے برابر رہنے پر عمل کیا ہے کہ

کان کے بدلے کان اور ناک کے بدلے ناک لیکن دوبارہ اگر ایسا ہوا تو معاملات تمہارے اور تمہارے اعلیٰ حکام سے سنبھل نہ سکیں گے۔ گڈ بائی''...... عمران نے مسلسل بولتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا۔

''یہ کس طرح کا آدمی ہے۔ بس اپنی ہی سناتا چلا گیا''۔ جولین نے رسیور رکھ کر چند لمحوں کی خاموشی کے بعد کہا۔

''جیسا بھی ہے بہرحال شریف آدمی ہے۔ اس نے واقعی ہمیں زخمی سمجھ کر نظرانداز کیا ہے ورنہ گن شپ ہیلی کاپٹر کی مشین گنوں سے وہ بڑی آسانی سے ہمیں اور ہمارے ساتھیوں کو بھون ڈالتا''۔ موگی نے کہا۔

''ہاں۔ واقعی شریف آدمی ہے۔ یہ مجھے بھی اعتراف ہے''۔ جولین نے جواب دیا۔

''چلو شکر ہے کہ کسی نقطے پر ٹوئن سسٹرز متفق تو ہوئیں''...... موگی نے ہنستے ہوئے کہا تو جولین بھی بے اختیار ہنس پڑی۔

ختم شد

Uploaded By Muhammad Nadeem

عمران سیریز میں ایک منفرد انداز کی کہانی

مکمل ناول

ایکشن ایجنسی

مصنف
مظہر کلیم ایم اے

ایکشن ایجنسی /// کافرستان کی نئی ایجنسی جس کی سربراہ ریتا نے پاکیشیا میں ڈٹ کر مشن مکمل کیا مگر۔؟ ریتا /// ایکشن ایجنسی کی سربراہ۔ جو پاکیشیا سے نہ صرف ایک اہم سائنسی فارمولا لے گئی بلکہ ایک سائنس دان کو بھی اپنے ساتھ لے گئی اور پاکیشیا کی کسی ایجنسی کو بھنک تک نہ پڑ سکی۔ کیوں۔؟ ریتا /// جس نے سائنس دان کو اس انداز میں پاکیشیا سے باہر نکالا کہ عمران اور پاکیشیا سیکرٹ سروس باوجود کوشش کے اس بارے میں کچھ معلوم نہ کر سکی۔ کیوں۔؟ ناٹران /// جس نے پہلی ہی بار میں معلوم کر لیا کہ ریتا کافرستان کی ایکشن ایجنسی کی سربراہ ہے اور سائنس دان بھی کافرستان میں ہے۔ کیا ناٹران کی معلومات درست تھیں۔ یا۔؟ وہ لمحہ /// جب عمران اپنے ساتھیوں سمیت ایکشن ایجنسی کے خلاف میدان میں اترا تو پہلے ہی قدم پر ریتا اور اس کے آدمیوں کا شکار ہو گیا۔ کیوں اور کیسے ——؟

کیا عمران اور اس کے ساتھی مشن میں کامیاب ہو سکے۔ یا؟

دلچسپ منفرد اور تیزی سے بدلتے واقعات پر مبنی ایک یادگار کہانی

کتب منگوانے کا پتہ
ارسلان پبلی کیشنز اوقاف بلڈنگ پاک گیٹ ملتان

Mob
0333-6106573
0336-3644440
0336-3644441
Ph 061-4018666

E.Mail.Address arsalan.publications@gmail.com

ندیم ندیم
Uploaded By Muhammad Nadeem